e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 171 Tuesday , March 25 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۷۱) لکھنؤ، بروز منگل ۲۵-مارچ ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۴/رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

گیس ایجنسی میں اچانک پھٹنے لگے سلنڈر، علاقے میں دہشت

بریلی۔ بریلی کے رجو پر سپور میں پیر (24 مارچ) کو ایک بڑا حادثہ ہو گیا۔ یہاں کی ایک گیس ایجنسی میں اچانک آگ لگ گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ آگ سلنڈر پھٹنے کی وجہ سے لگی، جس کے سبب پورے علاقے میں افراتفری اور دہشت پھیل گئی۔ دھماکوں کی آواز اتنی تیز تھی کہ آس پاس کے لوگ گھبرا گئے اور گھروں سے باہر نکل آئے۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق پیر کو ایک ٹرک سلنڈر لے کر گیس ایجنسی کے گودام میں آیا تھا۔ ٹرک سے سلنڈر اتارنے کا کام چل رہا تھا کہ اچانک ایک سلنڈر پھٹ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے پورے گودام کو اپنی چپیٹ میں لے لیا اور وہاں رکھے بقیہ سلنڈر بھی ایک ایک کر کے پھٹنے لگے۔ مسلسل دھماکوں سے پورا علاقہ لرز اٹھا۔ سلنڈر کے ٹکڑے 500 میٹر دور تک جا کر گرے۔ جائے وقوع پر موجود لوگوں کا کہنا ہے کہ آگ کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ گیس سلنڈر کے ٹکڑے 500 میٹر دور تک جا کر گرے۔

امیش کمار نے ڈی ای آر سی کے چیئرمین کی حیثیت سے حلف لیا

نئی دہلی، 24 مارچ (یو این آئی) دہلی کے وزیر توانائی آشیش سود نے پیر کو جسٹس (ریٹائرڈ) امیش کمار کو دہلی الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن (ڈی ای آر سی) کے چیئرمین کے طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی کا حلف دلایا۔ مسٹر سود نے جسٹس امیش کمار کو چیئرمین بننے پر مبارکباد دیتے ہوئے، دہلی کے توانائی کے شعبے میں بہترین کام کرنے کے لیے انہیں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں گرمی کا موسم آ چکا ہے، اس لیے دہلی میں بجلی سے متعلق مسائل پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ تمام بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کے ساتھ بہتر تال میل برقرار رکھ کر دہلی کے عوام کے مفاد میں کام کریں۔ جسٹس (ریٹائرڈ) کمار الہ آباد ہائی کورٹ کے سابق جج ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ کمیشن قومی راجدھانی دہلی میں توانائی کے شعبے میں ایک آزاد ریگولیٹری ادارے کے طور پر اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں 24 فیصد اضافہ

ڈی اے اور پنشن میں اضافہ سے متعلق نوٹیفکیشن جاری

نئی دہلی۔ ہندوستانی عوام بے روزگاری اور مہنگائی سے پریشان ہے، لیکن حکومت اس سمت میں کوئی قدم نہیں اٹھا رہی ہے۔ اس درمیان حکومت نے اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہ بڑھانے سے متعلق بڑا فیصلہ لیتے ہوئے اس میں 24 فیصد اضافہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مرکزی حکومت نے اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہ، ڈی اے اور پنشن میں اضافہ سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ وزارت برائے پارلیمانی امور کے ذریعہ جاری نوٹیفکیشن کے مطابق یکم اپریل 2023 سے یہ ترمیم شدہ تنخواہ نافذ ہوگا۔ یعنی پچھلے 2 سال کی تنخواہیں اراکین پارلیمنٹ کو بڑھی ہوئی ملیں گی۔ جاری نوٹیفکیشن میں بتایا گیا ہے کہ اراکین پارلیمنٹ کی ماہانہ تنخواہ پہلے ایک لاکھ روپے تھی، جسے بڑھا کر 1.24 لاکھ روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ یعنی تنخواہ میں 24 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ڈی اے اور پنشن میں بھی یہ کثیر اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ ڈی اے 2 ہزار روپے سے بڑھا کر 2500 روپے کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح سابق اراکین پارلیمنٹ کی ماہانہ پنشن بھی 25 ہزار روپے سے بڑھا کر 31 ہزار روپے کر دی گئی ہے۔ اضافی پنشن 5 سال سے زیادہ سروس کے لیے جو پہلے 2 ہزار روپے ماہانہ تھی، اس میں بھی تبدیلی کرتے ہوئے اسے اب 2500 روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہ میں یہ اضافہ مہنگائی کو دھیان میں رکھتے ہوئے کیا ہے، جس سے اراکین پارلیمنٹ کو کافی مدد ملے گی۔ اس سلسلے میں حکومت کا کہنا ہے کہ آر بی آئی کے ذریعہ مقرر شرح مہنگائی اور لاگت انڈیکس کی بنیاد پر یہ تبدیلی کی گئی ہے۔ اس کا فائدہ موجودہ اور سابق اراکین پارلیمنٹ کو ملے گا۔

کنال کامرا تنازعہ: ویڈیو پر ہنگامہ، ایف آئی آر درج

ہوٹل میں توڑ پھوڑ، 11 شیو سینک گرفتار، کنال نے کہا، تحقیقات میں مکمل تعاون کروں گا

ممبئی۔ (ایجنسی) اسٹینڈ اپ کامیڈین کنال کامرا کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر طنزیہ تبصرے کے بعد ممبئی کے کھار علاقے میں شیو سینا کے کارکنوں نے ایک ہوٹل میں توڑ پھوڑ کی، جس کے نتیجے میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 11 کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔ کھار پولیس اسٹیشن میں شیو سینا کے 40 سے زائد کارکنوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے، جب کہ راہل کنال سمیت متعدد افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اس معاملے پر وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش کدم نے رد عمل دیتے ہوئے کہا کہ ہر شہری کو اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے، تاہم کسی کو بھی کسی کی توہین کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہوٹل میں توڑ پھوڑ کرنے والے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے، اور اسی طرح کنال کامرا کے خلاف بھی قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ ممبئی پولیس کے عہدیداروں نے پیر کو مزاحیہ اداکار کنال کامرا سے فون پر رابطہ کیا جس میں ان کے خلاف MIDC پولیس اسٹیشن میں مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر بنائے گئے ایک طنزیہ ویڈیو پر درج ایف آئی آر کے سلسلے میں رابطہ کیا گیا۔ کنال کامرا نے پولیس حکام سے کہا کہ وہ تحقیقات میں مکمل تعاون کریں گے، لیکن فی الحال وہ ممبئی میں موجود نہیں ہیں۔ پولیس حکام نے ابھی تک انہیں پیشی کے لیے کوئی تاریخ نہیں دی ہے۔

شیو سینا کے رکن اسمبلی پرتاپ سارنائک نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کنال کامرا نے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی توہین کی، جس کے خلاف پارٹی کارکنوں کا رد عمل ایک فطری عمل تھا۔ تاہم، انہوں نے یہ بھی کہا کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اس معاملے میں کارروائی کی جائے گی اور پولیس کو ضروری ہدایات دی جا چکی ہیں۔ کنال کامرا کے معاملے پر شیو سینا کے رکن پارلیمنٹ ملند دیورا نے بھی رد عمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ طنز و مزاح کسی بھی معاشرے کا ایک اہم جز ہے، اور بالا صاحب ٹھاکرے خود ایک کارٹونسٹ ہونے کے ناطے طنز کے استعمال پر یقین رکھتے تھے۔ تاہم، انہوں نے مزید کہا کہ ایک فنکار اور ایک مخصوص ایجنڈے کے تحت کام کرنے والے افراد میں واضح فرق ہوتا ہے۔

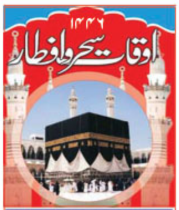

١٤٤٦
اوقات سحر وافطار
24 رمضان 25/03/2025
سنی حضرات
آج کا افطار ☆ کل کی سحری
04:40 | 06:22
شیعہ حضرات
آج کا افطار ☆ کل کی سحری
04:38 | 06:32

ناگپور تشدد: فہیم اور یوسف کے مکانات مسمار کرنے پر روک

لیکن اس سے پہلے ہی چل گیا بلڈوزر!، انتظامیہ کی منمانی پر بامبے ہائی کورٹ نے لگائی پھٹکار، ریاستی حکومت اور بی ایم سی سے جواب طلب

ناگپور۔ مہاراشٹر کے ناگپور میں تشدد سے اب تک حالات کشیدہ ہیں۔ ملزمین کے خلاف انتظامیہ کارروائی کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں 2 ملزمین فہیم خان اور یوسف شیخ کی ملکیتوں پر بلڈوزر ایکشن دیکھنے کو ملا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ کارروائی بامبے ہائی کورٹ میں سماعت سے ٹھیک پہلے ہوئی، اور ناگپور بنچ نے اب جو فیصلہ سنایا ہے وہ فہیم اور یوسف کے حق میں ہے۔ یعنی عدالت نے فہیم اور یوسف شیخ کو راحت دیتے ہوئے ان کے گھر توڑنے پر روک لگا دی گئی ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ دونوں کی ملکیت کے کچھ حصوں پر بلڈوزر ایکشن پہلے ہی ہو چکا ہے۔

اس معاملے میں عدالت نے انتظامیہ کو منمانی کرنے کے لیے پھٹکار لگائی ہے۔ عدالت نے اس بات پر فکر ظاہر کی کہ ملکیت کے مالکان کی سماعت نہیں کی گئی۔ فہیم خان کی ملکیت کو پیر کی دوپہر ہائی کورٹ کا حکم جاری ہونے سے پہلے ہی منہدم کیے جانے پر عدالت نے حکومت اور میونسپل کارپوریشن افسران سے جواب دینے کو کہا ہے۔ اس معاملے میں آئندہ سماعت کے لیے ناگپور بنچ نے 15 اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔ تب تک فہیم اور یوسف کو اس بات کے لیے راحت ہوگی کہ ان کی ملکیتوں پر مزید انہدامی کارروائی نہیں ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ آج صبح فہیم خان کے 2 منزلہ مکان کو ناجائز قرار دیتے ہوئے میونسپل کارپوریشن نے کثیر پولیس فورس کی موجودگی میں منہدم کر دیا۔ 17 مارچ کو ہوئے تشدد معاملے میں مائناریٹی ڈیموکریٹک پارٹی لیڈر فہیم خان کے خلاف ملک سے غداری کا کیس درج کیا گیا ہے۔ وہ 17 مارچ کو ناگپور میں ہوئے تشدد معاملہ میں گرفتار کیے گئے 100 سے زائد لوگوں میں شامل ہیں۔

فہیم خان فی الحال پولیس کی حراست میں ہے۔ پولیس نے دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ اس تشدد کا ماسٹر مائنڈ فہیم خان نام کا شخص تھا جس کے گھر پر آج بلڈوزر چلایا گیا ہے۔ ناگپور میونسپل کارپوریشن کی ٹیم آج صبح ہی بلڈوزر لے کر فہیم خان کے گھر پہنچ گئی۔ اس دوران بڑے پیمانے پر سیکورٹی اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ فہیم خان برقعہ فروخت کنندہ ہے۔ اس پر الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے کچھ ویڈیو جاری کیے تھے اور اشتعال انگیز بیان دیے تھے جس سے لوگ بھڑک گئے اور تشدد پھوٹ پڑا۔ فہیم خان کو پولیس نے گزشتہ منگل کو ہی گرفتار کر لیا تھا اور اسے عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ ویسے فہیم خان سمیت کُل 6 لوگوں کے خلاف پولیس نے وطن سے غداری کا مقدمہ درج کیا تھا۔

ذرائع کے حوالے سے سامنے آ رہی خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ ناگپور میونسپل کارپوریشن نے کچھ دن قبل نوٹس جاری کیا تھا جس میں فہیم کے مکان کے لیے ہاؤسنگ پلان کی منظوری نہ ہونے اور تعمیر میں خامیوں کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد یشودھرا علاقہ واقع سنجے باغ کالونی میں فہیم کے مکان کو صبح تقریباً 10.30 بجے میونسپل کارپوریشن کی 3 جے سی بی مشینوں کی مدد سے منہدم کرنا شروع کیا گیا۔ دوسری طرف یوسف شیخ کے مکان کا بھی کچھ حصہ انتظامیہ کے ذریعہ توڑ دیا گیا ہے۔ اس کارروائی سے متعلق افسران کا کہنا ہے کہ محل علاقہ واقع ملزم یوسف شیخ کے مکان کے ناجائز حصہ کو منہدم کیا گیا ہے۔ اس کارروائی کے خلاف کئی لوگ آواز اٹھا رہے ہیں اور حکومت و انتظامیہ پر ایک خاص طبقہ کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کر رہے ہیں۔

جائیداد کی مسماری: سپریم کورٹ کا توہین عدالت کی درخواست پر مہاراشٹر اتھارٹی سے مانگا جواب

نئی دہلی/ممبئی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز مہاراشٹر حکومت سے ایک درخواست پر جواب طلب کیا ہے جس میں ریاست کے ساحلی مقام سندھو درگ ضلع میں ایک مکان اور دکان کو مسمار کرنے کے معاملے میں توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا ہے کہ یہ انہدام گزشتہ ماہ چیمپئنز ٹرافی کے دوران بھارت اور پاکستان کے کرکٹ میچ کے دوران مبینہ طور پر بھارت مخالف نعرے لگانے کے الزام کے بعد کیا گیا تھا، جو کہ غیر سنجیدہ بنیادوں پر تھا۔ جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی سربراہی میں سپریم کورٹ کی بنچ نے نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا کہ معاملے کی سماعت چار ہفتوں بعد ہوگی۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ یہ انہدام سپریم کورٹ کے 13 نومبر 2024 کے اس فیصلے کی خلاف ورزی ہے، جس میں ملک بھر میں جائیدادوں کی مسماری سے متعلق رہنما اصول مرتب کیے گئے تھے۔ اس فیصلے کے تحت بغیر پیشگی شوکاز نوٹس کے کسی بھی جائیداد کو مسمار کرنے پر پابندی عائد کی گئی تھی اور متاثرہ فریق کو جواب دینے کے لیے کم از کم 15 دن کا وقت دینے کی ہدایت دی گئی تھی۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر کے سندھو درگ ضلع کے مالون میں پولیس نے ایک 15 سالہ لڑکے کو حراست میں لیا گیا اور اس کے والدین کو گرفتار کر کے اور ان کی کباڑ کی دکان کو منہدم کر دیا۔ پولیس کے مطابق، انہیں ایک شکایت موصول ہوئی تھی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ لڑکے نے ہندوستان-پاکستان کرکٹ میچ کے دوران مبینہ طور پر ملک مخالف نعرے لگائے تھے۔

سپریم کورٹ: جسٹس یشونت ورما کے تبادلے کا نوٹیفکیشن جاری

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ کالجیم نے ایک قرارداد جاری کی ہے جس میں دہلی ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کو واپس ان کی پیرنٹ کورٹ الہ آباد ہائی کورٹ میں منتقل کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ 21 مارچ کو چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی میں سپریم کورٹ کالجیم نے مرکزی حکومت کو ان کے تبادلے کی سفارش کی تھی۔ اس سے قبل الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے بھی جسٹس یشونت ورما کو الہ آباد ہائی کورٹ منتقل کرنے کے سپریم کورٹ کالجیم کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی میں سپریم کورٹ کالجیم نے پیر کو دہلی ہائی کورٹ کے جج یشونت ورما کو الہ آباد ہائی کورٹ منتقل کرنے کی سفارش کی۔ یہ اطلاع عدالت عظمیٰ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں دی گئی۔ بیان میں کہا گیا ہے "سپریم کورٹ کالجیم نے 20 اور 24 مارچ 2025 کو اپنی میٹنگوں میں دہلی ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کو الہ آباد ہائی کورٹ واپس بھیجنے کی سفارش کی ہے۔ تنازعات میں گھرنے کے بعد کئی وکلاء سمیت کئی لوگ الگ الگ مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں سپریم کورٹ میں ایک پی آئی ایل داخل کی گئی ہے۔ یہ عرضی ایڈوکیٹ میتھیوز جے نیڈومپارا، ہیمالی سریش کرنے، راجیش دشنوا دیکر اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ منشا نمیش مہتا نے یہ مشترکہ طور پر دائر کی ہے۔ اپنی درخواست میں انہوں نے جسٹس ورما، سینٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی)، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی)، انکم ٹیکس اور ججوں کی کمیٹی کے ارکان کو کیس میں فریق بنایا ہے۔

نئی تعلیمی پالیسی کے خلاف طلبا کے دھرنے میں پہنچے راہل گاندھی

حزب اختلاف کے لیڈر نے آر ایس ایس پر عائد کیا تعلیمی نظام کو تباہ کرنے کا الزام

نئی دہلی۔ انڈیا اتحاد کی طلبا تنظیمیں آج دہلی کے تاریخی جنتر منتر پر نئی تعلیمی پالیسی کے خلاف مظاہرہ کر رہی ہیں۔ اس مظاہرہ میں کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی بھی پہنچے اور بی جے پی کے ساتھ ساتھ آر ایس ایس پر تعلیمی نظام کو تباہ کرنے کا سنگین الزام عائد کیا۔ طلبا کے مظاہرہ میں اچانک پہنچے راہل گاندھی نے مظاہرین طلبا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آر ایس ایس پورے تعلیمی نظام کو تباہ کر رہا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر تعلیمی نظام آر ایس ایس کے ہاتھوں میں چلا گیا تو یہ ملک برباد ہو جائے گا۔ سبھی یونیورسٹیز میں آر ایس ایس کے وائس چانسلر ہیں اور اس کے مضر اثرات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ حکومت نے ملک کے نوجوانوں کو بے روزگار بنا دیا ہے، اور یہ بے روزگاری دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ حکومت روزگار کے بارے میں بات ہی نہیں کرتی۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے طلبا کے ساتھ اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ "میں نوجوانوں کے ساتھ ہمیشہ کھڑا ہوں۔ طلبا کے مفادات کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ ہم ساتھ مل کر بی جے پی-آر ایس ایس کو شکست دیں گے۔" راہل گاندھی نے مظاہرین طلبا کو ملک میں ہر جگہ ان کا ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہوئے کہا کہ "میں ملک کے ہر گوشے میں آپ کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ آج ملازمتیں خطرے میں ہیں۔ ملک میں کسی کو روزگار نہیں مل رہا ہے۔ حکومت کو بے روزگاری و مستقبل کے بارے میں بولنا چاہیے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "کچھ دن قبل وزیر اعظم نے کمبھ میلے پر (پارلیمنٹ میں) تقریر کی۔ میں وہاں بولنا چاہتا تھا کہ کمبھ میلے پر بات کرنا بہت اچھا ہے، لیکن آپ کو مستقبل کے بارے میں بھی بات کرنی چاہیے۔

(بقیہ صفحہ 3 پر)

یوپی ملک کی معیشت کا گروتھ انجن بنا: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی بی جے پی حکومت کے آٹھ سال پورے ہونے کے ہدف میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ان کی حکومت کے ذریعہ ریاست میں بنیادی تبدیلی کے مقصد سے کئے گئے کاموں کی تفصیلات پیر کو پیش کرتے ہوئے پرزور طریقے سے کہا کہ حکومت نے جس طرح سے پروگراموں کا نفاذ کیا ہے اسی کی وجہ کبھی بیمارو ریاست کے طور پر جانا جانے والا صوبہ اتر پردیش آج ملک کی معیشت کے گروتھ انجن کے طور پر جانا جا رہا ہے۔ ریاستی حکومت 25 مارچ کو اپنے آٹھ سال پورے کرنے جا رہی ہے۔ اس موقع پر حکومت ریاست بھر میں 25 سے 27 مارچ تک تین روزہ عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کرنے جا رہی ہے۔ یوپی: گروتھ انجن آف انڈیا کے تھیم پر تمام اضلاع میں بڑے شان سے پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ اس سے ایک دن پہلے وزیر اعلیٰ نے پریس کانفرنس کی اور حکومت کی کامیابیوں کی فہرست دیتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش ملک کی ترقی کو ایک نئی سمت دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا 'وزیر اعظم کی متاثر کن رہنمائی اور دور اندیش قیادت میں سروس، سیکورٹی اور گڈ گورننس کے 8 سال مکمل ہو رہے ہیں، خصوصی پروگرام میں آپ کا استقبال، 8 سال کے اس شاندار سفر میں ہمیں عوام کی جانب سے بھرپور پذیرائی ملی، اور میں اس کے لیے ان کا شکر گزار ہوں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 25-27 مارچ کو ہر ضلع کے ہیڈ کوارٹر میں حکومت کی طرف سے کئے گئے مجموعی ترقیاتی کاموں کے لئے وکاس آسومنایا جائے گا جس سے فائدہ اٹھانے والے نوجوانوں، خواتین، صنعت کاروں کے اعزاز میں کل سے تین روزہ پروگرام شروع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ آٹھ سال پہلے اتر پردیش کی کیا حالت تھی، اتر پردیش کی معیشت اور انفراسٹرکچر کیا تھا کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، یہ وہ ریاست ہے جہاں کسان خودکشی کرتے تھے۔ نوجوانوں کو شناخت کے بحران کا سامنا تھا اور اس ریاست میں فسادات اور انارکی تھی۔ اتر پردیش کو ان کا سامنا کرنا پڑا۔ ریاست وہی ہے، نظام وہی ہے، محسوس کیا جا رہا ہے کہ صرف حکومت بدلنے سے کتنی بڑی تبدیلی آ جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے زراعت کے میدان میں اتر پردیش کو نظر انداز کیا گیا تھا۔ اتر پردیش قدیم زمانے سے ہی ایک زرعی ریاست رہی ہے، ہمارے پاس قدرتی مواقع بہت زیادہ تھے، ہم اسے آگے لے جا سکتے تھے۔ 2017 سے پہلے کسان خودکشی کرتے تھے، زراعت کے شعبے میں ویرانی تھی۔ آج بڑی تبدیلیاں آئی ہیں۔ زرعی ترقی کی شرح 13.5 فیصد سے تجاوز کر گئی۔ اس کے نتیجے میں ریاست کی جی ڈی پی میں 28 فیصد کا اضافہ ہوا۔ یہ ہماری پہلی کابینہ نے شروع کیا تھا، 36 ہزار کروڑ روپے کے قرضے معاف کیے گئے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت کے کام کے نتائج نظر آ رہے ہیں، آج ریاست معیشت میں دوسرے نمبر پر ہے۔ ہماری حکومت نے اپنے پہلے ہی فیصلے میں کسانوں کے لیے قرض معافی اور ریاستی ملازمین کے لیے ساتویں پے کمیشن کو نافذ کیا۔ ہم نے عوام پر کوئی ٹیکس لگائے بغیر بہتر نتیجہ دیا آج یوپی ریونیو سرپلس ریاست ہے۔

اتراکھنڈ میں مدارس کے کاموں میں سرکاری افسران کی مداخلت خوفزدہ کرنے کی کوشش، جمعیۃ پہنچی سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ اتراکھنڈ حکومت نے گزشتہ دنوں بچوں کے حقوق کے قومی کمیشن این سی پی سی آر کی سفارش کو بنیاد بنا کر مدرسوں کے خلاف کارروائی شروع کی ہے۔ اس کے خلاف جمعیۃ علمائے ہند سپریم کورٹ پہنچ گئی ہے۔ اس سلسلے میں منگل (25 مارچ) کو سپریم کورٹ میں عرضی کی سماعت ہو سکتی ہے۔ این سی پی سی آر نے مرکز اور ریاستوں کو ہدایت دی تھی کہ مبینہ طور پر حق تعلیم ایکٹ سے تعلق نہ رکھنے والے مدارس کو بند کرا دیا جائے، اس سلسلے میں سپریم کورٹ میں بچوں کے حقوق سے متعلق قومی کمیشن نے عدالت میں ایک حلف نامہ داخل کیا تھا۔ حلف نامے میں انہوں نے مبینہ طور پر کہا تھا کہ مدارس میں بچوں کو مناسب تعلیم نہیں دی جا رہی ہے اور یہ بچوں کے حقوق کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ مدارس میں بچوں کو نہ صرف مناسب تعلیم بلکہ صحت مند ماحول اور ترقی کے بہترین مواقع سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے۔ واضح ہو کہ اتر پردیش میں مدارس کو جو نوٹس جاری کیے گئے تھے ان میں حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے دلیل دی گئی کہ مفت اور لازمی تعلیم کے حق کے قانون 2009 کے تحت اگر مدارس تسلیم شدہ نہیں ہے تو اسے بند کیا جائے اور طالب علموں کو قریبی سرکاری اسکولوں میں داخل کرا دیا جائے۔ اس کے بعد ہی حکومتی افسران نے اتراکھنڈ میں بڑے پیمانے پر مدارس کے خلاف پھر کارروائی شروع کر دی ہے۔

مسلم کمیونٹی کے لیے چار فیصد ریزرویشن پر پارلیمنٹ میں ہنگامہ

ملکارجن کھڑگے اور جے پی نڈا کے درمیان حملہ اور جوابی حملہ کا تبادلہ، کانگریس نے نڈا اور رجیجو کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس پیش کیا

نئی دہلی۔ کرناٹک میں سرکاری ٹھیکوں میں مسلم برادری کو چار فیصد ریزرویشن دینے کے معاملے پر حکمراں اور اپوزیشن جماعتوں کے درمیان ہنگامہ آرائی کے باعث آج راجیہ سبھا کی کارروائی دوسری بار 15 منٹ کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ صبح اس معاملے پر التوا کے بعد جب دوپہر دو بجے کارروائی شروع ہوئی تو ضروری دستاویزات ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں۔ اس کے بعد ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے سے اپنے خیالات پیش کرنے کو کہا۔ شیوکمار کے مبینہ بیان سے متعلق رجیجو کے دعوے کو بے بنیاد اور غلط قرار دیتے ہوئے کانگریس نے بی جے پی پر حملہ کیا۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے آئین کو تبدیل کرنے کی بات کو غلط قرار دیتے ہوئے جوابی حملہ کیا اور کہا کہ بابا صاحب کے آئین کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ حکمراں جماعت کے وزیر کرن رجیجو نے کانگریس کے ذریعے آئین میں تبدیلی کی بات کی ہے۔ قائد ایوان نے بھی یہ بات کہی جبکہ کرناٹک کے وزیر نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے۔ انہوں نے حکمراں جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آئین کو بدلنے کی باتیں وہیں سے ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئین کو بچانے کی بات کرتے ہیں۔

اس معاملے پر کانگریس صدر کھڑگے اور بی جے پی صدر جے پی نڈا کے درمیان حملوں اور جوابی حملوں کا تبادلہ ہوا۔ راجیہ سبھا میں کانگریس کے چیف وہپ جے رام رمیش نے شیوکمار کے مبینہ بیانات کے ذکر کو غلط قرار دیتے ہوئے اور بی جے پی لیڈروں پر ایوان کو گمراہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے، نڈا اور رجیجو کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا نوٹس چیئرمین کو پیش کیا ہے۔ اس پر ایوان کے قائد جے پی نڈا نے کہا کہ ایوان میں یہ مسئلہ اٹھائے جانے کے بعد بھی کرناٹک کے وزیر ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ سرکاری ٹھیکوں میں مسلم برادری کو چار فیصد ریزرویشن دینے کے لئے آئین میں ترمیم کی جائے گی۔

(بقیہ صفحہ 3 پر)

ایم پی سمن کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر

آگرہ: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے جنرل سکریٹری و راجیہ سبھا رکن رام جی لال سمن کے ذریعہ رانا سانگا کے خلاف پارلیمنٹ میں کئے گئے تبصرے پر مقامی وکیل اجئے پرتاپ سنگھ نے ان کے خلاف ضلع عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے۔ اس مقدمے میں سمن کے بیان کی حمایت کرنے والے سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو کو بھی فریق بنایا گیا ہے۔ وکیل وجئے پرتاپ سنگھ نے ایس پی صدر اکھلیش یادو و ایم پی رام جی لال سمن کے خلاف یہ مقدمہ سول جج سینئر ڈویژن کی عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔ وکیل نے دعویٰ کیا ہے کہ بابر کو ہندوستان میں رانا سانگا نہیں بلکہ ابراہیم لودھی کے خلاف دولت خانہ لودی لایا تھا۔ پیر سے ہی اس کیس کی سماعت سول جج سینئر ڈویژن میں ہوئی۔ جج نے فائل کو آگے کے فیصلے کے لئے رکھ لیا ہے۔ سماعت کے دوران سینئر وکیل نریش سکروار، ایس پی سنگھ سکوار، شیو آدھار سنگھ تومر، سنتو دھاکرے عدالت میں موجود رہے۔

غزہ: اسرائیلی حملوں میں ایک اور حماس رہنما سمیت 16 فلسطینی شہید

یمن کے دارالحکومت صنعا کے گنجان آباد علاقے سمیت دو علاقوں کو نشانہ بنایا گیا،

غزہ: (ایجنسی) غزہ پر اسرائیل کی مسلسل بمباری جاری ہے، اور آج صبح سحری کے وقت سے اب تک غزہ کی پٹی میں ہونے والے حملوں میں حماس کے سینئر رہنما سمیت کم از کم 16 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ قطر کے نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ کے نصیر اسپتال پر بمباری کے چند گھنٹوں بعد حماس کے رہنما اسماعیل برہوم سمیت کم از کم 2 افراد کے شہید ہونے کی رپورٹ ملی، جب کہ دیگر فلسطینیوں کی شہادتیں پناہ گزین کیمپ کے طور پر استعمال کی جانیوالی عمارتوں پر بمباری اور راکٹ حملوں میں ہوئی ہیں۔ ادھر امریکی فضائی حملوں میں یمن کے دارالحکومت صنعا کے گنجان آباد علاقے سمیت دو علاقوں کو نشانہ بنایا گیا، حملوں کے نتیجے میں کم از کم ایک شخص جاں بحق اور 15 افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ فلسطینی قیدیوں کے امور کے کمیشن کے مطابق مغربی کنارے کے قصبے سلواد سے تعلق رکھنے والا ایک 17 سالہ لڑکا اسرائیل کی میگیڈو جیل میں دم توڑ گیا۔! کمیشن نے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیلی حکام نے ولید خالد عبداللہ احمد کی موت کی تصدیق کی ہے، لیکن ان کی موت کے حالات کے بارے میں تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ جیل میں شہید ہونے والے لڑکے کو 30 ستمبر 2024 کو گرفتار کیا گیا تھا۔ نوجوان کی شہادت کے بعد اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی حراست میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 63 ہو گئی ہے۔ غزہ کی وزارت صحت نے اتوار کو بتایا تھا کہ 7 اکتوبر 2023 کو فلسطینی گروپ حماس کی قیادت میں ہونے والے حملے کے بعد سے اسرائیل کے غزہ کے محصور علاقے پر حملوں میں کم از کم 50 ہزار 21 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 13 ہزار 274 زخمی ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ حماس کے جنوبی اسرائیل پر حملے میں ایک ہزار 139 افراد ہلاک ہوئے تھے اور تقریباً 250 کو یرغمال بنایا گیا تھا۔ غزہ کی وزارت صحت نے اتوار کو بتایا تھا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران کم از کم 41 فلسطینی شہید ہوئے، کیونکہ اسرائیل نے حماس کے ساتھ جنوری میں کیے گئے جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد سے انکار کے بعد غزہ پر اپنے حملے تیز کر دیے ہیں۔ جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کی صورت میں اسرائیل کو غزہ سے اپنی افواج واپس بلانا پڑ جاتیں، یہ ایک شرط تھی جس پر اس نے مصر، قطر اور امریکا کی ثالثی میں ہونے والے معاہدے میں اتفاق کیا تھا۔ 19 جنوری سے نافذ ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے پہلے مرحلے پر عمل درآمد کے دوران بھی، جس میں اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینیوں کے بدلے یرغمالیوں کی رہائی عمل میں آئی، اسرائیل نے غزہ میں 150 سے زائد فلسطینیوں کو شہید کیا تھا۔ حماس کے رہنما اسماعیل برہوم، جو نصیر اسپتال پر اسرائیلی حملے میں اس وقت شہید ہو گئے، کچھ گھنٹے قبل وہ ایک حملے میں زخمی ہونے کے بعد ہسپتال لائے گئے تھے۔ اسماعیل برہوم حماس کے پولیٹیکل بیورو کے چوتھے رکن ہیں جو اتنے کم دنوں میں شہید ہوئے ہیں۔ اس سے قبل اتوار کے روز اسرائیلی فورسز نے صلاح البرداویل کو اس وقت شہید کیا تھا، جب وہ المواسی میں اپنی اہلیہ اور بچی سمیت ایک خیمے میں پناہ لیے ہوئے تھے۔ صرف یہ جوڑا ہی غزہ کی سیاسی قیادت نہیں، جو حالیہ دنوں میں شہید ہوئے ہوں۔ 18 مارچ کو جب اسرائیل نے حماس کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ توڑا تھا اور غزہ پر بمباری دوبارہ شروع کی تھی تو اسرائیلی افواج نے مزید 4 سینئر اہلکاروں کو شہید کر دیا تھا، ان میں حکومتی پبلک ورکس کے سربراہ عصام الدلس، وزارت انصاف کے انڈر سیکریٹری احمد الحطہ، وزارت داخلہ کے انڈر سیکریٹری محمود ابو وتفا اور انٹرنل سیکیورٹی سروس کے ڈائریکٹر جنرل بہجت ابو سلطان شامل ہیں۔ حماس کے مطابق اسرائیل اس سے قبل حماس کے پولیٹیکل بیورو کے مزید 9 ارکان کو بھی شہید کر چکا ہے، ان میں اسماعیل ہانیہ، یحییٰ سنوار، صالح العوری، روحی مشتہ، سمیح السراج، مروان عیسیٰ، زکریا معمر، جمیلہ شانتی اور جواد ابو شمالہ شامل ہیں۔ قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے میں رات گئے چھاپے مارے ہیں، سلات الحارثیہ کے قصبے قلقیلیہ اور قطنا کے قصبے پر چھاپہ مار کارروائی کی گئی۔ وفا نیوز ایجنسی کے مطابق اسرائیلی فوجیوں نے رام اللہ شہر کے قریب واقع شکبہ اور المغیر گاؤں پر بھی دھاوا بول دیا۔ دریں اثنا جینن میونسپلٹی نے اعلان کیا کہ اسرائیلی حکام نے کیمپ میں تقریباً 66 رہائشی عمارتوں کو مسمار کرنے کے اضافی احکام جاری کیے ہیں، جو 300 رہائشی یونٹس کے مساوی ہیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں گھسنے سے لے کر غزہ پر قبضہ کرنے تک، اسرائیل کے آبادکاروں کے پاس پہلے سے کسی بھی وقت کے مقابلے میں آج سب سے زیادہ طاقت ہے۔ ایک زمانے میں، بہت سے اسرائیلیوں کے لیے ناقابل تصور سمجھی جانے والی، غزہ کی پٹی میں بستیوں کے دوبارہ قیام کے ان کے مطالبے میڈیا کے مرکزی دھارے کی بحث میں شامل ہو گئے ہیں۔ اردن کی وزارت خارجہ نے غزہ کی پٹی سے فلسطینیوں کو زبردستی بے دخل کرنے کے لیے ایک سرکاری ایجنسی قائم کرنے کے اسرائیل کے فیصلے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ایک بیان میں وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب اسرائیلی سیکیورٹی کابینہ نے مقبوضہ مغربی کنارے میں 13 نئی غیر قانونی بستیوں کو تسلیم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ تمام اقدامات غیر قانونی ہیں، اور بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہیں، اور فلسطینیوں کو ان کی مقبوضہ زمین سے جبری بے دخلی کے جرم کے زمرے میں آتے ہیں۔ اسرائیل کا یہ منصوبہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے غزہ کی آبادی بشمول مصر اور اردن کی منتقلی کے مطالبے کے بعد سامنے آیا ہے۔ تاہم غزہ میں فلسطینیوں نے ٹرمپ کی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے اسے 'نسلی صفائی' قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنی سرزمین پر رہنا چاہتے ہیں۔ مصر سمیت دیگر عرب ممالک نے بھی اس منصوبے کی مخالفت کی ہے، اور غزہ کے رہائشیوں کو منتقل کیے بغیر اس کی تعمیر نو کی جوابی تجویز پیش کی ہے۔ یمن کے حوثیوں کی حمایت یافتہ حکومت نے امریکا پر یمن میں 'نہتے شہریوں کی جانیں لینے' کا الزام عائد کیا ہے، حوثیوں کی حکومت نے امریکا کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے کہ وہ یمن میں فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ یہ بیان یمن کے دارالحکومت صنعا پر امریکی حملے کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں کم از کم ایک شخص جاں بحق اور ایک درجن سے زائد یمنی شہری زخمی ہوئے تھے۔ یمنی حکومت کے مطابق 'ہدف بنائے گئے مقامات کی تصاویر، مناظر، شواہد، متاثرین کی اقسام اور زندہ بچ جانے والوں کی شہادتیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ وہ رہائشی علاقوں اور معصوم شہریوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، اور یہ اس بات کا حتمی ثبوت فراہم کرتی ہیں کہ امریکا جان بوجھ کر نہتے شہریوں کی جانیں لے رہا ہے اور ہمارے لوگوں کی صلاحیتوں کو تباہ کر رہا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ حملے یمن کو غزہ میں فلسطینیوں کی حمایت کرنے سے نہیں روک سکیں گے، اور اگر ضرورت پڑی تو یمن آگے چل کر لبنان اور حزب اللہ کی بھی حمایت کرے گا۔

دنیا بھر میں مسلمانوں نے شب قدر کے مخصوص اعمال انجام دیئے اور ساری رات دعا و عبادت پروردگار میں بسر کی

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں ماہ مبارک رمضان کی تیسویں شب کو مسجدوں میں شب قدر کے مخصوص اعمال کئے گئے۔ روایتوں اور احادیث کے مطابق ماہ مبارک رمضان کی تیئیسویں شب، شب قدر ہے جو تمام راتوں سے بہتر ہے اور اس شب کئے جانے والے نیک اعمال ہزار مہینوں کے اعمال سے بہتر ہیں اور اسی رات لوگوں کے مقدر لکھے جاتے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے لوگ ماہ مبارک رمضان کی بابرکت شبہائے قدر میں مسجدوں اور دیگر مذہبی مقامات خاص طور پر مشہد مقدس میں امام رضا علیہ السلام اور قم میں معصومہ قم کے روضوں نیز قم میں واقع مسجد جمکران میں شبہائے قدر کے خاص اعمال بجا لاتے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے بھی ماہ رمضان کی تیسری شب قدر کو تبریز Tabriz یونیورسٹی کی مسجد میں انجام پانے والے اعمال میں شرکت کی۔ اس موقع پر اپنی گفتگو میں صدر ایران نے اتحاد و یکجہتی کو دشمن کی شکست اور اسلامی امت کی فتح کی اہم وجہ قرار دیا اور کہا کہ یہ قرآن مجید کی تعلیمات میں بھی شامل ہے۔ صدر پزشیان نے کہا کہ مسلمانوں میں اتحاد، قرآنی تعلیمات میں سے ہے اور ہم اس اصول سے اپنے دشمنوں کو شکست دے سکتے ہیں اور ہمارے دشمن، ہمارے سامنے کسی بھی طرح کی رکاوٹ کھڑی نہیں کر پائیں گے۔

ترکیہ: امام اوغلو کی گرفتاری کے بعد مظاہروں کا دائرہ مزید بڑھ گیا

استنبول (ایجنسی) ترکیہ کی ریپبلیکن پیپلز پارٹی نے استنبول کے میئر اکرم امام اوغلو کی حراست کے بعد مظاہروں کے دوران انہیں اپنی پارٹی کی طرف سے صدارتی امیدوار بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ پارٹی کی طرف سے صدارتی امیدوار کے لئے ہونے والے انتخابات میں اکرم امام اوغلو کو ایک کروڑ بتیس لاکھ گیارہ ہزار ووٹ ملے۔ انہیں صدارتی انتخابات میں ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوغان کا سب سے اہم حریف سمجھا جا رہا ہے۔ اکرم امام اوغلو کو گزشتہ بدھ کو دہشت گردی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا جس کے بعد ترکیہ میں مظاہرے شروع ہو گئے۔ اکرم اوغلو کے خلاف گرفتاری اور مقدمے جیسے اقدامات کے باوجود ترکیہ کے ایک کروڑ پچاس لاکھ ووٹروں میں سے ایک کروڑ تیس لاکھ سے زائد ووٹروں نے سن دو ہزار اٹھائیس کے صدارتی انتخابات میں اکرم امام اوغلو کو صدارتی امیدوار بنائے جانے کی حمایت کی ہے۔ ترکیہ میں عوامی مظاہروں کے علاوہ عالمی سطح پر بھی پیرس، برلن اور یورپ کے کئی بڑے شہروں کی بلدیہ نے اکرم امام اوغلو کی گرفتاری کی مذمت کی ہے۔

سید عبدالملک الحوثی نے صیہونی حکومت کے مقابلے میں حزب اللہ لبنان کی حمایت کا اعلان کر دیا

سحر نیوز/ عالم اسلام: سید عبدالملک الحوثی نے اتوار کی رات اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ہم لبنان کے مختلف علاقوں پر صیہونی حکومت کے حملوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور ان حملوں کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صیہونی حکومت کے ساتھ کشیدگی میں شدت اور تصادم کی صورت میں حزب اللہ اور لبنانی قوم کی حمایت کے اپنے موقف پر زور دیتے ہیں۔ سید عبدالملک الحوثی نے کہا کہ ہم لبنان پر صیہونیوں کے حملوں کا بیٹھ کر تماشا نہیں دیکھیں گے اور حزب اللہ اور لبنان میں اپنے بھائیوں سے کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگ تنہا نہیں ہیں اور ہم جارحیت کے خلاف ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔

کراچی اور ڈھاکہ کو 2050 تک 54 لاکھ موسمیاتی پناہ گزینوں کا سامنا ہوگا: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ، 24 مارچ (یو این آئی) اقوام متحدہ کے ایک مطالعے میں بتایا گیا ہے کہ اگر دنیا صنعتی ترقی سے پہلے کی سطح سے 5.1 سینٹی گریڈ زیادہ گرم ہوتی ہے تو عالمی جنوب کے 10 شہروں میں کراچی اور ڈھاکہ ایشیا بحرالکاہل خطے کے صرف دو شہر ہوں گے جہاں 2050 تک 80 لاکھ موسمیاتی تارکین وطن آئیں گے۔ ڈان اخبار میں شائع خبر کے مطابق اقوام متحدہ کے اقتصادی اور سماجی کمیشن برائے ایشیا و بحرالکاہل (یو این-ایس کیپ) کی جانب سے شائع ہونے والی 'ایشیا اور بحرالکاہل میں شہری تبدیلی: ترقی سے لچک تک' رپورٹ کے مطابق ان 10 شہروں میں سے کراچی اور ڈھاکہ میں آب و ہوا کی وجہ سے سب سے زیادہ نقل مکانی کا امکان ہے، ڈھاکہ میں اضافی 30 لاکھ 70 ہزار اور کراچی میں 24 لاکھ اضافی افراد کی آمد متوقع ہے۔ یہ رپورٹ آئندہ ماہ بنکاک میں شروع ہونے والے اقوام متحدہ کے 81 ویں سالانہ اجلاس کے ایجنڈے کا حصہ ہے۔ اس میں پورے خطے کے شہروں اور قصبوں کو درپیش مسائل اور مواقع دونوں کا تجزیہ کیا گیا ہے، جو دنیا کے سب سے بڑے شہر سے لے کر قدیم دیہات اور اس کے درمیان ہر حجم کے شہر اور قصبات میں انسانی بستیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ کراچی منقسم دائرہ اختیار سے بہت زیادہ متاثر ہے، پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہونے کے ناطے یہ اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ کے گلوبل لیویبلٹی سروے میں باقاعدگی سے نچلے درجے کے قریب ہے، دسیوں ہزار خاندانوں پر مشتمل شہر کو مقامی حکومت کے کنٹرول سے ماورا سرکاری شعبے کے حکام کی نگرانی میں چلایا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے اہم بنیادی ڈھانچے کو مربوط کرنے سے قاصر ایک دوسرے سے متصل اور غیر واضح دائرہ اختیار پیدا ہوتا ہے۔ یہ صورت حال اگست 2020 کے سیلاب جیسی آفات کا باعث بن سکتی ہے جس نے کراچی کو اپنی زد میں لے لیا تھا لیکن لاہور جیسے بہتر حکمرانی کے حامل شہروں کو نسبتاً محفوظ چھوڑ دیا تھا۔ اس وقت تمام تارکین وطن میں سے ایک تہائی کا تعلق ایشیا اور بحرالکاہل سے ہے جبکہ اس خطے میں دنیا بھر کے 24 فیصد تارکین وطن موجود ہیں جو تقریباً 6 کروڑ 66 لاکھ افراد بنتے ہیں، ایشیا بحرالکاہل میں 2.2 ارب سے زیادہ شہری آبادی اور زمین کے بہت سے بڑے بڑے شہر موجود ہیں، دنیا کے 30 سب سے بڑے شہری علاقوں میں سے نصف سے زیادہ اس خطے میں پائے جاتے ہیں۔ 2050 تک یہ شہری آبادی 50 فیصد اضافے سے 2.1 ارب افراد تک پہنچنے کی توقع ہے۔ 1960 کی 16 فیصد شہری آبادی کے مقابلے میں رواں دہائی میں جنوب اور جنوب مغربی ایشیا کے تقریباً 36 فیصد باشندے شہروں میں مقیم ہیں۔ دریں اثنا، بڑے شہر بھی ہیں جن میں گنجان آباد ڈھاکہ، کراچی، ممبئی اور دیگر شامل ہیں، توقع ہے کہ 2036 تک 40 فیصد بھارت شہری آبادی پر مشتمل ہوگا اور شہر ملک کے 70 فیصد جی ڈی پی کا ذریعہ ہوں گے، جس کا مطلب ہے کہ 2047 تک ترقی یافتہ ملک کا درجہ حاصل کرنے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے شہروں کی پائیدار آبادکاری ضروری ہے۔

یوکرین جنگ بندی مذاکرات: امریکہ اور روس کی توقعات مختلف

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی اور یوکرینی حکام نے روس کے ساتھ جاری جنگ کو ختم کرنے پر اتوار کی رات سعودی عرب میں "نتیجہ خیز اور مرکوز" بات چیت کی۔ لیکن امریکہ اور روس کے درمیان پیر کو ملاقات سے قبل ماسکو نے "مشکل مذاکرات" کا انتباہ کیا۔ وائٹ ہاؤس یوکرین اور روس کے درمیان جنگ میں 20 اپریل تک ایک وسیع جنگ بندی پر زور دے رہا ہے۔ 20 اپریل کو اس سال مغربی اور آرتھوڈوکس دونوں عقائد کے مسیحیوں کا ایسٹر نامی مذہبی تہوار منایا جائے گا۔ تاہم بلومبرگ ٹی وی کی ایک رپورٹ کے مطابق کیف اور ماسکو کے موقف میں موجود وسیع خلا کے مدنظر مجوزہ تاریخ آگے بڑھ سکتی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ تین سال پرانی اس جنگ کے فوری خاتمے کے لیے کوشاں ہیں، جس کے لیے امریکی حکام ریاض میں روسی اور یوکرینی نمائندوں کے ساتھ الگ الگ بات چیت کر رہے ہیں۔ جنگ شروع ہونے کے بعد سے یہ اس طرح کی پہلی بات چیت ہے۔ مذاکرات اصل میں شٹل ڈپلومیسی کو فعال کرنے کے لیے بیک وقت ہونے والے تھے، لیکن دونوں متحارب فریقوں نے عارضی جنگ بندی کے لیے مختلف منصوبے تجویز کیے، جب کہ حملے بھی بلا روک ٹوک جاری ہیں۔ امریکہ کو امید ہے کہ وفود کے درمیان بار بار ملاقاتوں سے کسی پیش رفت کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ وزیر دفاع رستم عمروف کی قیادت میں یوکرینی ٹیم اور امریکیوں کے درمیان بات چیت اتوار کی رات دیر گئے ختم ہوئی۔ عمروف نے سوشل میڈیا پر کہا بات چیت نتیجہ خیز اور مرکوز تھی۔ "ہم نے توانائی سمیت اہم نکات پر توجہ دی۔" انہوں نے مزید کہا کہ یوکرین ایک منصفانہ اور دیرپا امن" کے اپنے ہدف کو حقیقت بنانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم اپنے شراکت داروں کے ساتھ کیا بات کرتے ہیں، ہمیں پوتن کے حملوں کو روکنے کے لیے ایک حقیقی حکم دینے کے لیے دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ جنگ مسلط کی، اسے ہی اس کو واپس لینا چاہیے۔" صدر زیلنسکی نے اپنے ملک کے اتحادیوں پر بھی زور دیا کہ وہ روس پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالیں۔ انہوں نے کہا ان حملوں اور اس جنگ کو ختم کرنے کے لیے ماسکو کے خلاف نئے فیصلوں اور نئے دباؤ کی ضرورت ہے۔" اس دوران امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے امید ظاہر کی کہ کوئی بھی معاہدہ "مکمل" جنگ بندی کی راہ ہموار کرے گا۔ انہوں نے کہا مجھے لگتا ہے کہ آپ پیر کو سعودی عرب میں کچھ حقیقی پیش رفت دیکھنے جا رہے ہیں، خاص طور پر اس لیے بھی کہ اس جنگ بندی سے دونوں ممالک کے درمیان بحیرہ اسود میں بحری جہازوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس کے بعد فطری طور پر آپ ایک مکمل جنگ بندی کی امید کر سکتے ہیں۔" لیکن کریملن نے اتوار کے روز تیز رفتار حل کی توقعات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بات چیت ابھی شروع ہوئی ہے۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے روس کے سرکاری ٹی وی کو بتایا ہم نے اس راستے پر ابھی صرف پہلا قدم رکھا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ممکنہ جنگ بندی کو کیسے نافذ کیا جا سکتا ہے، اس حوالے سے بہت سے سوالات موجود ہیں۔ روسی صدر ولادیمیر پوٹن نے 30 دن کی مکمل اور فوری جنگ بندی کے لیے امریکہ اور یوکرین کے مشترکہ مطالبے کو مسترد کر دیا ہے، اس کے بجائے صرف توانائی کی تنصیبات پر حملوں کو روکنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر شائع ہونے والے اپنے ایک انٹرویو میں پیسکوف نے کہا آئندہ مذاکرات مزید مشکل ہوں گے۔" ٹرمپ کی قیادت میں واشنگٹن کے ساتھ مفاہمت کے بعد، جس سے کریملن کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے، ماسکو سعودی مذاکرات کی طرف بڑھ رہا ہے۔ پیسکوف نے اتوار کے روز کہا ہم کچھ چیزوں پر اختلاف کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم خود کو باہمی فائدے سے محروم رکھیں۔" ماسکو نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ اس کی بات چیت میں اہم توجہ 2022 کے بحیرہ اسود کے اناج کے معاہدے کی ممکنہ بحالی ہوگی، جس نے بحیرہ اسود کے راستے یوکرینی زرعی برآمدات کے لیے محفوظ راستے کو یقینی بنایا۔ پیسکوف نے کہا پیر کے روز ہم بنیادی طور پر صدر پوٹن کے بحیرہ اسود کے اقدام کو دوبارہ شروع کرنے کے معاہدے پر بات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اور ہمارے مذاکرات کار اس مسئلے کی باریکیوں پر بات کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔" ماسکو، ترکی اور اقوام متحدہ کی ثالثی میں ہونے والے اس معاہدے سے 2023 میں دستبردار ہو گیا تھا۔ اس نے مغرب پر الزام لگایا تھا کہ وہ روس کی زرعی پیداوار اور کھادوں کی اس کی برآمدات پر پابندیوں کو کم کرنے کے اپنے وعدوں کو برقرار رکھنے میں ناکام رہا تھا۔ یوکرین کے ایک سینئر اہلکار نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو پہلے بتایا تھا کہ کیف ایک وسیع جنگ بندی کی تجویز پیش کرے گا، جس میں توانائی کی تنصیبات، بنیادی ڈھانچے اور بحری حملوں کا احاطہ کیا جائے گا۔ ریاض مذاکرات کے موقع پر دونوں فریقوں نے ایک دوسرے پر تازہ ڈرون حملے کیے ہیں۔ یوکرینی حکام نے بتایا کہ روسی ڈرون حملوں میں کیف میں تین شہری ہلاک ہوئے، جن میں ایک پانچ سالہ بچی اور اس

صرف تین دن میں "14 ہزار درہم" بھیک جمع کرنے والا گداگر مسجد کے باہر سے گرفتار

دبئی، 24 مارچ (یو این آئی) مسجد کے باہر سے ایک ایسے گداگر کو گرفتار کیا گیا ہے جس نے صرف تین روز میں 14 ہزار درہم سے زائد بھیک جمع کی۔ رمضان المبارک میں عبادات کے ساتھ خیرات، زکوٰۃ اور عطیات کا رجحان بھی عام دنوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ماہ مقدس پیشہ ور بھکاریوں کا سیزن بن گیا ہے اور وہ لاکھوں روپے اس مہینے سادہ لوح عوام کی جیبوں سے اپنی جعلی مجبوریاں بیان کر کے بٹور لیتے ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں شارجہ پولیس نے مسجد کے باہر سے ایک ایسے گداگر کو گرفتار کیا ہے جس نے صرف تین روز میں 14 ہزار درہم بھیک میں حاصل کیے۔ امارات الیوم کے مطابق قانون نافذ کرنے والے حکام رمضان کے آغاز سے انسداد گداگری کے لیے کریک ڈاؤن کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق شارجہ پولیس نے مہم کے دوران ایک عرب شہری کو گرفتار کیا جو مسجد کے قریب بھیک مانگ رہا تھا۔ پولیس نے گداگر کو گرفتار کرنے کے بعد اس سے بھی برآمد کیے جس کے بارے میں ملزم نے بتایا کہ وہ اس نے تین روز میں بھیک مانگ کر جمع کیے ہیں۔ پولیس کی تحقیقات کے مطابق گرفتار ملزم غیر قانونی طور پر یو اے ای میں مقیم تھا۔ امارات پولیس کا کہنا ہے کہ یو اے ای میں گداگری ایک جرم ہے۔ اس جرم کے ارتکاب پر پانچ ہزار جرمانہ اور تین ماہ تک قید کی سزا ہے۔ گداگروں کو منظم کرنے یا امارات سے باہر بھرتی میں ملوث افراد کو چھ ماہ قید اور ایک لاکھ درہم جرمانے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اجازت نامے کے بغیر فنڈ جمع کرنے پر پانچ لاکھ درہم تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ واضح رہے کہ انسداد بھکاری مہم کے دوران دبئی پولیس رمضان کے وسط تک 127 گداگروں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے 50 ہزار درہم برآمد کر چکی ہے۔ اس مہم کے دوران مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو حراست میں لیا گیا۔ اس کے علاوہ یو اے ای پولیس نے پیشہ ور گداگروں کی ریاکاری کو عیاں کرنے کے لیے ایک آگہی ویڈیو بھی جاری کی تھی۔

موسمیاتی تبدیلیاں: 1970 سے 4 ہزار ارب ڈالر کا نقصان، 20 لاکھ لوگ ہلاک ہوئے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ، 24 مارچ (یو این آئی) اقوام متحدہ کے ادارے ورلڈ میٹرولوجیکل آرگنائزیشن (ڈبلیو ایم او) کے مطابق 1970 سے 2021 کے درمیان موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق قدرتی آفات نے 4 ٹریلین ڈالر سے زیادہ کا معاشی نقصان پہنچایا ہے، اور دنیا بھر میں 20 لاکھ سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق 23 مارچ کو منائے جانے والے عالمی یوم موسمیات کے موقع پر ایک بیان میں ڈبلیو ایم او کے سیکریٹری جنرل پروفیسر سیلیسٹے سلو نے کہا کہ معاشی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، لیکن ہلاکتوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ زندگیاں بچانے میں پہلے سے بہتری آئی ہے۔ ڈبلیو ایم او کا کہنا ہے کہ دنیا میں 10 سال سب سے زیادہ گرم رہے ہیں، اور امکان ہے کہ 2024 پہلا کیلنڈر سال ہوگا، جو عارضی طور پر صنعتی دور سے پہلے کے 5.1 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جائے گا۔ بدقسمتی سے، یہ آخری بار نہیں ہوگا۔ یہ صرف ایک اعداد و شمار سے زیادہ ہے، ڈگری کا ہر حصہ ہماری زندگیوں اور ہمارے ذریعہ معاش کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ موسم اور آب و ہوا کے اثرات زیادہ شدید ہوتے جا رہے ہیں، ہم زیادہ بار اور شدید ہیٹ ویو، زیادہ تباہ کن طوفان اور سیلاب دیکھ رہے ہیں، زیادہ تیزی سے تیز ہو رہے ٹراپیکل سمندری طوفان دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا اس سال کے عالمی یوم موسمیات کا موضوع 'کلوزنگ دی ارلی وارننگ گیپ ٹو گیدر' ہے، یہ دن ہر سال 23 مارچ کو منایا جاتا ہے، جس کا مقصد معاشرے میں قومی موسمیاتی اور ہائیڈرولوجیکل خدمات کے اہم کردار کو ظاہر کرنا اور ایک محفوظ اور زیادہ لچکدار دنیا کی تعمیر کرنا ہے۔ ڈبلیو ایم او نے کہا کہ 'سب کے لیے ابتدائی انتباہ' کے آدھے مرحلے پر، ہم پیشرفت کی اطلاع دینے پر فخر محسوس کرتے ہیں، اور 2024 تک، 108 ممالک نے ملٹی رسک ارلی وارننگ سسٹم کی کچھ صلاحیت کی اطلاع دی ہے، یہ 2015 میں 52 ممالک کے مقابلے میں دوگنا سے زیادہ ہے، لیکن ہمیں مزید تیزی سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ ڈبلیو ایم او اس بات پر زور دیتا ہے کہ حکومتوں کو ٹیکنالوجی کو بڑھانے کے لیے مل کر جدت طرازی اختیار کرنی چاہیے، ممالک میں باہم تعاون کو فروغ دینے کے لیے مل کر کھڑا ہونا چاہیے، اور ایک ساتھ سرمایہ کاری کرنا، متحرک کرنا اور وسائل کا اشتراک کرنا چاہیے، اب وقت آ گیا ہے، اب کام کر کے، سرمایہ کاری کر کے اور مل کر جدت طرازی اپنا کر ہم 'سب کے لیے قبل از وقت وارننگ' کے وعدے کو پورا کر سکتے ہیں۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ کوئی بھی ملک اکیلے ان چیلنجوں سے نہیں نمٹ سکتا۔ خطرات کی پیش گوئی کے لیے بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں خطوں میں اعداد و شمار کا اشتراک کیا جاتا ہے، اور قومی موسمیاتی اور ہائیڈرولوجیکل سروسز (این ایم ایچ ایس) کے ذریعہ قابل عمل انتباہ میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ تاہم، انتباہوں کو پیشگوئیوں سے آگے بڑھنا چاہیے، وہ واضح، قابل رسائی اور ابتدائی کارروائی سے منسلک ہونے چاہئیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ کسی قدرتی آفت کی صورت میں کس طرح ردعمل دینا ہے۔ اقوام متحدہ کے 'سب کے لیے ابتدائی انتباہ' اقدام کا مقصد 2027 تک ہر جگہ ہر ایک کو الرٹ سسٹم کے ذریعے تحفظ فراہم کرنا ہے، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے دنیا کو اکٹھا ہونا چاہیے اور فوری طور پر اقدامات اور سرمایہ کاری میں اضافہ کرنا چاہیے۔ اس موقع پر اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے کہا کہ ہمیں ممالک کے اندر اس اقدام کے لیے اعلیٰ سطح کی سیاسی حمایت، ٹیکنالوجی سپورٹ میں اضافہ، حکومتوں، کاروباری اداروں اور برادریوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعاون اور مالی اعانت بڑھانے کی ایک بڑی کوشش کی ضرورت ہے۔ کثیر الجہتی ترقیاتی بینکوں کی قرض دینے کی صلاحیت میں اضافہ کلیدی اہمیت کا حامل ہے، گزشتہ سال طے پانے والے مستقبل کے معاہدے نے اہم پیش رفت کی ہے، اسے مکمل طور پر پہنچایا جانا چاہیے۔ ڈبلیو ایم او کی اسٹیٹ آف دی گلوبل کلائمیٹ رپورٹ نے تصدیق کی ہے کہ 2024 ممکنہ طور پر پہلا کیلنڈر سال تھا جو قبل از صنعتی دور سے 5.1 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ ہوگا، یہ 175 سالہ مشاہداتی ریکارڈ میں گرم ترین سال ہے۔

سندھ میں 78 لاکھ بچوں کے اسکولوں میں داخل نہ ہونے کا انکشاف

کراچی، 24 مارچ (یو این آئی) سندھ میں 78 لاکھ بچوں کا اسکولوں میں داخل نہ ہونے کا انکشاف ہوا، محکمہ اسکول ایجوکیشن کے مطابق پرائمری اسکولوں میں 3 کروڑ 63 لاکھ جبکہ ایلیمینٹری اسکولوں میں 26 لاکھ بچے داخل ہیں۔ ڈان نیوز کے مطابق محکمہ اسکول ایجوکیشن کی بریفنگ میں بتایا گیا ہے کہ سندھ میں 78 لاکھ بچے اسکولوں سے باہر ہیں جبکہ 3 کروڑ 63 لاکھ بچے پرائمری اسکولز میں داخل ہیں اور 26 لاکھ بچے ایلیمینٹری اسکولوں میں زیر تعلیم ہیں۔ محکمہ اسکول ایجوکیشن کے مطابق سیکنڈری اسکولز میں 16 لاکھ بچے زیر تعلیم ہیں جبکہ 4 لاکھ 90 ہزار بچے ہائر سیکنڈری اسکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکام کے مطابق صوبے میں 5 سال سے 16 سال تک کے ایک کروڑ 68 لاکھ 90 ہزار بچے اسکولوں میں داخل ہیں، پبلک اسکولوں میں 52 لاکھ جبکہ سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں 9 لاکھ 30 ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ محکمہ اسکول ایجوکیشن کے مطابق مدارس میں 10 لاکھ 30 ہزار بچے اور نجی اسکولوں میں 40 لاکھ 10 ہزار بچے داخل ہیں جبکہ 60 ہزار بچے غیر رسمی اسکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ محکمہ اسکول ایجوکیشن کی طلبہ شماری کے دوران 56 لاکھ 60 ہزار بچے داخلے سے محروم پائے گئے، صوبے میں 15 ہزار 742 بوائز اسکول، 5 ہزار 816 گرلز اسکول اور 19 ہزار 420 مخلوط اسکول موجود ہیں، پرائمری اور سیکنڈری میں مجموعی طور پر 52 لاکھ بچے داخل ہیں۔ صوبے میں زیر تعلیم 59 طلبہ میل جبکہ 41 فیصد فی میل ہیں، 32 لاکھ 3 ہزار لڑکے اور 4 لاکھ 48 ہزار لڑکیاں پرائمری میں زیر تعلیم ہیں جبکہ سیکنڈری میں 9 لاکھ 35 ہزار لڑکے اور 6 لاکھ 31 ہزار لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ محکمہ اسکول ایجوکیشن کا رواں مالی سال میں بجٹ 424 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

شیعہ و سنی ہیلپ لائن

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری ہیلپ لائن پر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مولانا سید سیف عباس نقوی نے دیے مومنین کی سہولت کے لئے شیعہ ہیلپ لائن مسلسل کئی سالوں سے دین کی خدمت کو انجام دے رہی ہے لہٰذا وہ مومنین جو اپنے روزہ، نماز یا کسی اور دینی مسئلہ میں شک کریں تو تمام مراجع کے مقلدین مسائل شرعیہ جاننے کے لئے صبح 10 سے 12 بجے تک ان نمبروں 9839097407,9415580936 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ نوٹ: خواتین حضرات کے لیے خصوصی طور پر ہیلپ لائن کا انتظام کیا گیا ہے جس میں خواتین کے سوالوں کے جواب خاتون عالمہ دیں گی۔ لہٰذا خواتین اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 6386897124۔ اس کے علاوہ ای-میل آئی۔ ڈی۔ gmail.comEmail:masael786 کے ذریعہ بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں

سوال: وہ افراد جو جیل میں قید ہیں ان کے فطرہ کی ذمہ داری حکومت کی ہے یا خود اس شخص کی ہے؟

جواب: وہ افراد جو جیل میں قید ہیں اور ان کا خرچ کو حکومت پورا کرتی ہے ان کا فطرہ حکومت کے ذمہ نہیں ہے اور شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں خود اس شخص پر فطرہ واجب ہے۔

سوال: اگر کوئی روزہ دار کمپیوٹر کے ذریعہ تاش کھیلتا ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: تاش کھیلنا حرام ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر کسی شخص نے فطرہ نکالا اور حقدار کو دینے سے پہلے وہ تلف ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: فطرہ دوبارہ نکالنا پڑے گا۔

سوال: جو بچہ دایہ کا دودھ پیتا ہو تو اس بچے کا فطرہ کس پر واجب ہے؟

جواب: جو بچہ دایہ کا دودھ پیتا ہے اس کا فطرہ اس شخص پر ہے جو دایہ کے اخراجات دیتا ہو

سوال: جس طریقے سے اعتکاف میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے کیا اسی طریقے سے روزہ کی حالت میں بھی خوشبو لگانا جائز نہیں ہے؟

ادارہ شرعیہ حنفیہ نظامیہ فرنگی محل میں پوچھے گئے سوالات جن کی جواب قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی کی صدارت میں ڈاکٹر، حکیم اور علما نے دئے ہیں۔

سوال۔1۔ میں نے دو سال سے زکوۃ ادا نہیں کی ہے میرے لیے کیا حکم ہے؟ الیاس ہردوئی

جواب۔ جیسے ممکن ہو ویسے ہی پچھلے سالوں کی زکوۃ ادا کر فارغ ہو۔

سوال۔2۔ میرے بھائی کا رمضان شریف ہیں میں انتقال ہو گیا انہوں نے زکوۃ ادا نہیں کی تھی ان کے لیے کیا حکم ہوگا؟ سلیم بارہ بنکی

جواب۔۔ ان کی کمائی ہوئی رقم جو جمع ہو اسی میں نکال کر زکوۃ ادا کر دی جانی چاہیے۔

سوال۔3۔ پچھلے سالوں کے چھوٹے ہوئے روزوں کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے، فاخر سیتاپور

جواب۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے جو یاد ہو اس کی قضا پوری کر لینی چاہیے۔

سوال۔4۔ میری والدہ کے پاس کچھ زیور ہے اس کی زکوۃ دینے کی ذمہ داری کس کی ہوگی جبکہ ہم چار بھائی ہیں ج۔ مسعود گورکھپور

جواب۔ زکات ادا کرنے کی ذمہ داری والدہ کی ہیں وہ جیسے چاہیں ادا کریں جس بھائی سے، جس بیٹے سے لے کر ادا کریں

سوال۔5۔ میں نے بہت سے لوگوں سے روپیہ ادھار لے رکھا ہے جو ہم نے ادا نہیں کیا اور بہت سے لوگوں کا لیا ہوا پیسہ بھول بھی گئے ہیں تو ہم کیسے ادا کریں۔؟ سعید لکھنؤ

جواب۔ جو ادھار یاد ہے وہ فوراً ادا کر دیں جو بھول گئے ہیں اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جس کا دینا ہے وہ دینا ہی پڑے گا یہاں یا پھر اللہ کے گھر میں۔

رمضان ہیلپ لائن پر رابطہ کے لئے شام کو 2 سے 4 بجے تک کے درمیان 9807404508،9918117798 نمبروں پر ای۔ میل آئی ڈی COMFIRANGI MAHEL@GMAIL. پر دینی، جسمانی مسائل کی معلومات حاصل کریں۔ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی جنرل سکریٹری ادارہ شرعیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دار العلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے تیرہ برس قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔ جسکی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوۃ اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔ جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ لوگ اپنے سوالات ان نمبروں 9415023970 9236064987941510294793359296709 اور ای میل imamkrasheed@gmail.com نیز ویب سائٹ www.farangimahal.in پر پوچھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں خواتین سے متعلق مسائل دریافت کرنے کے لیے صرف خواتین اس نمبر پر فون کریں 9415-757455

سوال: اگر کسی شخص کا قرض دوسرے کے اوپر ہے تو کیا اس قرض پر بھی زکوۃ واجب ہے؟

جواب: اگر قرض ملنے کی امید ہو تو اس پر بھی زکوۃ ہے ورنہ نہیں۔

سوال: روزے کی حالت میں بخار جانچنے کے لیے منھ میں تھرما میٹر لگایا جا سکتا ہے؟

جواب: منھ میں تھرما میٹر لگایا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ اس کے ذریعے کوئی چیز حلق میں نہیں جاتی ہے۔

سوال: کیا زکوۃ کی رقم اپنی غریب بیٹی کو دے سکتے ہیں؟

جواب: نہیں دے سکتے ہیں۔

سوال: کیا حالت روزہ میں خون کا عطیہ دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! دے سکتے ہیں۔

سوال: کیا روزے کی حالت میں ماں اپنے چھوٹے بچے کو روٹی چبا کر دے سکتی ہے؟

جواب: مجبوری کی حالت میں دے سکتی ہے۔

روایت کے خلاف کوئی کام نہ کیا جائے

سی ایم یوگی کی ہدایات: تہواروں کے دوران پولیس رہے مستعد

لکھنؤ:24 مارچ (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آنے والے تہواروں کے پیش نظر خصوصی احتیاط برتی جائے۔ مذہبی مقامات پر خواتین پولیس اہلکاروں کی خصوصی تعیناتی ہونی چاہیے۔ گزشتہ 8 سالوں میں تمام تہوار پر امن ماحول میں منائے گئے، جنہیں برقرار رکھنا ہوگا۔ روایت کے خلاف کوئی کام نہ کیا جائے۔ انتشار پھیلانے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ تہواروں کے دوران جلوس نکالے جائیں گے اور میلے وغیرہ کا انعقاد کیا جائے گا جو امن و امان کے نقطہ نظر سے ایک حساس وقت ہے۔ الوداع نماز کے دوران خاص طور پر ہوشیار اور مستعد رہنا چاہیے۔ شرارتی بیانات دینے والوں سے سختی سے نمٹیں، سی ایم یوگی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے آنے والے تہواروں اور امن و امان کا جائزہ لے رہے تھے۔ اس کے علاوہ وہ ریاستی حکومت کے 8 سال مکمل ہونے کے موقع پر تمام اضلاع میں تین روزہ 'ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ فیسٹیول' منعقد کرنے کے سلسلے میں افسران کو ہدایات دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں کے دوران حکومت کی طرف سے تمام ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔ مقامی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ عید پر صفائی ستھرائی اور پینے کے پانی کا انتظام ہونا چاہیے۔ مذہبی سرگرمیوں کی وجہ سے سڑک کو رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ حساس علاقوں میں پولیس کی اضافی نفری تعینات کی جائے۔ سوشل میڈیا کے حوالے سے ہوشیار رہیں۔ امن کمیٹی کے اجلاس منعقد کریں۔ امن اور ہم آہنگی کے لیے میڈیا کا سہارا لیں۔ تھانے سے لے کر زون اور ڈویژن کی سطح تک کے افسران کو اپنے اپنے علاقوں میں مذہبی رہنماؤں اور معاشرے کے دیگر معزز افراد کے ساتھ مکالمہ قائم کرنا چاہیے۔ ایک چھوٹی سی افواہ ماحول کو خراب کر سکتی ہے۔ گائے کی اسمگلنگ وغیرہ جیسے جرائم میں ملوث مشتبہ افراد پر نظر رکھیں۔ صحت سمیت تمام قسم کی ہنگامی خدمات کو الرٹ موڈ میں رکھا جانا چاہئے، سی ایم نے کہا کہ شری رام نومی کے موقع پر ایودھیا اور ماں ودھیا واسنی دھام، دیوی پٹن دھام، ماں شکمبھری دھام اور سیتا پور میں بڑی تعداد میں عقیدت مند آئیں گے۔ ان اہم تہواروں کے انعقاد کو گڈ گورننس اور گڈ مینجمنٹ کی مثال بنایا جائے۔ ہجوم کے انتظام کے لیے بہتر منصوبہ بندی کی جانی چاہیے۔ دلکش سجاوٹ کی جائے۔ پینے کے پانی، شیلٹر، چٹائی وغیرہ کا اچھا انتظام ہونا چاہیے۔ دیوی مقامات پر خواتین پولیس اہلکاروں کی خصوصی تعیناتی ہونی چاہیے۔

نوجوان کو اسکی سالگرہ پر گولی مار کر کیا قتل

حملہ آوروں نے باپ سے کہا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے لیے کفن کا بندوبست کرے

میرٹھ:24 مارچ (پی این ایس) سالگرہ پر کیک کاٹنے سے پہلے موٹر سائیکل سوار حملہ آوروں نے نوجوان کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ یہ واقعہ اتوار کی رات نوجوان کے گھر کے باہر پیش آیا۔ بدمعاشوں نے نوجوان کو سابقہ تنازعہ طے کرنے کے بہانے گھر سے باہر بلایا تھا۔ اس کے بعد فائرنگ کی گئی۔ پولیس نے 4 ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔ پولیس مجرموں کو تلاش کر رہی ہے۔ یہ واقعہ اتوار کی رات تقریباً 9.30 بجے بھون پور تھانہ علاقے کے تحت گوکل پور گاؤں میں پیش آیا۔ گاؤں کے منیش پرجاپتی (23) کی اتوار کو سالگرہ تھی۔ گھر والے اس کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ بازار سے کیک بھی آ چکا تھا۔ گھر پر اسے کاٹنے کی تیاریاں جاری تھیں۔ اسی دوران گاؤں کا دیپو نامعلوم ملزم کے ساتھ گھر کے باہر پہنچ گیا۔ اس نے منیش کو زور زور سے پکارنا شروع کر دیا۔ اہل خانہ کے مطابق دیپو کہہ رہا تھا کہ وہ دو ماہ قبل ہونے والی لڑائی کو سلجھانے آیا ہے۔ وہ اس بارے میں منیش سے بات کرنا چاہتا ہے۔ کچھ دیر بعد منیش گھر سے باہر آیا۔ اس نے سالگرہ کی تقریب کے بعد بات کرنے کو کہا۔ اسی دوران دو دیگر ملزم شیوم اور ہرش بائک پر پہنچے۔ بائک پر پیچھے بیٹھے ہرش نے پستول سے فائرنگ کی۔ گولی لگنے کے بعد منیش خون میں لت پت زمین پر گر پڑا۔ گھر والے اسے میڈیکل کالج لے گئے۔ وہاں علاج کے دوران منیش کی موت ہو گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس پی رورل راکیش کمار مشرا، سی او صدر دیہی شیو پرتاپ سنگھ فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ ایس پی رورل نے بتایا کہ 2 ماہ قبل دونوں جماعتوں کے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔ یہ قتل اسی دشمنی کی بنا پر کیا گیا ہے۔ پولیس ملزمان کی تلاش میں چھاپے مار رہی ہے۔ اہل خانہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ ادھر منیش کے بڑے بھائی گگن نے بتایا کہ ملزم منیش کو کئی دنوں سے دھمکیاں دے رہا تھا۔ پولیس کے سامنے بھی اس نے مجھے دھمکیاں دیں۔ تھانے میں ملزم نے باپ سے کہا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے لیے کفن کا بندوبست کرے۔ منیش کو گولی ماری جائے گی۔ لواحقین کا الزام ہے کہ انہوں نے اس کی شکایت پولیس سے کی تھی لیکن پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ الٹا گھر والوں کو بتانے لگی کہ تم لوگ غلط جگہ پھنس گئے ہو۔

جونپور: چوری کی 06 موٹر سائیکلوں کے ساتھ 4 شاطر چور گرفتار

جونپور:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جونپور میں مچھلی شہر تھانہ کی پولیس نے ٹیم نے چار شاطر دو پہیہ گاڑی چوروں پر شکنجہ کسا ہے اور ان کے پاس سے 06 موٹر سائیکل اور 02 موٹر سائیکل کے کٹے ہوئے پارٹس بھی برآمد کئے ہیں۔ ایس پی ڈاکٹر کوستبھ نے اس ضمن میں پیر کو جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ضلع میں جرائم کی روک تھام اور مطلوب مجرمین کی گرفتاری کے لئے چلائی جارہی مہم کے ضمن میں مچھلی شہر پولیس ٹیم اتوار شام کو تھانا حاجا سے روانہ ہو کر دھرم بیر بابا کے قبضے سے پلیا بہد گرام متری پر مشتبہ افراد و گاڑی کی چیکنگ میں لگے تھے۔ اسی دوران سجان گنج کی طرف سے مچھلی شہر کی طرف جا رہی 03 موٹر سائیکل پر بیٹھے 03 افراد کو روکنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ گاڑی کو موڑ کر فرار ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ شبہ ہونے پر تینوں موٹر سائیکل پر بیٹھے لوگوں کو پکڑ لیا گیا۔ نام پتہ پوچھا گیا تو اپنا نام سوربھ گوڑ ولد ونود گوڑ، دھننجے بند ولد جئے پرکاش بند، اور پرکاش گوتم ولد سکندر گوتم بتایا ہے۔ یہ چور جنہیں موٹر سائیکلوں پر سوار تھے وہ بھی چوری کی تھیں اور ان کی چوری کا مقدمہ تھانہ ہاجا پر درج تھا۔ انہوں نے کہا کہ اتوار کی رات میں ملزمین کی نشاندہی پر ملزم شیو گوتم عرف راجو ولد موہن لال باشندہ فرید آباد تھانہ سجان گنج جونپور کے ذریعہ پر کھڑی تین دیگر موٹر سائیکل کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔

لکھنؤ: ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق کی رہائش گاہ "ایوان علی" ماہتاب باغ میں آج روزہ افطار میں آفتاب شریعت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ اور شیعہ سنٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین جناب علی زیدی خصوصی طور پر شریک ہوئے، اس موقع پر جناب پیکر رضوی، فیضی زیدی اور علی ارحان موجود رہے۔

مسلم اجتماعی شادی کے سلسلے میں ایک میٹنگ

لکھنؤ: 24 مارچ (پی این ایس) مسلم اجتماعی نکاح کمیٹی کے ریاستی صدر سلیم احمد رائینی نے مولانا محبوب صاحب ندوی اور مولانا عتیق صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ کی، جس میں انہوں نے اجتماعی شادی کی تیاریوں کی جانکاری دی۔ کہا کہ ان شاء اللہ 18 اپریل 2025 کو سنی انٹر کالج ٹوریا گنج میں بوقت 5 بجے شام کو ہوگی۔ اس موقع پر مولانا محبوب صاحب نے نکاح کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں نکاح کی بڑی اہمیت ہے۔ اسلام نے نکاح کے تعلق سے جو فکرِ اعتدال اور نظریہ توازن پیش کیا ہے وہ نہایت جامع اور بے نظیر ہے۔ اسلام کی نظر میں نکاح محض انسانی خواہشات کی تکمیل اور فطری جذبات کی تسکین کا نام نہیں ہے۔ انسان کی جس طرح بہت ساری فطری ضروریات ہیں بس اسی طرح نکاح بھی انسان کی ایک اہم فطری ضرورت ہے۔ آل انڈیا جمعۃ القریش کے جنرل سکریٹری چودھری شاداب قریشی نے سلیم احمد رائینی کی اس پہل کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسی طرح اجتماعی شادیاں ہوتی رہی تو ہمارے سماج کے غریب بہن بیٹیوں کی شادی بڑی آسانی سے ہو پائے گی۔ اس موقع پر حاجی فہیم صدیقی اور محمد آفاق سے کئی دیگر لوگ بھی موجود رہے۔

بریلی: خواتین کا جوا کا اڈہ، 6 خواتین گرفتار

بریلی:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بریلی کے تھانہ بارادری کے علاقے سنجے نگر علاقے میں خواتین کا ایک جوا کا اڈہ پولیس نے پکڑا ہے۔ موقع پر جوا کھیلا جا رہا تھا۔ جس کی آپریشن خواتین کر رہی تھیں۔ پولیس نے موقع سے چھ خواتین کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے موقع سے تاش کے 52 پتوں کے ساتھ کل 2780 روپے نقدی برآمد کیا ہے۔ تھانہ بارادری کے انچارج انسپکٹر دھننجے پانڈے نے بتایا کہ جوا پکڑے جانے کا یہ معاملہ اس لئے بھی چونکانے والا ہے کیونکہ جوئے کے اس کھیل میں خواتین ہی شامل تھیں اور یہ رہائشی علاقے میں چل رہا تھا۔ پولیس نے سبھی خواتین کو گرفتار کر جوا ایکٹ کی دفعہ 13 جی کے تحت معاملہ درج کر لیا ہے۔ خاتون جواری پکڑی جانے سے علاقے میں ہلچل مچ گئی ہے۔

آنجہانی شری اوم پرکاش پاسوان ایک جامع لیڈر تھے: کملیش پاسوان

خود پاسوان عوام کے سچے خادم، ترقی کے علمبردار اور سماجی انصاف کی علامت تھے

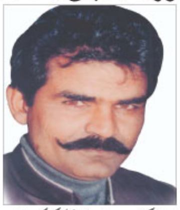

لکھنؤ۔ سابق ایم ایل اے مرحوم اوم پرکاش پاسوان کی پوری زندگی عوامی خدمت اور سماجی ترقی کے لیے وقف تھی۔ وہ ایک حقیقی عوامی رہنما تھے۔ سیاست کے حقیقی معنوں میں اجاتا شترو، جس نے جامع سیاست کی مشق کی۔ 80 کی دہائی میں اتر پردیش کی سیاست میں اوم پرکاش پاسوان کا عروج صرف ایک فرد کا عروج نہیں تھا بلکہ یہ سماجی بیداری اور عوامی امنگوں کی ترجمانی تھی۔ انہوں نے اتر پردیش کے گورکھپور ضلع کی جنرل سیٹ سے جیت کر سیاست میں ایک نیا باب لکھا۔ ان کی کوششوں سے سماج کے پسماندہ طبقات کو بھی اپنے حقوق کے لیے لڑنے کا حوصلہ ملا۔ عوامی خدمت کے لیے ان کے عزم، سماجی اصلاحی نقطہ نظر اور ترقیاتی کاموں کے لیے لگن نے انھیں لوگوں کے درمیان عوامی لیڈر کے طور پر قائم کیا۔ 15 جولائی 1952 کو اتر پردیش کے ضلع گورکھپور کے گاؤں راجھیسمارا میں پیدا ہونے والے اوم پرکاش پاسوان کا بچپن انتہائی سادہ حالات میں گزرا۔ ان کے والد مسٹر راجا رام پرساد ہندوستانی ریلوے میں کام کرتے تھے، جب کہ والدہ مسز گیندا دیوی ایک سادہ گھریلو خاتون تھیں۔ بچپن سے ہی اوم پرکاش جی نے اپنے عمل اور برتاؤ سے ایک الگ پہچان بنانا شروع کر دی۔

گاؤں کے ہر چھوٹے بڑے پروگرام میں ان کی شرکت اور قائدانہ صلاحیت صاف نظر آتی تھی۔ پڑھائی کے تئیں ان کی سنجیدگی اور سماجی خدمت کی لگن نے انہیں کم عمری میں ہی ایک ابھرتا ہوا لیڈر بنا دیا۔ گورکھپور کے چارگوان انٹر کالج سے ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے پولیس سروس میں بھی کام کیا، لیکن عوامی خدمت کا جذبہ ان کے ذہن میں پروان چڑھتا رہا۔

جب اوم پرکاش پاسوان 1983 میں گاؤں کے سربراہ بنے تو انہوں نے اپنی قیادت اور ترقیاتی کاموں سے ایک منفرد نشان چھوڑا۔ وہ گورکھپور کے سب سے کم عمر گاؤں کے سربراہ کے طور پر منتخب ہوئے اور ان کے کام کرنے کے انداز نے پورے علاقے میں ان کی مقبولیت میں اضافہ کیا۔ پردھان سنگھ اور بلاک پرکھ کے صدر کی حیثیت سے انہوں نے ریکارڈ ووٹوں سے جیت کر لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی۔ ان کی مقبولیت 1984 کے اسمبلی انتخابات میں اپنے عروج پر پہنچ گئی، جب انہوں نے جنرل سیٹ منیرم اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے کا انتخاب جیتا تھا۔ ان کی سادگی، دیانتداری اور عوام کے تئیں لگن نے انہیں معاشرے کے ہر طبقے کا محبوب رہنما بنا دیا۔ 1991 اور 1993 میں بھی انہوں نے آزاد امیدوار کی حیثیت سے نہ صرف بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی بلکہ ہر بار ان کی جیت کے مارجن میں اضافہ ہوتا گیا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ عوام ان کی شخصیت اور کام کرنے کے انداز سے متاثر ہوئے۔

میرے والد کی سیاست ذات پات، مذہب اور پارٹی کی سرحدوں سے بالاتر تھی۔ ان کے نزدیک سیاست کا مطلب صرف اور صرف عوامی خدمت ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جنرل سیٹ سے جیتتے رہے۔

ان کی زندگی جدوجہد سے بھری ہوئی تھی لیکن انہوں نے اپنے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ ان کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 1996 میں سماج وادی پارٹی نے انہیں بانسگاؤں لوک سبھا حلقہ سے امیدوار بنایا، جہاں ان کی ریلیوں میں زبردست بھیڑ ان کی قبولیت کی عکاسی کرتی تھی۔

25 مارچ 1996 پوروانچل کے لیے ایک سیاہ دن تھا جب میرے والد پر ایک انتخابی میٹنگ کے دوران بم سے حملہ کیا گیا۔ ان کے ساتھ اس حملے میں 14 بے گناہ لوگ بھی بے دردی سے مارے گئے۔ اس واقعے نے نہ صرف میرے خاندان بلکہ پورے علاقے کو گہرے غم میں ڈال دیا۔

لیکن ان کی شہادت کے بعد بھی ان کا خواب ادھورا نہیں رہا۔ ہم نے ان کے اصولوں کو آگے بڑھایا اور لوگوں نے ان کے نظریات کو اپنا کر ثابت کر دیا کہ اوم پرکاش پاسوان ایک نام نہیں بلکہ ایک نظریہ ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ......

مسلم کمیونٹی کے لیے

انہوں نے کہا کہ تلنگانہ میں بھی کانگریس حکومت نے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور او بی سی کوٹہ میں اقلیتوں کو پچھلے دروازے سے ریزرویشن دیا ہے۔ اس کے لیے تلنگانہ اسمبلی میں بل لایا گیا تھا۔ مسٹر نڈا نے کہا کہ بابا صاحب امبیڈکر اور سردار پٹیل نے مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن دینے کی مخالفت کی تھی لیکن اقتدار سے باہر ہونے کی وجہ سے کانگریس گھبرا گئی ہے اور اپنا ضمیر کھو چکی ہے۔ کرن رجیجو نے پیر کو کرناٹک میں سرکاری ٹھیکوں میں مسلم ریزرویشن کے معاملے پر کانگریس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ریزرویشن معاشی اور سماجی معیار کی بنیاد پر دیا جا سکتا ہے لیکن مذہبی شناخت اور وابستگی کی بنیاد پر نہیں۔ مسٹر رجیجو کا یہ تبصرہ اس وقت آیا جب کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے اتوار کو کہا کہ کانگریس کرناٹک میں مسلمانوں اور دیگر پسماندہ طبقات کو ریزرویشن فراہم کرنے کے لیے "آئین میں ترمیم" کرے گی۔ مسٹر رجیجو نے کہا کہ "یہ مسئلہ 1947 میں واضح طور پر مسترد کر دیا گیا تھا، جب مسلم لیگ نے یہ معاملہ دستور ساز اسمبلی میں اٹھایا تھا۔ اس وقت سردار پٹیل اور باقی ارکین نے مسلمانوں کو ریزرویشن دینے کے اس سوال کو مسترد کر دیا تھا کیونکہ ان کا ماننا تھا کہ ہندوستان کے آئین کے مطابق مذہبی بنیادوں پر ریزرویشن نہیں ہونا چاہیے۔ لہٰذا ہمارا آئین سیکولر ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر نے کرناٹک میں سرکاری ٹھیکوں میں مسلم کمیونٹی کو ریزرویشن دینے کے معاملے پر کانگریس صدر سے وضاحت طلب کی۔

نئی تعلیمی پالیسی کے خلاف

لیکن وزیر اعظم نریندر مودی کبھی بھی بے روزگاری اور مہنگائی پر ایک لفظ نہیں بولتے ہیں۔" ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ "بی جے پی کا ماڈل ہے اڈانی کو ملک کی دولت اور آر ایس ایس کو ملک کے بھی ادارے سونپ دینا۔ ہم اس کے خلاف ایک ہیں اور ساتھ مل کر لڑیں گے۔" اس مظاہرہ میں این ایس یو آئی، آئیسا، ایس ایف آئی، اے آئی ایس ایف، ایم ایس ایف، سی آر جے ڈی اور سماجوادی چھاتر سبھا سمیت بایاں محاذ کی طلبا تنظیمیں بھی شامل ہیں۔ طلبا تنظیموں کا کہنا ہے کہ حکومت کی پالیسیوں سے تعلیم مہنگی ہو گئی ہے۔ غریب بچوں کی رسائی سے معیاری تعلیم دور ہوتی جا رہی ہے۔ طلبا کا یہ بھی الزام ہے کہ تعلیم کی نجکاری ہو رہی ہے اور ساتھ ہی سنٹرلائزیشن کیا جا رہا ہے۔ غریب مخالف پالیسیوں کا اثر متوسط طبقہ کے طلبا کی تعلیم پر پڑ رہا ہے۔ اس مظاہرہ میں طلبا تنظیموں نے امتحان کے دوران دھاندلی اور پیپر لیک جیسے مسائل کے خلاف بھی آواز اٹھائی۔

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

چیف کارخانہ منیجر، سواری ڈبہ کارخانہ، عالم باغ، لکھنؤ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای۔ ٹینڈر طلب کرتے ہیں۔

01	کام کا نام	اوور ہالنگ نار۔ بریمسے (انڈیا) میک ایکسل ماونٹڈ ڈسک بریک سسٹم آف ایل ایچ بی کوچز
02	ورک سائٹ	سواری ڈبہ کارخانہ عالم باغ، لکھنؤ
03	تخمینہ لاگت	6,67,48,064.00 روپے صرف
04	ٹینڈر فارم کی قیمت	صفر
05	بڈ سکیورٹی	4,83,800/- روپے صرف
06	مدت تکمیل کام	02 سال
07	ٹینڈر جمع کرنے کی تاریخ اور وقت	مورخہ 29-03-2025 سے 12-04-2025 بوقت 12.00 بجے تک
08	سرٹیفکیٹ	فرم کے سبھی ممبروں کے ذریعہ ANNEXURE-A (اگر Company/Proprietorship فرم ہے) کے ساتھ Annexure-A(a) (اگر Partnership/HUF/JV/LLP فرم ہے) کے مطابق سرٹیفکیٹ ضرور اپ لوڈ کیا جانا چاہئے۔
09	کھلنے کا وقت	ٹینڈر فارم جمع ہونے کے بعد ٹینڈر کو کسی بھی وقت کھولا جائے گا۔ ٹینڈر دہندگان کو ٹینڈر کھلنے کے دوران حاضر رہنے کی ضرورت نہیں ہے
10	دفتر جہاں سے ٹینڈر فارم خریدا جا سکتا ہے	ٹینڈر نوٹس اور فارم کی مکمل تفصیلات شرائط اور ضوابط سمیت ویب سائٹ
11	ویب سائٹ تفصیلات جہاں ٹینڈر کی پوری تفصیلات وغیرہ دیکھی جا سکتی ہے	www.ireps.gov.in سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے

ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 2025۔ اے ایم وی۔ سی ایڈ ڈبلیو ای۔ ٹینڈر۔ 18 مورخہ 21-03-2025 904/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

جھانسی: اسکولی بچوں کو لے جا رہی بس پلٹی، متعدد زخمی

جھانسی:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جھانسی کے پونچھ تھانہ علاقے میں پیر کی صبح ایک اسکولی بس بے قابو ہو کر پلٹ گئی۔ اس حادثے میں کئی بچے زخمی ہو گئے۔ موصول اطلاع کے مطابق تھانہ پونچھ علاقے کے بمبئی گاؤں کے نزدیک ایک اسکولی بس بے قابو ہو کر پلٹ گئی۔ جس وقت حادثہ ہوا اس بس میں تقریباً 30 سے زیادہ بچے سوار تھے۔ اچانک بس پلٹنے سے بچوں کے درمیان چیخ پکار مچ گئی۔ موقع پر موجود لوگوں نے پولیس کو اس بارے میں جانکاری دی اور بچوں کو نکالنے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ جانکاری ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے مقامی افراد کے ساتھ مل کر راحت رسانی کا کام شروع کیا۔ پولیس کے مطابق بمبئی گاؤں کے نزدیک اس حادثے کے وقت بس میں 30 بچے سوار تھے۔

ماہ رمضان کو اللہ کے کلام سے خاص مناسبت ہے

نماز تراویح میں حافظ محمد حسان نے قرآن کا دور مکمل کیا

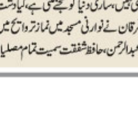

اناؤ، بانگرمؤ: محمد جنید قاسمی ۲۴ر مارچ۔ گزشتہ شب گنج مرادآباد کے محلہ مغربی انصار میدان کی نورانی مسجد میں حافظ محمد حسان ولد حافظ محمد فرقان نے تراویح میں قرآن پاک کا دور مکمل کیا۔ اس موقع پر حافظ محمد فرقان مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم گنج مرادآباد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماہ رمضان کو اللہ کے کلام سے خاص مناسبت ہے، تمام آسمانی کتابیں اسی ماہ میں نازل ہوئی ہیں، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حضرت واثلہ ابن اسقع سے روایت نقل کی ہے کہ صحائف ابراہیم پہلے رمضان، تورات چھ رمضان، انجیل تیرہ رمضان، زبور بارہ رمضان، اور قرآن کریم چوبیس رمضان کو نازل ہوا۔ حوالہ قرآن کریم کی مشک بو تلاوت سے صرف عالم اسلام ہی نہیں، ساری دنیا گونجنے لگتی ہے، کیا دشت و کہسار اور کیا شہر و دیہات...... اللہ کے مقدس کلام کی خوشبو سے ساری کائنات معطر معطر رہنے لگتی ہے۔ تفصیلات کے مطابق حافظ محمد حسان ولد حافظ محمد فرقان نے نورانی مسجد میں نماز تراویح میں قرآن پاک کا دور مکمل کیا۔ اس موقع پر مولانا سفیان مظاہری استاذ مدرسہ مفتاح العلوم گنج مرادآباد، منشی اکرام حسن، حافظ محمد نعمان، حافظ محمد قاسم، حافظ عبد الرحمن، حافظ شفقت سمیت تمام مصلیان موجود تھے۔ مفتی محمد جنید قاسمی کی دعاء پر مجلس کا اختتام ہوا۔

اودھ نامہ

باادب تو ہوسکتے ہیں، دب نہیں سکتے

ناگپور آر ایس ایس کے ہیڈ کوارٹر ہونے کے باوجود وہاں فرقہ وارانہ سرگرمیوں کی کوئی تاریخ نہیں ملتی۔ اِس علاقہ کی نمائندگی پارلیمنٹ میں بی جے پی کے سینئر قائد نتن گڈکری کرتے ہیں جو پارٹی کے کٹر نفرتی طاقتوں کے لئے ناپسندیدہ سے صوبے کئے جاتے ہیں۔ جس طرح اٹل جی کے بارے میں مشہور تھا کہ "اچھے آدمی بُری پارٹی میں" ٹھیک یہی حال نتن گڈکری کا بھی ہے۔ وہ بی جے پی میں رہتے ہوئے حق گوئی اور بے باکی کے پیکر ہیں۔ ایک منظم سازش کے تحت گڈکری کے انتخابی حلقہ کو فرقہ وارانہ ماحول میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آر ایس ایس نریندر مودی کا اپنے ہیڈ کوارٹر میں استقبال ناگپور ماڈل کے ذریعہ کرنا چاہتی ہے۔ وزارت عظمیٰ پر فائز ہونے کے بعد سے مودی اور آر ایس ایس میں دوریاں بہت بڑھ چکی تھیں اور گیارہ برسوں میں پہلی مرتبہ مودی آر ایس ایس ہیڈ کوارٹر ناگپور میں 30 مارچ کو سرسنچالک موہن بھاگوت سے ملاقات کریں گے۔ مودی کا دورہ آر ایس ایس کے آگے سرینڈر ہے یا پھر کسی حکمت عملی کی تیاری ہے۔ اس پر سے پردہ کچھ وقت گزر جانے کے بعد از خود اٹھ جائے گا لیکن فی الحال آر ایس ایس کو شکایت ہے کہ اُن کی اُنگلی تھام کر وزارت عظمیٰ تک پہونچنے کے بعد نریندر مودی آر ایس ایس کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ ایسے کئی مواقع آئے کہ لا اب موی جی کو آر ایس ایس کنارے لگانا چاہتی ہے لیکن اس کے فوراً بعد ہی مودی جی نے کچھ ایسی چال چل دی کہ آر ایس ایس کو خوموش ہوجانا پڑ گیا۔

نریندر مودی ایک بہت منجھے ہوئے سیاست داں ہیں۔ ان کے سیاسی کیریئر پر نظر ڈالیں تو صاف پتہ چلے گا کہ وہ بولتے بہت کم ہیں لیکن کرے بہت زیادہ ہیں۔ انھوں نے اتنی سانی سے بہت نیچے سے چلتے ہوئے اوپر کا سفر طے کیا ہے۔ اور سیاست کی آخیر سیڑھی کے آخری پائی دان پر براجمان ہیں۔ کیا ہندوستان میں وزارت عظمیٰ سے اہم کرسی بھی کوئی ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ نہیں۔ انھوں بہت چالاکی سے چالیں چلتے ہوئے اپنے اوپر سے آر ایس ایس کا ٹیگ لگانے کے بجائے مودی برانڈ امیج کی دنیا بھر میں پبلسٹی کی۔ اور مشہور کر دیا کہ مودی ہے تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ جس سے آر ایس ایس کے مقابلہ مودی کا قد بلند ہوتا دکھائی دینے لگا۔ اس لئے 30 مارچ کو مودی کی ناگپور حاضری بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ وہاں بی جے پی کے نئے صدر کے انتخاب اور ہندو راشٹر کی تشکیل کی سرگرمیوں پر بات چیت ہونا طے ہے۔ جس طرح سے تیسری مرتبہ وزارت عظمیٰ کی کرسی پر مودی جی براجمان ہوئے ہیں اس نے ان کی سیاسی مہارت کو تسلیم کروایا ہے۔ اب انھیں کسی سہارے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اب انھیں یہ پرواہ ہوگی کہ چوتھی مرتبہ وزارت عظمیٰ کی کرسی انھین ملے گی یا نہیں۔ اس لئے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں کسی بھی ایشو پر بات کرتے ہوئے مودی جی باادب تو ہوسکتے ہیں لیکن دب نہیں سکتے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مودی جی کی حاضری سے پہلے ناگپور میں حالات بگاڑنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ اورنگ زیب کے نام پر ملک بھر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا مقصد حقیقی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانا ہے۔ مودی حکومت کی ناکامیوں کی پردہ پوشی کا آسان راستہ فرقہ وارانہ کشیدگی ہے۔ اور یہ نہایت مجرب نسخہ ثابت ہوتا رہا ہے۔ آگے بھی یہ نسخہ کہاں تک کامیابی دلاتا رہے گا، فی الحال کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ کرناٹک میں ٹیپو سلطان کے نام پر بی جے پی اور اُس کی ہمنوا تنظیموں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو بانٹنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور اب مہاراشٹرا میں اورنگ زیب کی مزار کو ڈھانے کی سازش اور اورنگ زیب کے نام پر تاریخ کو تبدیل کرنے کی تیاری ہے۔ مبصرین کے مطابق ہندوستان میں ناخواندہ آبادی اورنگ زیب سے واقف نہیں ہے لیکن بی جے پی اور سنگھ پریوار اورنگ زیب کی مفت میں تشہیر کر رہا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اورنگ زیب پر تنقید یا اُن کی مزار کو ہٹانے سے عوام کو اور ملک کو کیا فائدہ ہوگا؟

سچائی یہ ہے کہ اورنگ زیب کا مزار رہے یا نہ رہے لیکن ملک میں بیروزگاری، بیماری، مہنگائی اور ناانصافی جیسے مسائل تو ہمیشہ برقرار رہیں گے۔ اورنگ زیب کی مذہبی رواداری کو تاریخ کا حصہ بتانے والے مورخین میں غیر مسلموں کی تعداد زیادہ ہے۔ اگر کوئی مسلمان حق بات کہہ دے تو اُسے ملک دشمن قرار دیا جارہا ہے لیکن کسی میں ہمت نہیں کہ غیر مسلم مورخین سے اورنگ زیب کی مذہبی رواداری کے بارے میں سوال کر سکے۔ کیا اورنگ زیب کی مزار مسمار کرنے سے تاریخ تبدیل ہوجائے گی؟ یا ملک کے سارے مسائل حل ہوجائیں گے۔ مہاراشٹرا کے چیف منسٹر دیویندر فڈنویس اسمبلی اور اُس کے باہر کئی مرتبہ دیویندر فڈنویس نے اورنگ زیب کی مزار کو مسمار کرنے کے حوالہ سے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کیا۔ چیف منسٹر کے ذمہ دار عہدہ پر ہوتے ہوئے دیویندر فڈنویس نے انتہائی فرقہ وارانہ اور نفرت انگیز تقاریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو مشتعل کرنے کا کام کیا۔ ایک مرحلہ پر فڈنویس نے یہاں تک کہا کہ اگر آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کا تحفظ حاصل نہیں ہوتا تو اورنگ زیب کی مزار کو مسمار کرنا آسان ہوجاتا۔ دیویندر فڈنویس شاید یہ بھول رہے ہیں کہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا نریندر مودی حکومت کے تحت ہے۔ اگر مزار کو منہدم کرنا ہی ہے تو نریندر مودی حکومت سے تحفظ کو ختم کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

مودی اور ٹرمپ کا عالمی نظریہ

امریکی براڈ کاسٹر لیکس فریڈمین کے ساتھ پی ایم مودی کا حالیہ پوڈ کاسٹ انٹرویو بہت تشہیر پا رہا ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ٹرمپ نے ان کے اس انٹرویو کی ستائش کی ہے اور پی ایم مودی نے ہر علاقائی اور عالمی مسئلے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، لیکن اس انٹرویو میں انھوں نے سب سے زیادہ وقت امریکی صدر ٹرمپ کی تعریف کرتے ہوئے صرف کیا

اسد مرزا

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی عاجزی اور "لچک" کی تعریف کرتے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ وہ پہلے سے کہیں زیادہ تیار" لگ رہے ہیں، وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ٹرمپ کے ذہن میں اچھی طرح سے طے شدہ اقدامات کے ساتھ ایک واضح روڈ میپ ہے، جسے ان کے واضح اہداف کی طرف لے جانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے "اور یہ کہ وہ امریکہ پہلے" کے لیے ہیں جب کہ میں ہندوستان کے لیے سب سے پہلے کھڑا ہوں"۔ یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ٹرمپ کے America First اور مودی کے India First نظریے میں کافی فرق ہے، پہلا جارحیت کے ذریعے جبکہ دوسرا مفاہمت کے ذریعے اپنے اہداف پانا چاہتے ہیں۔

پوڈ کاسٹر لیکس فریڈمین کے ساتھ مختلف موضوعات پر بات چیت میں، مودی نے ہند-چین تعلقات، روس-یوکرین جنگ، اور ہند-پاک تعلقات پر بات کی لیکن ان کے پوڈ کاسٹ کا زیادہ تر حصہ ٹرمپ کی تعریف کرنے کے لیے وقف تھا۔ غالباً اس کی ایک وجہ اپنے امریکی دورے کے دوران ہندوستان کے لیے کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر پانے کی وجہ سے شاید وہ ٹرمپ کی انا کو تسکین پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ صدر ٹرمپ کے بارے میں، انہوں نے ستمبر 2019 میں ہیوسٹن میں ہونے والے 'ہاؤڈی مودی' پروگرام کو یاد کیا جس میں ان کا کہنا تھا کہ صدر ٹرمپ اور میں دونوں وہاں تھے اور پورا اسٹیڈیم بھرا ہوا تھا... ہم دونوں نے تقریریں کیں اور وہ نیچے بیٹھ کر میری بات سن رہے تھے، یہ ان کی عاجزی تھی۔ گزشتہ سال جولائی میں ٹرمپ پر قاتلانہ حملے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا، "میں نے وہی لچکدار اور پرعزم صدر ٹرمپ کو دیکھا، جو اس اسٹیڈیم میں میرے ساتھ ہاتھ ملا کر چلتے رہے، وہ امریکہ کے لیے غیر متزلزل نظریہ رکھتے ہیں۔

ٹرمپ کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات کو یاد کرتے ہوئے، مودی نے کہا، "جس لمحے میں نے وائٹ ہاؤس میں قدم رکھا، وہ فوراً ہی مجھے وائٹ ہاؤس کے دورے پر لے گئے، میں نے دیکھا کہ وہ کوئی نوٹ یا کیو کارڈ نہیں پکڑے ہوئے تھے، اور نہ ہی کوئی ان کے ساتھ تھا جو کہ ان کی مدد کر سکے۔ اس کا ایک واضح مطلب یہ تھا کہ کس طرح امریکی سیاست داں امریکی صدارت کا کتنا احترام کرتے ہیں اور ساتھ ہی وہ امریکہ کی تاریخ سے کس قدر گہرا اور وسیع تعلق رکھتے ہیں اور اسے یاد رکھتے ہیں۔ مودی نے کہا کہ صدر جو بائیڈن کے جیتنے کے بعد چار سال گزر گئے، لیکن 'اس دوران جب بھی ہم دونوں کے کسی جاننے والے سے ٹرمپ کی ملاقات ہوئی اور ایسا درجنوں بار ہوا ہوگا، وہ کہتے تھے، 'مودی میرے دوست ہیں، ان کو میرا اسلام پیش کریں۔' اس قسم کا اشارہ یا تعلق دو سیاست دانوں میں بہت کم ہوتا ہے اگرچہ ہم برسوں ایک دوسرے سے ملے نہیں، لیکن ہمارے درمیان براہ راست اور بلاواسطہ اعتماد کا رشتہ برقرار ہے۔ ایک اچھے مذاکرات کار ہونے پر ٹرمپ کی جانب سے تعریف کیے جانے کے بارے میں پوچھے جانے پر، انہوں نے کہا، "یہ ان کی بہت مہربانی ہے کہ وہ مختلف مواقع پر میری تعریف کرتے ہیں، لیکن جب بات بات چیت کی ہو، میں ہمیشہ اپنے ملک کے مفادات کو ترجیح دیتا ہوں، اسی لیے میں کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے نہیں بلکہ نقصان نہ پہنچانے کے لیے کام کرتا ہوں۔" امریکہ میں ایلون مسک، جے ڈی وینس اور دیگر کے ساتھ اپنی ملاقاتوں کے بارے میں، انہوں نے کہا، "میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے صدر ٹرمپ کو ان کے پہلے دور میں بھی دیکھا ہے اور اب اس بار، وہ پہلے سے کہیں زیادہ تیار نظر آتے ہیں۔ مضبوط، قابل گروپ اور اپنی مضبوط ٹیم کے ساتھ، میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ٹیم صدر ٹرمپ کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی پوری اہلیت رکھتی ہے۔"

ہندوستان-چین تعلقات

مودی نے کہا کہ ہندوستان اور چین اب "حالات کو بحال کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں جیسے وہ 2020 سے پہلے تھے۔ یہ سچ ہے کہ ہمارے درمیان سرحدی تنازعات ہیں اور 2020 میں، ہمارے ممالک کے درمیان بڑی کشیدگی پیدا ہوئی، تاہم، ہم 2020 سے پہلے کے حالات کو بحال کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں، گو کہ اس میں کچھ وقت لگے گا۔ ہمارا تعاون صرف فائدہ مند نہیں ہے، یہ عالمی استحکام اور خوشحالی کے لیے بھی ضروری ہے۔" اور چونکہ 21 ویں صدی ایشیا کی صدی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان اور چین ایک صحت مند اور قدرتی انداز میں مقابلہ کریں۔ مقابلہ کوئی بری چیز نہیں ہے لیکن اسے کبھی بھی تنازعہ میں تبدیل نہیں ہونا چاہیے۔

روس-یوکرین جنگ

مودی نے کہا کہ روس-یوکرین جنگ تبھی ختم ہو سکتی ہے جب ایک مشترکہ قرارداد سامنے آئے اور جب یوکرین اور روس دونوں مذاکرات کی میز پر آئیں۔ میرے روس اور یوکرین کے ساتھ یکساں تعلقات ہیں اور میں صدر پوتن کے ساتھ بیٹھ کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ جنگ کا وقت نہیں ہے، اور میں صدر زیلنسکی کو یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ دنیا میں جتنے بھی لوگ آپ کے ساتھ کھڑے ہوں، میدان جنگ سے کبھی بھی کوئی قرارداد حاصل نہیں کی جا سکتی، اس کے لیے باہمی مذاکرات ہی واحد راستہ ہے۔

ہندوستان-پاکستان تعلقات

پڑوسی ملک پاکستان کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا: "بار بار، انہوں (پاکستان) نے ہندوستان کے ساتھ اختلاف کرنے کا فیصلہ کیا، انہوں نے ہمارے خلاف پراکسی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اور واضح طور پر وہ علاقائی اور عالمی سطح پر دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں۔ اور جب تک پاکستان دہشت گردی سے اپنا تعلق ختم نہیں کرتا ہے، تب تک ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات بہتر نہیں ہو سکتے۔" مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ انٹرویو پہلے سے طے شدہ پلاننگ کے تحت کیا گیا تھا، کیوں کہ گزشتہ دس سال میں پی ایم مودی نے کسی ہندوستانی صحافی سے بات نہیں کی ہے، اور نہ ہی کسی پریس کانفرنس سے خطاب کیا ہے۔ لیکن جتنا طویل وقت انھوں نے فریڈمین کو دیا اور جس طرح AI کی مدد سے ان کے جوابوں کا ترجمہ کیا گیا، انٹرویو کے ایڈٹ ہونے سے محض چند گھنٹوں بعد ہی صدر ٹرمپ نے انٹرویو کا لنک اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم Truth Social پر ڈال دیا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس انٹرویو سے کچھ خاص نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ انٹرویو میں جس طریقے سے پی ایم مودی نے صدر ٹرمپ کی تعریفوں کے پل باندھ دیئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس وقت ہندوستان امریکہ کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا ہے۔ کیونکہ نہ ہی اپنے امریکی دورے کے دوران اور نہ ہی اس انٹرویو میں پی ایم مودی نے ہندوستانی اشیا کی برآمدات پر امریکہ کی جانب سے محصولات بڑھانے پر کوئی تبصرہ کیا، اور نہ ہی ہند-امریکہ باہمی تجارت کے سلسلے میں بات کی اور نہ ہی ہند-پیسفک علاقے میں چین کے خلاف ہندوستان کے کسی ممکنہ رول پر کوئی بات کی۔ یعنی کہ کل ملا کر ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ انٹرویو صرف صدر ٹرمپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دیا گیا تھا، نہ کہ ہند-امریکہ تعلقات کو آگے لے جانے کی غرض سے۔

دراصل اپنے دوسرے دور صدارت میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جو رویہ اپنایا ہے اس نے عالمی سطح پر تمام ممالک اور سیاسی رہنماؤں کو ایک طریقے سے مضطرب کر دیا ہے، کیونکہ صدر ٹرمپ کا ہر اعلان بالکل غیر متوقع طور پر سامنے آتا ہے اور اس کے بعد اپنے نئے اقدام کی تائید میں وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ کسی کے بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے لیکن جیسا کہ ان کے ایک ناقد نے حال ہی میں تبصرہ کیا ہے کہ صدر ٹرمپ کی اول جلول باتوں کو غور سے سنا جائے تو اس میں ایک سچائی یا عملی پہلو صاف نظر آتا ہے۔ شاید ان کے ناقد کا اشارہ صدر ٹرمپ کے ماگا کیمپین کی طرف ہے جس کے ذریعے وہ ریاست ہائے متحدہ میں سرکاری فضول خرچی پر لگام کس کر امریکہ کو پھر دوبارہ دنیا کا سر فہرست ملک بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس خواہش کے لیے وہ جو فیصلے لے رہے ہیں وہ عام فہم سے باہر ہیں کیونکہ یہ پورا کھیل ایک کارپوریٹ فلسفے کے طور پر کھیلا جا رہا ہے جس میں کہ صدر ٹرمپ ایک ماہر کھلاڑی ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ کیا، کس طریقے سے حاصل کرنا ہے۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

نریندر مودی کو کس کس کا اوتار بنایا جائے گا؟

ہردن مذہب کو لے کر فٹبال کا میچ کہیں نہ کہیں کھیلا جا رہا ہے۔ کبھی سنبھل میں تو کبھی ناگپور میں۔ آپ اس فلم کو ضرور دیکھئے۔ طرح طرح کے باباؤں کے پیچھے جاتے ہجوم سے لے کر نریندر مودی کو اوتار قرار دینے کی بے چینی کا کھیل آپ سمجھ جائیں گے

رویش کمار

بی جے پی قائدین خاص کر وزیر اعظم ہند مودی کی چمچہ گری اور ان کی جھوٹی تعریف و ستائش کرنے والے انہیں ایک طرح سے اوتار سمجھتے ہیں۔ خود مودی جی نے اپنی پیدائش کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس کے بعد تو ان کو سب نے مان لیا ہے کہ وہ بڑے پہنچے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے تعلق سے یہاں تک کہا کہ ان کی پیدائش حیاتیاتی نہیں۔ بہر حال وزیر اعظم مودی کو اب اوتار قرار دیا جانا چاہئے لیکن مشکل یہ ہے کہ انہیں کس کا اوتار قرار دیا جائے۔ اسے لے کر ان کے حامیوں اور تکوے چاٹوؤں میں کہیں جنگ نہ چھڑ جائے۔ اب تو حساب رکھنا مشکل ہے کہ وزیر اعظم مودی کو کتنی بار اوتار قرار دینے کی کوششیں کی جاچکی ہیں۔ اس کا حساب رکھنے کے لیے بھی کسی کیلکولیٹر کو اوتار لینا پڑے گا یہ سب کیوں کیا جا رہا ہے۔ کیا اس لیے کہ جب نیتا کی شکل میں ان کا اثر گھٹنے لگ جائے تو دیوتا کی شکل میں اثر بنا رہ جائے۔ عوام کو مسلسل الجھن میں پھنسا کر رکھا جا رہا ہے۔ لوک سبھا انتخابات کے دوران وزیر اعظم مودی نے کہہ دیا کہ انہیں یقین ہے کہ ایشور نے کسی مقصد کے تحت انہیں (مودی کو) اس دنیا میں بھیجا ہے۔ لوک سبھا میں اوڈیشہ سے تعلق رکھنے والے ایک ایم پی پردیپ پروہت نے وزیر اعظم مودی کے بارے میں کہا کہ پچھلے جنم میں وہ شیواجی تھے۔ پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ایک بابا ایک سنت کے حوالے سے کہا کہ ملک کے موجودہ وزیر اعظم نریندر مودی جی ہیں۔ وہ پچھلے جنم میں مہاراج چھترپتی شیواجی تھے۔ اکتوبر 2018ء میں مہاراشٹرا بی جے پی کے ترجمان واگھ نے مودی کو وشنو کا گیارواں اوتار قرار دیا۔ آج تک ان کے ٹویٹر ہینڈل پر یہ پوسٹ سب سے اوپر دیکھا جاسکتا ہے۔ انہیں وزیر اعظم مودی سمیت بی جے پی کے کئی لیڈر فالو کرتے ہیں۔ اب بی جے پی کے ایم پی انہیں پچھلے جنم میں شیواجی بتا رہے ہیں۔ اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ وہ وشنو کے اوتار ہیں یا پچھلے جنم میں شیواجی تھے۔ اسی بی جے پی کے دلی کے لیڈر جئے بھگوان گوئل نے جب کتاب لکھی اور اس کا نام رکھ دیا "آج کے شیواجی نریندر مودی" تو ہنگامہ مچ گیا۔ یہاں تک کہ بی جے پی کو اس کتاب سے دوری اختیار کرنی پڑی۔ آج کے شیواجی نریندر مودی یہ کتاب تو جنوری 2020ء میں آگئی تھی۔ بی جے پی کے دہلی دفتر میں اس کی رسم اجرائی عمل میں آئی۔ یعنی جس وقت بنگال میں ان کے رابندر ناتھ ٹیگور جیسے دکھائی دینے کا تنازعہ چل رہا تھا اس وقت بی جے پی کے لیڈر جئے بھگوان گوئل اس کتاب میں وزیر اعظم مودی کا موازنہ شیواجی سے کر رہے تھے۔ لیکن انہیں بھی پتہ نہیں چلا کہ وزیر اعظم مودی ہی کل کے شیواجی ہیں۔ جئے بھگوان گوئل کی کتاب کے نام کو لے کر کافی برہمی کا اظہار کیا گیا جس میں شیوسینا، کانگریس اور این سی پی جیسی پارٹیوں نے تشویش کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ بی جے پی کے ہی رکن شویندر راجے بھوسلے اور اودین راجے جو شیواجی مہاراج کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اس کتاب کو واپس لینے کی مانگ کی۔ این سی پی سے چھگن بھوجبل نے مطالبہ کیا کہ اس کتاب کو واپس لیا جائے۔ آج وہی چھگن بھوجبل بی جے پی سے ہاتھ ملا چکے ہیں۔ اب کیا وہ اس بی جے پی رکن پارلیمنٹ کے بیان کی مذمت کریں گے۔ اس وقت جب کتاب آئی تو تنازعہ اس قدر بڑھ گیا کہ بی جے پی کو وضاحت کرنی پڑی کہ یہ کتاب پارٹی کی جانب سے شائع نہیں کی گئی، یہ مصنف کی رائے ہے۔ پرکاش جاوڈیکر نے کہا تھا کہ شیواجی ناقابل تقابل ہے اور اس کتاب سے ہمارا لینا دینا نہیں۔ تب پھر اس کی رسم اجراء پارٹی کے دہلی دفتر میں کیوں ہوئی؟ بی جے پی ترجمان نے صاف طور پر کہا کہ ہمارا اس کتاب سے لینا دینا نہیں اور اگر اس سے کسی کے جذبات مجروح ہوتے ہوں تو ہم اس کتاب کو واپس لے رہے ہیں۔ کتاب کا عنوان رکھ دیا گیا تو اتنا وبال مچ گیا۔ لیکن اب بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ لوک سبھا میں وزیر اعظم نریندر مودی کو پچھلے جنم میں شیواجی بتا رہے ہیں۔ کیا اس طرح کے بیان چلتے پھرتے دے دیے جاتے ہیں، شاید نہیں۔ جس طرح سے وزیر اعظم نریندر مودی کو طرح طرح کے اوتاروں سے جوڑا گیا ہے وہ ان کی سیاست کا ہی حصہ لگتا ہے اور خود کو ایک شکتی کی شکل میں پیش کرنے کی ان کی اپنی مرضی اور بے چینی کا اندازہ ہوتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کا اس رویہ سے لی گئی یہ تصویر صرف اتفاق ہوگی، ہوسکتا ہے کہ اس کے پیچھے کافی منصوبہ بندی ہوئی ہوگی تاکہ عوام اپنے ذہنوں میں اپنے نیتا کی ایسی ہی تصویر دیکھ سکیں اور نیتا کو اس کا وارث سمجھ سکے۔ نیتا کو پتہ ہے کہ عوام کس کس کو حد سے زیادہ چاہتی ہے اب وہ ان کی شبیہہ میں ڈھل کر عوام کے درمیان آنے لگا ہے۔ وزیر اعظم مودی کو لے کر بار بار طرح طرح کی باتیں سوشل میڈیا اور آئی ٹی سل کی جانب سے چلائی جاتی ہیں کہ مودی شیواجی کا ادھورا کام پورا کر رہے ہیں۔ جواب میں مورخین کہتے ہیں کہ شیواجی نے کبھی مسلمانوں کو سیاسی طور پر ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ان کی فوج میں مسلمان سپاہی بھی تھے اور جنرل بھی۔ غنیمت ہے کہ مہاراشٹرا کے کسی رکن پارلیمنٹ نے نہیں کہا کہ شیواجی نے نریندر مودی کی شکل میں دوسرا جنم لیا ہے۔ ایک بابا کے حوالے سے پردیپ پروہت نے کہہ دیا۔ اس ملک میں اتنے سارے بابا ہیں کسی نے یہ بات نہیں کی۔ وزیر اعظم مودی خود کتنے باباؤں کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ انہوں نے بھی یہ بات نہیں کی۔ حال ہی میں بھاگیشور ناتھ گئے کیا اس بابا کو بھی نہیں دکھائی دیا کہ نریندر مودی پچھلے جنم میں شیواجی تھے؟ کیا تمام باباؤں میں اوتار کو دیکھنے کی طاقت نہیں ہوتی؟ کمبھ بھی گئے تھے وزیر اعظم وہاں تو سارے سنتوں کا مجمع تھا کم سے کم وہیں یہ تصدیق ہوجاتی کہ مودی کس کے اوتار ہیں۔ اس جنم سے پہلے پچھلے جنم میں وہ کیا کیا تھے اوڈیشہ کے بابا نے تو کمبھ میں جمع سارے باباؤں اور سنتوں کی صلاحیتوں کو پیچھے کر دیا۔ معاملہ کیا ہے؟ کیوں وزیر اعظم مودی کو اوتار کی شکل میں پیش کرنے کی جلدی رہتی ہے۔ کیا بی جے پی کو اب سمجھ میں آرہا ہے کہ 15 سال کی حکمرانی میں کام سے وزیر اعظم مودی کا اب بچاؤ نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے پہلے کہ عوام ان کے کام کا حساب مانگنے لگ جائے اپنی زندگی کی وجوہات کو سمجھ جائے اور جواب مانگنے لگ جائے آخر ہمارے ملک میں ہو کیا رہا ہے۔ بی جے پی کے ایم پی سمبت پاترا نے 2024ء لوک سبھا انتخابات سے پہلے کہہ دیا تھا کہ بھگوان جگناتھ تو خود مودی کے بھگت ہیں۔ تنازعہ کھڑا ہونا ہی تھا جب جواب نہیں ملا تو معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ سمبت پاترا نے تین دن کے لیے اپواس رکھ لیا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ اسی جلدی میں رام مندر کے افتتاح کے وقت بی جے پی نے ایک پوسٹر جاری کیا اس پوسٹر میں رام جی وزیر اعظم نریندر مودی کی انگلی پکڑ کر جا رہے ہیں کسی کا اعتماد یا مذہبی جذبات مجروح نہیں ہوئے لیکن اپنی تصویروں کے ذریعہ بار بار یہ تصور عوام میں پھیلایا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی دیوتاؤں کے اوتار ہیں۔ رام جی ان کی انگلی پکڑ کر چل رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اتنا کافی نہیں تھا کیا ضروری تھا کہ انہیں پچھلے جنم میں شیواجی بتایا جائے۔ اسے روکنا ہوگا ورنہ پتہ چلا کہ وزیر اعظم مودی کو پچھلے جنم میں شیواجی کے بعد مہارانا پرتاپ، رابندر ناتھ ٹیگور سے لے کر بھگت سنگھ بتانے کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کہہ دے کہ نہرو بھی یہی (مودی) تھے۔ ابھی تک سردار پٹیل پر دعویٰ نہیں ہوا، فوراً ہی کیا جاسکتا ہے۔ یہ تو عجیب سا ہوتا جا رہا ہے اور جب یہ اوتار ہی ہے تو ووٹ مانگنے کیوں جاتے ہیں کیا وہ ووٹ مانگنے والے پہلے اوتار ہیں؟ اوتار کو ہر سال بجٹ پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بیرونی دورے کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جادو کی چھڑی گھمائے اور پھر دیکھیے سب کے گھروں میں دس دس گرام سونا اور بیرون ملکوں سے لایا گیا 15 لاکھ روپئے۔ آج کے وقت جو کچھ ہو رہا ہے اس کا جواب صرف ایک بابا سے ہمیں ملتا ہے۔ برنچی بابا، راج شیکھر بسو کے ناول برنچی بابا پر ستیہ جیت رے نے فلم بنائی "مہاپرش" برنچی بابا تم جہاں بھی ہو فوری لوٹ آؤ اور پورے ملک پر چھا جاؤ تمہارا وقت تو اب آیا ہے۔ اس فلم میں برنچی ٹرین میں سفر کر رہے ہیں ایک یاتری سے کہتا ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلی کو گھڑی کر دوسری سمت میں گھماؤ اور دوسرے ہاتھ کی انگلی کو الٹی سمت میں گھماؤ اور پھر ساتھ ساتھ گھماتے رہو کبھی ایسے کبھی ویسے گھماؤ لیکن یاتری نہیں کر پاتا ہے تاہم بابا کسی طرح گھما کر دکھا دیتا ہے۔ چلتی ٹرین میں برنچی بابا سورج منظر عام پر لانے کا ڈرامہ کرتا ہے سورج نکلتے ہیں اور اسی اتفاق کو وہ اپنا کارنامہ بتاتا ہے۔ دیکھ کر حیران وکیل اس کے قدموں میں گر پڑتا ہے۔ برنچی بابا فلم میں دعویٰ کرتا ہے کہ جب کاشی نہیں رہا تھا تب وہ وہاں موجود تھے۔ شنکراچاریہ سے بات چیت کا قصہ سنانے لگ جاتا ہے کہ میں نے شنکر سے کہہ دیا کہ سچ بات کو لے کر جو کرنا ہے کیجئے لیکن یاد رکھئے گا کہ آپ کی بات کو بھی کاٹنے والا آئے گا اور اس ملک میں مذہب کو لے کر روز فٹ بال کھیلا جائے گا۔ فلم میں جو کچھ دکھایا گیا وہ کتنا صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ ہر دن مذہب کو لے کر فٹبال کا میچ کہیں نہ کہیں کھیلا جا رہا ہے۔ کبھی سنبھل میں تو کبھی ناگپور میں۔ آپ اس فلم کو ضرور دیکھئے۔ طرح طرح کے باباؤں کے پیچھے جاتے ہجوم سے لے کر نریندر مودی کو اوتار قرار دینے کی بے چینی کا کھیل آپ سمجھ جائیں گے۔ برنچی بابا فلم میں دعویٰ کرتا ہے کہ میں وقت کے پار ہوں کسی ڈور سے بندھا ہوا نہیں ہوں۔ گریٹ برنچی یہ بھی کہتا ہے کہ اس نے پلیٹو سے بحث کی ہے جس کی پیدائش 400 قبل مسیح میں ہوئی۔ عیسیٰ اور گوتم بدھ سے نام لے کر باتیں کرتا تھا۔ البرٹ آئنسٹائن کو E-mc2 سکھایا ہے۔ برنچی اپنے بارے میں کہتا ہے کہ وہ منو اور پراشا منی کو بھی جانتا ہے۔ بھاگیرت کو بھی جانتا ہے۔ ہر کسی کو جانتا ہے۔ یہاں تک کہ Neolythicman کو بھی جانتا ہے۔ فلم برنچی بابا 1965ء میں بنائی گئی تھی۔

سنیتا ولیمز: خلا میں نو ماہ کی آزمائش

مدیحہ فصیح

امریکی خلائی ایجنسی ناسا کے خلانورد سنیتا ولیمز اور بچ ولمور اپنے نو ماہ کے طویل مشن کے بعد، جو تکنیکی چیلنجز، شیڈول میں تبدیلیوں اور سیاست سے بھرپور تھا، عالمی خلائی اسٹیشن سے زمین پر واپس آگئے ہیں۔ ان دونوں نے، ناسا کے نک ہیگ اور روس کی روسکاسموس ایجنسی کے خلانورد الیکسانڈر گوربونوف کے ساتھ، 18 مارچ کو فلوریڈا کے تالاہاسی ساحل پر اسپیس ایکس کی "کروڈریگن" کیپسول کے ذریعے زمین پر محفوظ واپسی کی۔ یہ چاروں کرو-9 مشن کا حصہ تھے، جو ناسا اور اسپیس ایکس کے مشترکہ عمل کے تحت ایک معمول کی اسٹاف روٹیشن تھی۔ "کرو9 کیپسول کو ستمبر 2024 میں خلائی اسٹیشن کے لیے روانہ کیا گیا تھا، جس میں ہیگ اور گوربونوف دونوں سوار تھے اور دو خالی نشستیں سنیتا اور بچ کے لیے مخصوص کی گئی تھیں، جو جون 2024 سے خلائی اسٹیشن پر موجود تھے۔ سنیتا اور بچ کی زمین پر واپسی دنیا کے لیے اس لیے دلچسپ ہوئی کیونکہ کسی کو بھی ان کے خلا میں طویل قیام کی توقع نہیں تھی۔ غیر متوقع حالات کی وجہ سے ان کی واپسی میں رکاوٹ آئی۔ ناسا نے ان دونوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے فیصلہ کیا کہ بوئنگ اسٹارلائنر کیپسول کے ذریعے انہیں واپس نہیں لایا جا سکتا۔ آخرکار، انہوں نے ہیگ اور گوربونوف کے ساتھ اسپیس ایکس کی کرو-9 کیپسول کے ذریعے زمین پر واپسی کی۔ لیکن سنیتا اور بچ کا خلا میں قیام ریکارڈ قائم نہیں کر سکا۔ ان کا طویل مشن 286 دنوں پر ختم ہوا، جو عالمی ریکارڈ 437 دنوں سے کافی کم ہے، جو مرحوم روسی خلانورد والیری پولیاکوف کے نام ہے۔

سنیتا ولیمز اور بچ ولمور کے سفر کی ٹائم لائن:

سال 2024 5 جون: سنیتا اور بچ، دونوں خلا میں روانہ ہوئے اور اسٹارلائنر کے پہلے عملے کا حصہ بنے، جو پرپلشن سسٹم کے مسائل اور ہیلیم کے لیک کی وجہ سے متعدد تاخیرات کا شکار رہا۔ ان کے مشن کی مدت آٹھ دن ہونے کی توقع تھی۔

6 جون: وہ عالمی خلائی اسٹیشن پر محفوظ طریقے سے پہنچے، ان کی پرواز 27 گھنٹوں پر مشتمل تھی جس کے دوران خلائی جہاز کے پانچ تھرسٹرز نے کام نہیں کیا۔

11 جون: پرپلشن سسٹم کے مسائل اور ہیلیم لیک کی تحقیقات کے سبب ناسا نے ان کی زمین پر واپسی کو اسٹارلائنر کے ذریعے 18 جون تک مؤخر کر دیا۔

21 جون: ناسا نے بغیر کسی تاریخ کے اعلان کے ان کی واپسی کو دوبارہ مؤخر کر دیا۔

26 جون: تیسری تاخیر کی صورت میں اسٹارلائنر کے تکنیکی مسائل پر مزید سوالات اٹھنے لگے، اور لوگ فکر مند ہوگئے کہ دونوں خلانوردوں کو کس طرح واپس لایا جائے گا اور کیا اسپیس ایکس کے کروڈریگن" کو اس میں کردار ادا کرنا ہوگا۔

28 جون: ان کی واپسی مزید غیر واضح ہوگئی۔ ناسا نے کہا کہ ان کے قیام کی مدت زمین پر بوئنگ کی طرف سے کی جانے والی گراؤنڈ ٹیسٹنگ کے نتائج پر منحصر ہے تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ اسٹارلائنر زمین پر واپس جانے کے لیے محفوظ ہے۔

21 جولائی: دونوں خلانورد 45 دن عالمی خلائی اسٹیشن پر مکمل کرتے ہیں، جو اسٹارلائنر کی اسپیس اسٹیشن پر رہنے کی زیادہ سے زیادہ منظور شدہ مدت ہے۔ ناسا اور بوئنگ پرپلشن سسٹم کی تحقیقات اور سافٹ ویئر میں تبدیلیوں کے ساتھ تجربات جاری رکھتے ہیں۔

7 اگست: تکنیکی تحقیقات کے ایک ماہ کے بعد، بوئنگ اور ناسا کے عہدیدار اسٹارلائنر کے مسائل پر بحث کرتے ہیں۔ ناسا نے خدشہ ظاہر کیا کہ اسٹارلائنر خلانوردوں کی واپسی کے لیے محفوظ نہیں ہوگا۔

24 اگست: ناسا نے فیصلہ کیا کہ ان دونوں خلانوردوں کو "کروڈریگن" کیپسول کے ذریعے زمین پر واپس لایا جائے گا، جو ایک معمول کی خلانورد روٹیشن مشن "کرو9 کے تحت ہوگا جس کے نتیجے میں سنیتا اور بچ کو عالمی خلائی اسٹیشن پر آٹھ ماہ تک رہنا پڑا۔

6 ستمبر: اسٹارلائنر بغیر کسی خلانورد کے زمین پر واپس آگیا۔ اس نے محفوظ لینڈنگ کی حالانکہ ناسا نے اسے اپنے خلانوردوں کے لیے خطرناک قرار دیا تھا۔

29 ستمبر: اسپیس ایکس "کروڈریگن" کیپسول کے ذریعے ناسا کے "کرو9 مشن کے دو خلانورد خلا میں روانہ ہوئے۔ دو نشستیں خالی رکھی گئیں تاکہ سنیتا اور بچ کو 2025 میں واپس لایا جاسکے۔

سال 2025 29 جنوری: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اپنے قریبی مشیر، اور اسپیس ایکس کے سی ای او ایلون مسک سے کہتے ہیں کہ سنیتا اور بچ کو خلا سے جلد واپس لایا جائے۔ انہوں نے سابق صدر جو بائیڈن پر الزام لگایا کہ سیاسی وجوہات کی بنا پر انہوں نے ان دونوں کو خلا میں چھوڑ دیا تھا۔

30 جنوری: ناسا نے سنیتا اور بچ کو زمین پر واپس لانے کے منصوبے کی تصدیق کی۔

4 مارچ: ٹرمپ اور مسک کے الزامات کے بعد ناسا کے فیصلوں پر سوال اٹھے تو بچ نے خلا سے زمین پر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ انہیں نہیں لگتا کہ ناسا کے فیصلے میں سیاست کا کوئی دخل تھا۔ انہوں نے کہا کہ خلانورد ہونے کے ناطے، وہ ایک طویل مشن کے امکان کے لیے تیار تھے۔

14 مارچ: کرو-10 بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کے لیے روانہ ہوا۔

16 مارچ: کرو-10 کا عملہ خلائی اسٹیشن پر پہنچا۔

18 مارچ: سنیتا اور بچ، ناسا کے خلانورد نک ہیگ اور روسی خلانورد الیکسانڈر گوربونوو کے ہمراہ خلائی اسٹیشن سے روانہ ہوئے اور یوں زمین کی طرف 17 گھنٹے کا سفر شروع کیا۔

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ بلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow., Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

رمضان میں صحت مند رہنے کے لیے دانشمندانہ غذائی عادات

نازش احتشام اعظمی

تمہید

رمضان المبارک محض ایک مذہبی عبادت ہی نہیں، بلکہ یہ انسانی جسم اور ذہن کے لیے ایک جامع تربیتی مرحلہ بھی ہے جو خود نظم و ضبط، صبر اور برداشت کے عملی اظہار کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیق اس حقیقت کو ثابت کرچکی ہے کہ روزہ نہ صرف نظام ہاضمہ کو آرام فراہم کرتا ہے بلکہ میٹابولزم کے متوازن ہونے، خلیاتی سطح پر ڈیٹوکس (Detox) کے عمل کو متحرک کرنے، اور ہارمونیاتی (hormonal) نظم و نسق کو بہتر بنانے میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

تاہم، ان مثبت اثرات کو مکمل طور پر حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ روزے کے دوران ایک متوازن اور سائنسی بنیادوں پر مبنی غذائی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ سحری اور افطار میں غیر متوازن خوراک، زیادہ چکنائی، کاربوہائیڈریٹس یا مصنوعی اجزاء سے بھرپور غذا، توانائی کی سطح میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ، پانی کی کمی، اور میٹابولک عدم توازن (Metabolic Imbalance) جیسے مسائل کو جنم دے سکتی ہے۔

یہ مضمون جدید سائنسی تحقیق، طبی ماہرین کی سفارشات، اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رمضان کے دوران صحت مند غذائی عادات کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس میں غذائی اجزاء کی نوعیت، میٹابولک میکانزم، ہائیڈریشن کی اہمیت، اور متوازن غذا کی سائنسی بنیادوں پر مبنی تشریح شامل ہوگی تاکہ روزہ دار نہ صرف روحانی فوائد حاصل کرسکے بلکہ جسمانی صحت کو بھی برقرار رکھ سکے۔

رمضان میں متوازن غذا کی سائنسی اہمیت

سحری: میٹابولک استحکام کی کنجی

سحری دن بھر توانائی کی فراہمی اور میٹابولک توازن کے لیے نہایت اہم ہے۔ سحری کے دوران ایسے غذائی اجزاء کا انتخاب ضروری ہے جو آہستہ ہضم ہوں، بلڈ شوگر کو مستحکم رکھیں، اور جسم کو پانی کی کمی سے محفوظ رکھیں۔

1. پیچیدہ کاربوہائیڈریٹس (Complex Carbohydrates)

جو (Oats)، براؤن رائس، ملٹی گرین بریڈ اور دیگر مکمل اناج (Whole Grains) ہاضمے کی رفتار کو اعتدال میں رکھتے ہیں اور دن بھر توانائی کی فراہمی ممکن بناتے ہیں۔

سادہ کاربوہائیڈریٹس، جیسے سفید آٹا یا زیادہ شکر والے کھانے، بلڈ شوگر میں اچانک اضافہ اور کمی (Glucose Spikes) کا باعث بنتے ہیں، جس کے نتیجے میں کمزوری اور تھکن محسوس ہوسکتی ہے۔

2. پروٹین اور صحت بخش چکنائیاں (Proteins & Healthy Fats)

پروٹین سے بھرپور غذائیں، جیسے انڈے، دہی، دالیں، اور گری دار میوے (Nuts)، نہ صرف پٹھوں کے استحکام کے لیے اہم ہیں بلکہ طویل وقت تک پیٹ بھرے رہنے کے احساس کو بھی برقرار رکھتی ہیں۔

صحت مند چکنائیاں، جیسے زیتون کا تیل، ایوکاڈو، اور بادام، جسم میں توانائی کے دیرپا ذخائر کے طور پر کام کرتی ہیں اور ہارمونیاتی توازن کو مستحکم رکھتی ہیں۔

3. ہائیڈریشن اور الیکٹرولائٹس کا توازن

پانی کی مناسب مقدار (کم از کم 500-600ml) سحری میں لینا ضروری ہے تاکہ دن بھر پانی کی کمی سے محفوظ رہا جاسکے۔

پوٹاشیم سے بھرپور غذائیں، جیسے کیلے، کھجور اور ناریل پانی، جسم میں پانی کے توازن کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

کیفین والے مشروبات (چائے، کافی) سے پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ یہ ڈائیوریٹک (Diuretic) اثر رکھتے ہیں اور جسم سے پانی خارج کرتے ہیں۔

افطار: متوازن بحالی (Nutritional Recovery)

روزہ افطار کے وقت بلڈ شوگر کی سطح کم ہوتی ہے، جسے متوازن انداز میں بحال کرنا ضروری ہے۔ اچانک زیادہ مقدار میں چکنائی یا مٹھاس لینے سے انسولین کے غیر متناسب اخراج (Insulin Spike) کے باعث میٹابولزم پر منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

1. کھجور: قدرتی گلوکوز کا بہترین ذریعہ

نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق کھجور سے روزہ کھولنا سائنسی اعتبار سے بھی نہایت مفید ہے، کیونکہ کھجور میں موجود قدرتی مٹھاس بلڈ شوگر کو متوازن سطح پر بحال کرتی ہے۔

اس میں موجود فائبر ہاضمے کے عمل کو بہتر بناتا ہے، جبکہ پوٹاشیم، میگنیشیم، اور آئرن جیسے معدنیات جسمانی بحالی میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

2. ہلکی اور غذائیت بخش غذا

سوپ (Lentil Soup)، تازہ سبزیوں سے بنی سلاد، اور پروٹین سے بھرپور کھانے (گرلڈ چکن، مچھلی، یا دالیں) افطار کے لیے بہترین انتخاب ہیں۔

زیادہ چکنائی یا تلی ہوئی غذائیں (Deep Fried Foods) معدے پر بوجھ ڈالتی ہیں اور ہاضمے کے مسائل پیدا کرسکتی ہیں۔

3. ہائیڈریشن اور مشروبات

افطار کے بعد وقفے وقفے سے پانی پینا ضروری ہے تاکہ جسم میں پانی کی سطح بحال ہوسکے۔

ناریل پانی، جڑی بوٹیوں والی چائے (Herbal Tea) اور لیموں پانی جیسے قدرتی مشروبات جسمانی توازن کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

مصنوعی شربت اور سافٹ ڈرنکس سے پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ ان میں موجود چینی اور کیمیکل جسمانی افعال پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔

رمضان کے دوران متوازن غذائی عادات*

1. پروٹین، کاربوہائیڈریٹس اور چکنائی کا متناسب امتزاج

روزمرہ خوراک میں 40٪ پیچیدہ کاربوہائیڈریٹس، 30٪ پروٹین اور 30٪ صحت مند چکنائیاں شامل ہونی چاہئیں۔

فائبر کی زیادہ مقدار نظام ہاضمہ کو متحرک رکھتی ہے اور پیٹ کے بھاری پن سے بچاتی ہے۔

2. وٹامنز اور منرلز کا مناسب حصول

تازہ پھل، سبز پتوں والی سبزیاں (Spinach, Kale)، اور ڈیری مصنوعات کیلشیم، وٹامن ڈی، اور میگنیشیم فراہم کرتے ہیں، جو جسمانی صحت کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

خشک میوہ جات (بادام، اخروٹ) اومیگا 3 فیٹی ایسڈز کا بہترین ذریعہ ہیں، جو دماغی افعال کو بہتر بناتے ہیں۔

3. غیر صحت بخش غذائی عادات سے اجتناب

تلی ہوئی اور چکنائی والی غذائیں، بہت زیادہ چینی، اور کیفین والے مشروبات سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ بلڈ شوگر لیول اور انسولین کا توازن برقرار رہے۔

سونے سے پہلے زیادہ کھانے سے بدہضمی اور نیند کے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں، اس لیے ہلکی غذا کو ترجیح دی جائے۔

کلام آخر

رمضان میں دانشمندانہ غذائی عادات اختیار کرنا صرف وقتی فائدہ نہیں بلکہ طویل مدتی صحت کے لیے بھی نہایت اہم ہے۔ سحری اور افطار میں متوازن غذا، مناسب ہائیڈریشن، اور غیر صحت بخش کھانوں سے اجتناب جسمانی قوت، ذہنی چستی اور میٹابولک توازن کو برقرار رکھ سکتا ہے۔

یہ اصول صرف رمضان تک محدود نہیں، بلکہ اگر انہیں روزمرہ زندگی میں اپنایا جائے تو یہ مجموعی صحت کے فروغ میں غیر معمولی کردار ادا کرسکتے ہیں۔ لہٰذا، اعتدال، نظم و ضبط، اور متوازن غذا کے اصولوں کو اپناتے ہوئے ہم نہ صرف رمضان کی برکات سے مستفید ہوسکتے ہیں بلکہ اپنی جسمانی اور ذہنی صحت کو بھی طویل عرصے تک مستحکم رکھ سکتے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب کے نورانی کلمات تمسک۔۔

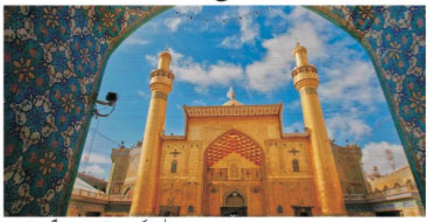

مولانا کمیل عباس النجفی

مشہور معروف ہے کلام علی ع کی تعریف۔ (دون لام الخالق وفوق لام المخلوقین)۔

وہ علی ابن ابی طالب ع جس کا کلام خدا کے نیچے تمام مخلوقات سے بلند بالا ہے۔

یاد رہے عزیزوں اس میں کوئی مبالغہ نہیں کیونکہ یہ وہی ہے۔ (القران الناطق) جس کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث ثقلین میں۔

امت مسلمہ کی نجات کا واحد طریقہ قران واہل بیت علیہم السلام سے متمسک رہنے میں ہے۔ قران اور اہل بیت علیہم کبھی جدا نہیں ہوسکتے۔ اس میں جدائی کرنے سے کفر لازم آجاتا ہے کیونکہ انکی جدائی سے یا قران کا انکار لازم آتا ہے یا اہل بیت علیہم السلام کا انکار لازم آتا ہے۔

یہی ۱۲ معصوم بنص قران قران کے عالم اور مفسر حقیقی ہیں۔

یہی قران کے ترجمان اور تاویل کا علم رکھنے والے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ جس کے بارے میں اللہ کے رسول ص نے فرمایا۔ (انا مدینۃ العلم وعلی بابہا)

جو سرچشمہ علم وہدایت ہوں وہی نورانی کلمات کا مالک ہوسکتا ہے۔

جیسا کے تاریخ گواہ ہے جب خوارج کے ساتھ جنگ ہوئی تو خوارج نے آواز بلند کی۔ (حسبنا کتاب اللہ)

ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔

مولا علی ع دیکھا یہ ایک فتنہ کرنا چاہتے ہیں تو فرمایا۔

(ذا القران کتاب بین لیدیم انما وخط مستور بین الدفتین لا ینطق بلسان ولا بد من ترجمان وانما ینطق عن الرجال)

مولا علی ع نے فرمایا۔

یہ قران جو دو جلدوں کے درمیان میں موجود ہے صامت ہے اس کے لئے ناطق قران کی ضرورت ہے اور وہ ہم آل محمد علیہم السلام ہیں۔

مولا علی ع کی ذات اقدس نقطہ ہے اگر عربی زبان میں نقطہ نہ ہو تو حروف میں تمیز نہیں ہوسکتی اور کلمات مبہم اور مجمل رہ جائیگیں۔ ذات علی ع ہے جو قران کے حقیقی مراد و معارف بیان فرما سکتے۔

مولا علی ع کا کلام قران کی طرح جس میں فصاحت وبلاغت پائی جاتی ہے اور اس کی گواہی دشمنوں نے بھی دی۔

یک شخص معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟

جواب دیا۔ اس کے پاس سے صاحب فصاحت وبلاغت ہے۔

معاویہ نے پلٹ کر کہا۔ (یا ابن اللخناء لعلی تقول ذا؟! ول سن الفصاح لقریش غیر۔)

قریش میں مولا علی ع جیسا کوئی صاحب فصاحت وبلاغت نہیں تھا۔

مولا علی ع کی فصاحت وبلاغت کی یک مشہور ومعروف کتاب۔۔۔ نہج البلاغہ۔۔۔

اس میں وہی قضایا پاے جاتے ہیں جیسے قران میں۔

۔۔۔ چندکی طرف اشارہ۔۔۔

ا۔ معرفت توحید ومعاد ومبدأ و منتھی۔ (أول الدین معرفت)۔

۲۔ قصص الانبیاء ع عبرت اور تنبیہ کے لیے بشریت کی ہدایت کے لیے۔

۳۔ قران کی عظمت اور اس کے اسرار اور اس سے تمسک وسیلہ ہدایت ونجات ہے

۴۔ اہل بیت علیہم السلام کا اصطفاء اور تمام لوگوں پر فضیلت وبلندی اور خدا تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں۔

۵۔ انسانوں کے حالات دنیا اور آخرت کے مراحل۔

۶۔ راہ خدا میں جہاد کرنا اور جہاد کے آداب اور یک دوسرے کی مدد کے طریقے اور شھادت کی منزلت۔

۷۔ تقوی اور عمل صالح و زھد وتہذیب النفس کی نصیحت۔

والا امیر المؤمنین علی ع کی ذات اقدس بہت بلند وبالا ہے کہ مجھ جیسا ادنہ سا طالب علم ان ع کی تعریف کرسکے۔

☆☆☆☆

وقف املاک کی شرعی حیثیت: مسلمان اس سے کبھی دست بردار نہیں ہوسکتے ہیں

ڈاکٹر خان محمد رضوان

اسلام میں وقف کا تصور کار خیر اور عبادت کا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں کسی بھی جائداد کو کار خیر کے لیے روک لینا کہ اسے بیچا خریدا، کسی کو تحفے میں دیا یا وراثت میں تقسیم کیا نہیں جائے وقف ہے۔ وقف قدیم اسلامی اصطلاح ہے، یہ دور جدید کا گڑھا ہوا یا کوئی مفروضہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وقف کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کو رضائے الٰہی کا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ وقف کی زمین یا املاک کا مالک اللہ ہے اور اس کا تحفظ مسلمانوں کی ذمے داری ہے کہ اس سے امت مسلمہ کی فلاح وبہبود ہوسکے اور بھلائی کا کام لیا جاتا رہے۔

بہت سارے لوگ اس کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھنے میں کوتاہی برتتے ہیں۔ حقیقت میں وقف کو اسلامی سماجی و اجتماعی اور اقتصادی ڈھانچے میں ایک اہم حیثیت حاصل ہے۔ اس کے مختلف النوع استعمال سے سماجی ترقی اور اصلاحات کیے جاسکتے ہیں۔ جیسے فقراء، مساکین اور محتاجوں کی مدد بلکہ علمی وتعلیمی ادارے، مساجد، ہسپتال کا قیام۔ دیگر فلاحی و اصلاحی منصوبے بھی بروے کار لائے جاسکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آزادی کے بعد سے ابتک مسلمانوں نے اس جانب کوئی توجہ نہیں دی، بلکہ وہ اس جانب سنجیدہ ہی نہیں ہوئے۔ جس کا خمیازہ آج امت کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ جب کوئی مسلمان کسی اپنی کسی املاک کو کار خیر کے لیے وقف کرتا ہے تو پھر وہ اس کا مالک نہیں رہتا۔ اس کے استعمال کا مقصد اللہ کی رضا اور مخلوق کی خدمت قرار پاتا ہے۔

اس بات کو ذہن نشیں رکھنا چاہیے کہ وقف املاک کی اساس قرآن وسنت اور اجماع امت پر ہے۔ کسی اور پر نہیں، جب کہ ہم میں سے کچھ لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ 2- آیت: 261 میں فرمایا: "تم جو مال اللہ کی رضا کے لیے خرچ کروگے، تمہیں اس کا بہترین اجر ملے گا۔"

اس آیت سے صاف طور پر یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ وقف صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا جاتا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ وقف کے اصول کیا ہیں۔ تو یہ بات بھی اچھی طرح سے گوش گزار کرلینی چاہیے کہ اوقاف کا استعمال ہر حال میں وقف کرنے والوں کی منشا کے مطابق کیا جاتا ہے، کسی بھی صورت میں خلاف منشا استعمال ناجائز اور گناہ ہے۔ ان کی پابند کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اوقاف چونکہ خالص ان کی اپنی امانت اور ان کے بزرگوں کی جائیداد ہیں جو امت کے فلاح کے لیے وقف کی گئی ہیں۔ اس پر کسی حکومت یا کسی فرد کو قبضہ شرعاً اور اخلاقاً جرم مانا جائے گا۔ اگر کوئی حکومت اس پر قبضہ کرتی ہے تو وہ مجرم ہوگی اور اسے غاصب قرار دیا جائے گا۔ وہ اس لیے کہ وقف کی ملک ہمیشہ مخصوص مقصد کے لیے مختص کی جاتی رہی ہے۔ حتیٰ کہ وقف کرنے والا وقف کرنے کے بعد اپنی ملک واپس لینا چاہے تو نہیں لے سکتا۔ کیوں کہ اب وہ اپنی اس ملک کا مالک نہیں رہا، وہ ضرورت مندوں کی ملک ہوگئی ایسی صورت میں کسی حکومت کو اس پر قابض کیسے ہوتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس لیے وقف کے ذمے داران کو چاہیے کہ وہ وقف کی املاک کا فائدہ امت کے ضرورت مندوں کو پہنچائیں ورنہ وہ گنہ گار ہوں گے۔ ذمے داروں کو چاہیے کہ امت کی ناخواندگی دور کرنے کے لیے تعلیمی ادارے قائم کریں، رفاہ عامہ کی غرض سے ہسپتال کھولے جائیں، بے سہاروں کو تعلیم یافتہ کرنے کے لیے یتیم خانے کھولے جائیں وغیرہ وغیرہ۔ وقف کی ملکیت کے تعلق سے اہم بات یہ بھی ہے کہ وقف کرنے والے کی ملکیت وقف کی چیز سے کبھی ختم نہیں ہوتی، بلکہ صرف اس کا استعمال خاص مقصد کے لیے کرنا مقصود ہے۔ وقف کی ملکیت کا تعلق کسی انسان سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کا تعلق صرف اور صرف اللہ کے ہوتا ہے اور اس کا استعمال امت کی فلاح وبہبود کے علاوہ ذاتی مقصد کے لیے نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بھارت میں وقف کی چیزوں کے انتظام وانصرام کے لیے جو نظم صدیوں سے چلا آرہا ہے وہ شفاف نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگ اس میں شامل ہیں جو سیاسی اعتبار سے رسوخ کی بنیاد پر اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ

اس انتظامیہ کمیٹی کی ذمے داری شرعی طور پر صرف وقف کی املاک کی دیکھ بھال کرنا اور اس سے حاصل شدہ فوائد کا صحیح استعمال کرنا ہے۔ ان صحیح کام وقف کے مقاصد کی جائز تکمیل ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ یہ انتظامیہ وقف کے اصولوں کے مطابق ہو جو شرعی روح کو بچاتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہو۔ دیکھا جائے تو وقف کے املاک کا شرعی استعمال صرف راہ خدا یعنی رفاہ عامہ کے لیے ہو، اس کا استعمال کسی ذاتی مفادات کی تکمیل کے لیے نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ اصولاً یہ طے ہے کہ وقف کی ملکیت صرف اسی مقصد کے لیے استعمال کی جائے گی جس کے لیے اسے وقف کیا گیا تھا۔ اگر اجتماعی فائدے کے لیے اس میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی کی ضرورت محسوس کی جائے تو یہ تبدیلی بھی شرعی اصولوں کے مطابق کی جائے گی۔ ذمے داران وقف املاک یا حکومت کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مگر امت اس نظریے پر بھی قائم نہیں رہی جس کے نتیجے میں وقف املاک اونے پونے، خرد برد کی جاتی رہی اور پوری امت اس جانب سے بے نیازی کیفیت میں رہی مگر حالی نے درست ہی کہا تھا کہ:

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

یہ بات سمجھ سے پرے ہے کہ آزادی کے پچھتر سال گزر جانے کے بعد بھی افسوس کہ امت کی کوئی جماعت یا کسی گروہ نے بھی اس جانب وقف کی املاک کی حفاظت کے لیے فکر مند نظر نہیں آیا جب کہ پوری امت جانتی ہے کہ وقف کی املاک کی حفاظت اور نگہداشت کس حد تک ضروری ہے اور یہ مسئلہ کتنا حساس ہے باوجود اس کے امت کی اجتماعی غفلت سمجھ سے بالاتر ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ شریعت کے احکام کے مطابق اگر کسی نے وقف کی املاک کو ضائع کیا یا ان کا غلط استعمال کیا تو وہ اس کے لیے جوابدہ ہوگا۔ یہاں یہ بات بھی شامل کرنا چاہیے کہ اگر کسی نے وقف املاک کو ضائع ہونے دیا اور اس کے تحفظ کے لیے آگے بڑھا تو نہ صرف یہ کہ ایک فرد بلکہ پوری امت جوابدہ ہوگی۔ مگر افسوس صد افسوس کہ وقف کی موجودہ صورت حال ناگفتہ بہ ہے۔ جس کی جانب سے پوری امت بے فکری کا شکار ہے۔ اس وقت وقف کے تعلق سے حکومتی سطح پر جس طرح کی اقدامات کی جانے کی بات کی جارہی ہے وہ نہ صرف خطرناک ہیں بلکہ امت کو اس کے جائز حق سے محروم کردینے کی سازش ہے اور امت کو اس کے حق سے دستبردار کرنے کی بھی کوشش ہے۔ لہٰذا ایسے پرآشوب دور میں مل کر حکمت عملی کے ذریعے سے حل نکالنا ضروری ہے۔

امت کے ایک ایک فرد کا یہ ایمان اور یقین ہونا چاہیے کہ وقف املاک شریعت کی رو سے پاک اور جائز ملک ہے جس پر پورا پورا حق صرف اور صرف امت کے ضرورت مندوں کا ہے۔ جس کے ذریعے سے امت کے کمزوروں کی فلاح کا سامان کر کے اللہ کی رضا حاصل کی جاتی ہے۔ جس کی حفاظت جان و مال کی حفاظت کے مترادف ہے۔ اور جس کی حفاظت کرتے ہوئے جاں بحق ہوجانا راہ خدا میں شہادت کے درجے سے کم نہیں ہے۔ وقف کی املاک کی حفاظت کرنا اور اس کے اصولوں کی پیروی کرنا احکام شریعت کی پیروی کرنا ہے۔

وقف بورڈ

املاک وقف کے تحفظ کے لیے قانونی طور پر ایک ادارہ تشکیل دیا گیا جسے وقف بورڈ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک اصولی اور قانونی ادارہ ہے جس کا روز اول سے صرف ایک ہی مقصد ہے وقف املاک کا تحفظ اور اس کی دیکھ ریکھ کرنا ہے۔ دراصل نظام وقف مسلمانان ہند کے لیے ایک اہم موثر ادارہ ہے جس کو اگر صحیح طریقے سے چلایا جائے تو ملک وملت کے بڑے بڑے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے بورڈ کے ذمے داران کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے آج بورڈ مسلمانوں کے دائرہ اختیار سے چھین نے کی کوشش کی جارہی ہے۔ در حقیقت ہمارے بزرگوں نے اسے خصوصی طور پر وقف املاک کو منظم کرنے اور اس کے تحفظ کے لیے تشکیل دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ملک بھر کی ریاستوں میں وقف املاک کی انتظامیہ کا قیام عمل میں آیا، کیوں کہ آزادی کے بعد ایک اہم مسئلہ وقف املاک کا تحفظ بھی تھا کیوں ہمارے بزرگوں کی سینکڑوں ایکڑ زمینیں اور غیر محدود چیزیں یہاں موجود تھیں خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں مسلمان بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ جس کی حفاظت کے لیے بورڈ کو بطور نگراں قائم کیا گیا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو اتنے حساس اور اہم مسئلہ کو امت نے کبھی سنجیدگی سے نہیں لیا ورنہ عین ممکن تھا کہ صرف بورڈ کے سہارے ہی امت کے لیے غیر معمولی کام انجام دیے جاسکتے تھے۔ جو صرف خواب ہی رہا، جب کہ بورڈ کی یہ ذمے داری تھی کہ وہ وقف املاک کی دیکھ بھال تندہی اور ایمانداری کے ساتھ کرتا۔ جس میں ہزاروں مساجد ہیں، لاتعداد زمینیں ہیں، مدارس، خانقاہیں اور قبرستان وعیدگاہیں ان کی نگرانی بورڈ کی اہم ذمے داری تھی جو نہ کرسکا۔ آج سب سے اہم مسئلہ قانونی چارہ جوئی کا ہے، لہٰذا بورڈ کا کام یہ تھا کہ وہ ایماندارانہ طور پر وقف املاک کے قانونی تحفظ کو یقینی بناتا تھا جو دستاویزات کا پلندہ ہی بن کر رہا اور ہوا کچھ بھی نہیں، اس کے علاوہ اس بات کی یقین دہانی بھی ضروری تھی کہ املاک کا غلط استعمال نہ ہو۔ مگر یہی کام سب سے زیادہ ہوا، اپنوں نے بھی کیا اور غیروں کو بھی اس سے خوب خوب فائدہ پہنچا۔ اس بورڈ کا ایک اہم کام یہ بھی تھا کہ وقف املاک کے قانونی مسائل پر امت کے ذمے داروں سے مشورہ کے بعد اس کے حل کے لیے مثبت اقدامات کیے جاتے جو کہ نہیں کیے گئے۔ ایک اور اہم اور سنگین مسئلہ وقف املاک سے ہونے والی آمدنی کا بھی ہے، مگر ذمے داران نے وقف کی آمدنی کا مناسب اور جائز استعمال نہیں کیا ہے۔ کیوں کہ ذمے داران سیاست کے شیر اثر منتخب ہوکر آتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی ذات کے حق میں سوچنے کے علاوہ وقف کے تعلق سے بے فکر رہے جس کی وجہ سے وقف سے ہونے والی آمدنی کا صحیح خرچ آج تک نہ ہوسکا سب اونے پونے ہوتا رہا ہے۔ اور آج بھی ہوتا رہے گا۔ مستقبل قریب کے بھی حالات اچھے نہیں ہے۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے۔

راہ دور عشق میں روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وقف سے متعلق صحیح طور پر قانونی مشورے نہیں کیے گئے اگر کیے بھی گئے ہوں گے تو وہ رسمی ہی ہوں گے۔ بحیثیت امت مسلمانوں کو کسی بھی معاملے میں اصولی زندگی بسر کرنا چاہیے۔ یہ واضح ہے کہ وقف بورڈ شرعی اصولوں کے مطابق وقف کے نظام کی پیروی کرتا ہے اور اپنی سرگرمیوں کو شریعت کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وقف کا انتظام ایک منتخب کمیٹی یا بورڈ کے ذریعے کیا جاتا ہے، جس میں وقف املاک کے ماہرین، علماء ، اور قانونی مشیر شامل ہوتے ہیں۔ یہ بورڈ ریاست کی سطح پر کام کرتا ہے اور وقف کی املاک کی نگرانی کے لیے ملک کی تقریباً ریاستوں میں اپنے ذیلی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

(جاری)

☆☆☆☆☆

سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے ونٹانگیا کے لئے جھیلا تھا مقدمہ

خوش حال ہیں اور ترقی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں

لکھنؤ/گورکھپور۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے یہاں تک کہ ونٹانگیا لوگوں کو تعلیم کے ذریعے سماج کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کے لیے قانونی جنگ کا سامنا کیا۔ رام گنیش کے مطابق، 2009 میں، یوگی کے ساتھی جنگل تکونیا نمبر تین میں ایسبیسٹس کی چادروں کا استعمال کرکے ونٹانگیا بچوں کے لیے ایک عارضی اسکول بنا رہے تھے۔ محکمہ جنگلات نے اس کارروائی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ایف آئی آر درج کرائی۔ یوگی نے اپنے دلائل سے محکمہ کو خاموش کروایا اور عارضی اسکول بنایا جاسکتا ہے۔ یوگی حکومت کے غیر معمولی آٹھ سالوں میں ونٹانگیا بھی سب سے خوش لوگوں میں شامل ہیں۔ جنگلوں میں رہنے والے یہ لوگ آزادی کے بعد سے نظر انداز اور دکھی حالت میں تھے۔ ایک وقت تھا جب وہ ریونیو ریکارڈ میں شہری کا درجہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتے تھے؛ یوگی حکومت نے آٹھ سالوں میں ان کی ساری تکلیفیں دور کردیں۔ انہیں مختلف سرکاری اسکیموں کے تحت ڈھانپ کرانہیں سماج اور ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑا گیا ہے۔ جنگل میں رہنے والوں کی دنیا ترقی کی طرف گامزن ہوتے ہی قوم اور دنیا کی نظروں میں آگئی ہے۔ ونٹانگیا، جو کبھی جھونپڑیوں میں رہنے پر مجبور تھے، اب یوگی حکومت کے تحت پکے مکانوں میں رہتے ہیں۔ جہاں تعلیم کی روشنی دور تھی اب بچے سمارٹ کلاسز والے سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ جنگل کے بیچ میں واقع ونٹانگیا گاؤں کے لوگوں کے نجات دہندہ ہیں۔ سو سال سے زیادہ گمنامی اور بدحالی کے بعد انہیں ایک مضبوط شناخت اور حقوق دلانے اور انہیں ترقی کی رفتار پر چلنے کا سہرا وزیر اعلیٰ یوگی کو جاتا ہے۔ ان کا رشتہ اٹوٹ ہے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی کوششوں کی وجہ سے گورکھپور۔ مہاراج گنج کے 23 ونٹانگیا گاؤں اور ریاست کی تمام قبائلی بستیوں میں ترقی اور حقوق آئے ہیں۔ یوگی حکومت کے آٹھ سالہ دور کو بھی ونٹنگیہ گاؤں کی بحالی کے لیے وقف کیا گیا ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے پارلیمانی دور میں ونٹنگیوں کے لیے جدوجہد شروع کی تھی، لیکن اس جدوجہد کے نتائج زمین پر اس وقت نظر آنے لگے جب وہ 2017 میں وزیر اعلیٰ بنے تھے۔ چیف منسٹر کے طور پر ان کے آٹھ سال کے دوران، ونٹانگیا برادری کا سو سال سے زیادہ کا درد مٹ گیا۔ سی ایم بننے کے بعد، اپنے دور اقتدار کے پہلے ہی سال میں، انہوں نے ونٹنگیہ گاؤں کو ریونیو گاؤں کا درجہ دیا۔ جیسے ہی انہیں ریونیو ولیج قرار دیا گیا، یہ جنگلاتی دیہات ان تمام سہولیات کے حقدار بن گئے جو ایک عام شہری کو ملتی ہیں۔ اپنے دور میں، انہوں نے ونٹانگیا گاؤں کو رہائش، بیت الخلا، سڑکیں، بجلی، پانی، اسمارٹ کلاسز والے اسکول، آنگن واڑی مراکز اور آر او واٹر مشینوں جیسی سہولیات کا احاطہ کیا ہے۔ انگریزوں کے دور میں جب ریلوے ٹریک بچھایا جا رہا تھا تو سلیپر بنانے کے لیے جنگلات سے بڑی تعداد میں ساگوان کے درخت کاٹے گئے۔ اس کی تلافی کے لیے برطانوی حکومت نے غریب بے زمین مزدوروں کو نئے سال کے درخت لگانے اور ان کی دیکھ بھال کے لیے جنگل میں بسایا۔ ساکھو کے جنگلات کے قیام کے لیے برما کا "تانگیہ طریقہ" استعمال کیا جاتا تھا، اس لیے جن لوگوں نے جنگل میں رہتے ہوئے یہ کام کیا انہیں ونٹنگیہ کہا جاتا تھا۔ ان کی پانچ کالونیاں 1918 میں گورکھپور کے کسمھی جنگل کے پانچ علاقوں میں قائم کی گئی تھیں، یعنی جنگل تنکونیا نمبر تین، راجہی کھلے ٹولہ، راجہی نرسری، امبگ نرسری اور چلبلوا۔ اس کے آس پاس ان کے 18 گاؤں مہاراج گنج کے جنگلات میں مختلف مقامات پر آباد تھے۔ اگرچہ ملک 1947 میں آزاد ہوا لیکن ونٹنگیوں کی زندگی غلامی جیسی ہی رہی۔ جنگل میں آباد ہونے والی اس برادری کے پاس ملک کی شہریت بھی نہیں تھی۔ بحیثیت شہری دستیاب سہولیات تو دور کا خواب تھا۔ جنگل میں جھونپڑی کے علاوہ کسی اور تعمیر کی اجازت نہیں تھی۔ درختوں کے پتے توڑ کر بیچنے اور مزدوری کرنے کے علاوہ معاش کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ محکمہ جنگلات کی طرف سے وقتاً فوقتاً جنگلات سے بے دخلی کا خدشہ بھی رہتا ہے۔ جب جنگل سال کے درختوں سے بھر گیا تو محکمہ جنگلات نے اسی کی دہائی میں ونٹنگیوں کو جنگل سے نکالنے کا عمل شروع کیا۔ تکونیا نمبر تین کے ایک بوڑھے شخص چندر جیت کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں محکمہ جنگلات کی ٹیم 6 جولائی 1985 کو تنکونیا نمبر تین کے جنگل میں پہنچی۔ نہ کوئی گھر، نہ کوئی زمین کہیں اور، ونٹنگیہ لوگ آخر کہاں جائیں گے؟ انہوں نے جنگل چھوڑنے سے انکار کردیا جس کے بعد محکمہ جنگلات نے فائرنگ کردی۔ اس واقعہ میں پردیشی اور پنچونامی جنگل میں رہنے والے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 28 لوگ زخمی ہوئے۔ اس کے بعد بھی محکمہ جنگلات کی سختی جاری ہے۔ اس سختی میں اس وقت نرمی آئی جب یوگی آدتیہ ناتھ نے ایم پی بننے کے بعد 1998 سے ونٹنگیوں کی دیکھ بھال کی۔ سال 1998 میں یوگی آدتیہ ناتھ پہلی بار گورکھپور کے ایم پی بنے تھے۔ اس کے نوٹس میں آیا کہ نکسل ونٹنگیہ بستیوں میں اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نکسلی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے، اس نے سب سے پہلے ان بستیوں میں تعلیم اور صحت کی خدمات فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کام کے لیے ان کی قیادت والی مہارانا پرتاپ شکشا پریشد کے اداروں، ایم پی کرشک انٹر کالج اور ایم پی پی جی کالج جنگل دھوسر اور گورکھ ناتھ مندر کے زیر انتظام گرو شری گورکھ ناتھ اسپتال کی موبائل میڈیکل سروس کو تعینات کیا گیا تھا۔ یہ کوششیں، جو 2003 میں جنگل تنکونیا نمبر تھری ونتانگیہ گاؤں میں شروع ہوئی تھیں، 2007 تک ٹھوس شکل اختیار کرنے لگیں۔ اس گاؤں کے راشن ڈیلر رام گنیش کا کہنا ہے کہ ونتانگیہ اہلیہ تھے، مہاراج جی (اس طرح ونتانگیہ برادری یوگی آدتیہ ناتھ کو کہتے ہیں) لوگوں کو بچانے کے لیے رام بن کر یہاں آئے تھے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے یہاں تک کہ ونتانگیا لوگوں کو تعلیم کے ذریعے سماج کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کے لیے قانونی جنگ کا سامنا کیا۔ رام گنیش کے مطابق، 2009 میں، یوگی کے ساتھی جنگل تکونیا نمبر تین میں ایسبیسٹس کی چادروں کا استعمال کرکے ونتانگیا بچوں کے لیے ایک عارضی اسکول بنا رہے تھے۔ محکمہ جنگلات نے اس کارروائی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ایف آئی آر درج کرائی۔ یوگی نے اپنے دلائل سے محکمہ کو خاموش کروایا اور عارضی اسکول بنایا جاسکتا ہے۔ ہندو ودیا پیٹھ نام کا یہ اسکول آج بھی یوگی کی جدوجہد کا گواہ ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے سال 2009 میں ونتانگیا گاؤں تکونیہ نمبر تین میں دیوالی منانا شروع کیا تھا، یہ روایت ان کے وزیر اعلی بننے کے بعد بھی جاری ہے۔

پرتاپ گڑھ: تبدیل مذہب کے الزام میں تین گرفتار

پرتاپ گڑھ:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع پرتاپ گڑھ میں مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے اور تبدیل مذہب کے الزام میں پولیس نے پیر کو تین افراد کو گرفتار کیا ہے۔ موصول اطلاع کے مطابق مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے، مذہبی تبدیل کے الزام میں مطلوب تین ملزمین سونو عرف جے پرکاش، مونو کمار ولد گن بدری پرساد باشندہ گرام لبیدا تھانہ پٹی اور رام سکل یادو باشندہ گرام ہیبتا تھانہ آس پور دیوسرا ضلع پرتاپ گرھ کو پٹی پولیس کے ذریعہ آج لبیدا سے گرفتار کیا گیا ہے۔ گرام لبیدا میں اجیت کے گھر کے پڑوس میں ملزمین کے ذریعہ کچھ دن سے گاؤں و آس پاس گاؤں کے کچھ افراد کو جمع کر ہندو مذہب کو چھوڑ کر عیسائی مذہب اپنانے کا لالچ دیا جا رہا تھا۔ کل اتوار کی دوپہر مقامی افراد نے پولیس کو مطلع کیا تھا کہ لبیدا گاؤں کی دلت بستی میں بدری پرساد کے گھر پر چنگائی سبھا کا انعقاد کیا گیا ہے۔ یہاں عیسائی مشنری کے کچھ لوگ پہنچے ہیں۔ وہاں گاؤں کے لوگ بڑی تعداد میں جمع ہیں۔ اطلاع پر پہنچے پولیس اہلکار کے ساتھ مکان مالک کے کنبے کے اراکین نے بدسلوکی کی اور ہنگامہ کیا۔ وہاں پر دعائیہ سیشن چل رہا تھا۔ تھانہ پٹی پر اجیت سے موصول تحریر کی بنیاد پر مناسب دفعات میں تینوں کے خلاف نامزد مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بی جے پی کے آٹھ سال پر مایاوتی کا تبصرہ

بی جے پی حکومت سے لوگ ناخوش، امن وامان کی خراب صورتحال

لکھنؤ۔ مایاوتی نے یوپی میں یوگی حکومت کے آٹھ سال پر سخت تبصرہ کیا ہے۔ انسٹاگرام پر پوسٹ کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ عوام بی جے پی حکومت سے ناخوش ہیں۔ امن وامان کی صورتحال خراب ہے۔ حکومت کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے اتر پردیش میں یوگی حکومت کے آٹھ سال مکمل ہونے پر بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے ایکس پر پوسٹ کیا اور بی جے پی کی حکمرانی کو برا دور قرار دیا۔ لکھا گیا کہ بی جے پی حکومت میں عوام پریشان ہیں۔ حکومت کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ بی ایس پی سپریمو نے انسٹاگرام پر پوسٹ کیا اور لکھا کہ وہ سیاسی فائدے کے لیے بی جے پی، کانگریس یا کسی دوسری پارٹی کو آئین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی اجازت نہیں دیں گی۔ خاص طور پر ریزرویشن کے معاملے میں ہم کسی بھی قیمت پر آئین کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔ اگر اس کے لیے جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے تو بی ایس پی اس کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ یوپی میں بی جے پی حکومت کی آٹھ سالہ حکمرانی عوام کے اعتماد پر پورا نہیں اتری۔ بی جے پی حکومت میں ریاست میں امن وامان کی صورتحال خراب ہے۔ جس سے عوام کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہیے۔ اپنی سابق پوسٹ میں، بی ایس پی سپریمو نے لکھا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو مانوسمرتی کا مکمل علم تھا۔ اس کو بھی اس کا پورا علم ہے۔ اسی لیے بی ایس پی نے ہمیشہ اس نظام کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ اسی کو ذہن میں رکھتے ہوئے، بی ایس پی کا قیام ناخوش اور مصیبت زدہ لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد کے لیے کیا گیا تھا۔

بی جے پی کے آٹھ سالوں پر کانگریس کا سخت تبصرہ

حکومت کے تمام دعوے جھوٹے... سی ایم کو دینا چاہیئے استعفی

لکھنؤ:24 مارچ (پی این ایس) پیر کو راجدھانی لکھنؤ میں کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے حکومت کے آٹھ سال مکمل ہونے پر سخت تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے تمام دعوے بے بنیاد اور جھوٹے ہیں۔ کانگریس کی قیادت میں عوام اس جھوٹ کا جواب دیں گے۔ وزیر اعلیٰ استعفیٰ دے کر خانقاہ چلے جائیں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ بچے کی فیس اور دوائی کیسے ملتی ہے۔ کانگریس تین دن تک ہر ڈویژن میں حکومت کو بے نقاب کرے گی۔ اس کے بعد احتجاج شروع ہوجائے گا۔ حکومت کی کرپشن اور جھوٹ بے نقاب ہوجائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئی اے ایس ابھیشیک پرکاش کے خلاف مسلسل شکایات موصول ہوئیں، لیکن رشوت خوری کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ کمیشن نہ ملنے پر کارروائی کی گئی۔ ہر طرف کرپشن عروج پر ہے۔ رام پتھ میں بھی گھوٹالہ ہوا تھا۔ بی جے پی حکومت سماجی ہم آہنگی کو خراب کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ بہرائچ اور متھرا کے واقعات اس کا ثبوت ہیں۔ مسلسل ظلم وزیادتی جاری ہے۔ وزیر اور بی جے پی لیڈر عوام کا استحصال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بتائیں کہ وہ اپنے لیڈر کو کب پہنائیں گے۔ ان کے اپنے لوگ ان کے آٹھ سالہ دعوے کو مسترد کر رہے ہیں۔ کانگریس لیجسلیچر پارٹی کی لیڈر آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ وزیر اعلیٰ لکھنؤ میں رہتے ہیں۔ یہاں سیکورٹی کا نظام درہم برہم ہے۔ عصمت دری کے بعد بیٹی کو گلا دبا کر قتل کردیا گیا۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا وزیر اعلیٰ جواب دیں گے؟ انہوں نے کہا کہ اگر این سی ای آر ٹی کے اعداد وشمار کو دیکھا جائے تو یہ واضح ہے کہ جرائم میں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت کا ڈیجیٹل کرائم پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ قانون ساز پارٹی کی لیڈر آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ حکومت آئین پر حملہ کر رہی ہے۔ اس سے عوام کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ ریزرویشن ختم کیا جا رہا ہے۔ ہر تقرری میں ریزرویشن کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ٹھیکے پر بھرتی کو فروغ دیا جا رہا ہے تاکہ ریزرویشن دینے کی ضرورت نہ پڑے۔ حکومت اور ایجنسی کے درمیان رشتہ ہے۔ اس لیے ریزرویشن کو نظر انداز کر کے تقرریاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحت کا نظام ناکام ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ آیوشمان میں نمبر ون ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بتانا بھول گئے کہ آیوشمان بھی دھوکہ دہی میں پہلے نمبر پر ہیں۔ محکمہ صحت کو بجٹ فراہم کرنے میں لاپروائی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس کا براہ راست اثر عوام پر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ کار کمیٹی کی حقیقت سامنے آگئی ہے۔ کوئی فیکٹری نہیں لگائی۔ صرف ایم او یوز پر دستخط ہوئے ہیں۔

شب غم وشب قدر کا اہتمام

لکھنؤ۔ مرکز تعلیم وتربیت ٹرسٹ کی جانب سے پے در پے ہونے والے پروگرام کا سلسلہ جاری ہے جس میں مناسبت کی تاریخوں میں چھوٹا امامباڑہ حسین آباد اور کربلا دیانت الدولہ بہادر میں مجالس برپا ہوئیں۔ شبہائے قدر میں دعائے جوشن کبیر کا اہتمام کیا گیا جس میں مہدوی سماج میں آئے ہوئے اساتیذ کی بہترین آواز سے خدا کی بارگاہ میں اس کے متعدد ناموں سے التجا کی گئی اساتذہ نے اپنی وعظ ونصائح میں اولیاء خدا کی مناجاتوں پر توجہ دلائی اور جوانوں اور نوجوانوں سے تاکید کی کہ اپنا تعلق اپنے پیدا کرنے والے سے مضبوط ومحکم بنائیں رکھیں کیونکہ وہی ایک ایسی ذات ہے جو ہمیشہ اپنے بندہ کے ساتھ ہے، اس کا دروازہ ہمیشہ اپنے بندوں پہ کھلا ہے وہ غلطیوں کے باوجود بھی اپنے بندوں کو دھتکارتا نہیں ہے بلکہ ان کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ شب قدر کو شب تقدیر کے طور پر مناتے ہوئے مذکورہ رات میں پوری رات جاگ کر عبادت میں مصروف لوگوں نے امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی دعا مانگی اور اپنے ملک کی فلاح وبہبودی کی دعا پر جلسات کا اختتام ہوا

سنبھل جامع مسجد صدر کی گرفتاری کی مخالفت میں وکیلوں کا مظاہرہ

سنبھل:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں اتوار کو گرفتار کر جیل بھیجے گئے جامع مسجد کے صدر کی گرفتاری کی مخالفت میں وکیلوں نے پیر کو جلوس نکالا اور نعرے بازی کی۔ ظفر علی ایڈوکیٹ سنبھل جامع مسجد کے صدر ہیں۔ گذشتہ 24 نومبر کو جامع مسجد کے سروے کے دوران سنبھل میں تشدد پھوٹ پڑا تھا اور اس میں چار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ تشدد کے معاملے نامعلوم کے خلاف درج ایک مقدمے میں پولیس نے ظفر علی کو ملزم بنا کر اتوار کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ ظفر علی کی گرفتاری کی مخالفت میں سنبھل کے وکیلوں نے پیر کو ہڑتال کر دیا اور جلوس نکالا و منصفی پر نعرے بازی کر مظاہرہ کیا۔ مظاہرے کے دوران وکیلو پولیس مخالف نعرے لگا رہے تھے۔

للت پور: انگریزی شراب سے بھرا ٹرک پلٹا

للت پور:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع للت پور میں پیر کو چنڈی گڑھ سے آندھرا پردیش جا رہا انگریزی شراب کا ٹرک بے قابو ہو کر پلٹ گیا۔ ٹرک کوتوالی تال بیہٹ علاقے کے نیشنل ہائی وے۔44 پر واقع آئی ٹی آئی کالج کے سامنے سے گزر رہا تھا وہ بے قابو ہو کر نیشنل ہائی وے پر پلٹ گیا۔ ٹرک پلٹتے ہی اس میں رکھی انگریزی شراب کی بوتلیں و پیٹیاں نیشنل ہائی وے پر بکھر گئیں جس کی وجہ سے آمد ورفت متاثر ہوگیا۔ اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی پولیس نے ٹرک کے اندر زخمی امت (22) ولد منی رام باشندہ موہرا و کنڈکٹر کلو (21) ولد امیش باشندہ سرئی کو باہر نکلوایا اور علاج کے لئے کمیونٹی ہیلتھ سنٹر میں داخل کرایا جہاں ان کا علاج چل رہا ہے۔ بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کی گئی ہے۔ تاکہ مقامی لوگ شراب نہ لوٹ سکیں و پولیس اس معاملے کے حوالے سے قانونی کاروائی میں مصروف ہوگئی ہے۔

امو بالکھنؤ کی جانب سے مفت راشن کی تقسیم واجتماعی روزہ افطار کا انعقاد

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوی ایشن (اموبا) لکھنؤ کی جانب سے ندوہ روڈ واقع شاہی دریا والی مسجد کے نزدیک آباد جھونپڑپٹی میں مفت راشن کی تقسیم کی گئی نیز باشندگان علاقہ کے لئے مسجد میں اجتماعی روزہ افطار کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن کے سابق صدر وسابق ڈی جی پی اتر پردیش رضوان احمد نے کہا کہ اموبا کی یہ کوشش قابل ستائش ہے اور امداد کے لئے سماجی ومالی طور کمزور طبقات تک خود پہنچنا ہی سچی خدمت خلق ہے۔ ایسوسی ایشن کے صدر سید محمد شعیب نے کہا کہ ایسی جگہوں پر آنا، کام کرتے رہنے کے جذبہ کو مزید فروغ دیتا ہے نیز سماج کے کمزور طبقات کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کی یاددلاتا ہے۔ اعزازی سیکریٹری اموبا شہلا حق نے کہا کہ اموبا گزشتہ کئی برسوں سے اس طرح کی خدمات انجام دے رہی ہے اور یہ کام اموبا کے ممبران نیز دیگر مخیر حضرات کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن کے سابق نائب صدر طارق فیاض، سینئر علیگ عظمت آصف، سابق پرنسپل تعلیم گاہ نسواں انٹر کالج تبسم قدوائی، انور حبیب علوی، محمد محی الدین، توقیر احمد، حسین احمد، شارق احمد، سیکریٹری جنرل اشو محمد خالد، ممتاز شاعر ڈاکٹر رضوان الرضا، بیگم رضوان، حمزہ خان سمیت بڑی تعداد میں روزہ دار موجود تھے۔

معاشرے میں صنفی فرق اب بھی موجود ہے: ڈمپل یادو

لکھنؤ:24 مارچ (پی این ایس) بھگوان نے مردوں کو پہلے پیدا کیا ہوگا کیونکہ پہلی بار میں غلطی ہوجاتی ہے۔ پھر دوسری بار میں عورتوں کو بنایا گیا ہوگا۔ ڈمپل یادو نے جب یہ کہا تو آڈیٹوریم قہقہوں اور تالیوں سے گونج اٹھا۔ ڈمپل نے یہ بات سماج وادی پارٹی کی مہیلا سبھا کے زیر اہتمام ایک پروگرام میں کہیں۔ جس کے بعد اکھلیش یادو نے اپنی حکومت میں خواتین کے لیے کیے گئے کاموں کا بھی ذکر کیا۔ راجدھانی لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کی مہیلا سبھا کی جانب سے خواتین کے اعزاز کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ مہیلا سبھا کی قومی صدر اکھلیش اور ڈمپل کی موجودگی میں جوہی سنگھ نے مختلف شعبوں میں بہترین کام کرنے والی خواتین کو اعزاز سے نوازا۔ ڈمپل نے مردوں اور عورتوں کے درمیان موازنہ اور ان کی جدوجہد کے بارے میں بات کی۔ ڈمپل یادو نے کہا۔ اس بات پر بحث چل رہی ہے کہ مردوں کو پہلے آنا چاہیے یا خواتین کو۔ تو مجھے لگتا ہے کہ بھگوان نے مردوں کو پہلے بنایا ہوگا کیونکہ غلطی پہلی بار ہوتی ہے۔ لیکن دوسری بار میں بھگوان نے عورت کو پیدا کیا ہے اور جو صلاحیت اس نے عورتوں کو دی ہے اور جس طرح سے عورتیں پہلی بار ایک خاندان میں پیدا ہوتی ہیں اور پھر دوسرے خاندان میں جا کر وہاں پورے خاندان کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور اگر وہ اس پیشے میں آتی ہیں تو خاندان کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنے خواب بھی پورے کرتی ہیں۔ ڈمپل نے کہا کہ معاشرے میں صنفی فرق اب بھی موجود ہے۔ معاشرے میں مردوں کے خوابوں کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ خواتین کے لیے خواتین کو آگے آنا ہوگا۔ ڈمپل نے مزید کہا کہ تعلیم، صحت، سیاست اور سماجی شعبوں میں خواتین کے کردار کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ جب خواتین آگے بڑھیں گی تب ہی معاشرہ اور ملک ترقی کرے گا۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ خواتین کے بغیر سماج کی ترقی ادھوری ہے۔ ہمیں خواتین کو ہر شعبے میں یکساں مواقع اور تحفظ فراہم کرنا ہے۔ سماج وادی پارٹی ملک کی نصف آبادی کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈمپل نے یہ بحث شروع کی کہ زمین پر پہلے کون آیا۔ یہاں کسی بھی معاملے پر بحث شروع ہو جاتی ہے۔ جو لوگ ٹی وی دیکھتے ہیں وہ تاریخ میں 400 سے 500 سال پہلے کی ہوں گی جب سے بھگوان شری کرشن کے زمین پر آنے کے بعد خواتین کا احترام کیا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا جب خواتین کو ووٹ کا حق نہیں تھا۔ کسی زمانے میں خواتین کو تعلیم کا حق بھی حاصل نہیں تھا۔

دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس یشونت ورما کے خلاف درج کی جائے ایف آئی آر مطالبہ

پریاگ راج:24 مارچ (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس یشونت ورما کے خلاف احتجاج شروع کر دیا ہے۔ جسٹس یشونت ورما کے گھر سے کروڑوں روپے کی نقدی ملنے اور پھر انہیں الہ آباد ہائی کورٹ ٹرانسفر کرنے کے معاملے پر بار ایسوسی ایشن نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ پیر کو الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے بلائی گئی عام میٹنگ میں اراکین نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ جسٹس ورما کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ معاملے کی جانچ سی بی آئی سے کرائی جائے۔ تحقیقات مکمل ہونے تک اسے کسی ہائی کورٹ میں ٹرانسفر نہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اجلاس میں تقرریوں میں اقربا پروری کے خاتمے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ مطالبہ کیا گیا کہ ججز کے اہل خانہ اور رشتہ داروں سے تعلق رکھنے والے تمام ججز کو دوسری ہائی کورٹس میں ٹرانسفر کیا جائے۔ وکلاء نے الہ آباد ہائی کورٹ میں ججوں کی 160 خالی آسامیوں کو پر کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ جنرل اسمبلی نے پیر کو دوپہر کے کھانے کے بعد عدالتی کام سے باز رہنے کی قرارداد منظور کی۔ عام اجلاس کی صدارت بار ایسوسی ایشن کے صدر انیل تیواری نے کی۔ جس میں وکیلوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر انیل تیواری کا کہنا ہے کہ جسٹس ورما کو الہ آباد ہائی کورٹ میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم کام بھی روک دیں گے۔ انیل تیواری نے سپریم کورٹ کالجیم کے فیصلے پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ اہم ہے اور اس کی ای ڈی۔سی بی آئی سے جانچ ہونی چاہیے۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں ججوں کی کمی ہے اور مسلسل مسائل کے باوجود جسٹس کی تقرری نہیں ہو رہی ہے۔ ججوں کی تقرری کے دوران بار کے ممبران سے نہ تو مشاورت کی جاتی ہے اور نہ ہی کسی طرح سے اس میں ملوث ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہلیت پر غور کرنا معیار کے مطابق نہیں ہے۔ کہیں نہ کہیں کچھ گڑبڑ ہے جس کی وجہ سے عدلیہ میں بھی کرپشن بڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ سپریم کورٹ کے علم میں ہے۔ کیونکہ سپریم کورٹ بار بار یہ تبصرہ کر رہی ہے کہ "الہ آباد ہائی کورٹ میں کچھ گڑبڑ ہے"۔ اس وقت الہ آباد ہائی کورٹ کو کئی مسائل کا سامنا ہے۔ ججز کی کمی ہے اسی لیے کیسز نہیں سن رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں کا قانون سے اعتماد اٹھتا جا رہا ہے۔ وکیل بھی پریشان ہیں۔ الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی فکر عدلیہ پر عوام کا اعتماد برقرار رکھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بار ایسوسی ایشن جنرل اجلاس بلانے پر مجبور ہوئی ہے۔ انیل تیواری نے کہا کہ جسٹس ورما کا الہ آباد سے تبادلہ کیا گیا تھا۔ ان کے گھر سے کروڑوں روپے برآمد ہوئے اور انہیں دوبارہ یہاں منتقل کردیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ کل کوئی بھی جج اپنے گھر میں ایک کروڑ روپے جمع کروا سکتا ہے اور وہ اپنے گھر (والدین ہائی کورٹ) واپس آسکتا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے سپریم کورٹ کالجیم کے اس فیصلے کی مخالفت کی ہے۔ انہیں کہا گیا کہ وہ یا تو استعفیٰ دے دیں۔ بصورت دیگر انہیں الہ آباد ہائی کورٹ میں بیٹھنے نہیں دیا جائے گا۔ ہم اس کے حلف کا بائیکاٹ کریں گے۔ جن پر بدعنوانی کے الزامات ہیں انہیں چھٹی پر رکھا جائے اور الہ آباد ہائی کورٹ میں نہ بھیجا جائے۔ الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سکریٹری وکرانت پانڈے نے کہا کہ سپریم کورٹ کالجیم نے ایک جج کا تبادلہ کر دیا جس پر بدعنوانی کا الزام ہے الہ آباد ہائی کورٹ میں۔ جسٹس ورما کو اس وقت تک چھٹی پر رکھا جانا چاہیے جب تک ان کے خلاف الزامات کی جانچ نہیں ہو جاتی اور انہیں یہاں نہیں بھیجا جاتا۔

دیوریا: بی جے پی کارکنان نے پولیس کے خلاف کاروائی کا مطالبہ

دیوریا:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا میں بی جے پی کارکنان نے آج پولیس دفتر پر پہنچ کر پارٹی کارکنان کے ساتھ پولیس رویہ کی مخالفت میں کاروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے پولیس کو الٹی میٹم دیا۔ بی جے پی کے ضلع میڈیا انچارج پربھا کر تیواری نے یہاں بتایا کہ کچھ دن قبل بنکٹا تھانے میں بی جے پی کی بنکٹا صدر سیما کشواہا کے ساتھ پولیس نے بدسلوکی کی تھی۔ اس کی مخالفت میں پیر کو بی جے پی کارکنان نے اڈیشنل ایس پی سنیل کمار سنگھ سے ملاقات کر خاطی پولیس اہلکار کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کیا۔ بی جے پی میڈیا انچارج تیواری نے بتایا کہ بن کٹا تھانے میں کچھ پولیس اہلکار تھانے میں سماعت کے بجائے موج مستی اور بریانی کھا رہے تھے۔ ایسے میں ڈویژن صدر کے ذریعہ ہنسنے پر ان کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ بی جے پی لیڈروں نے دونوں کے اندر خاطی پولیس اہلکار کے خلاف کاروائی کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ٹھوس کاروائی نہیں کی گئی تو اس ضمن میں اعلی افسران اور پارٹی کے مناسب فورم پر رکھتے ہوئے مخالفت درج کرائی جائے گی۔

دیوریا: بھتیجی کے ساتھ عصمت دری کے الزام میں چچا گرفتار

دیوریا:24 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا کے لار علاقے میں انسانیت کو شرمسار کرنے والا واقعہ پیش آیا ہے جہاں بھتیجی کے ساتھ عصمت دری کے الزام میں اس کے چچا کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سلیم پور ڈپٹی ایس پی دیپک شکلا نے پیر کو یہاں بتایا کہ علاقے کے ایک گاؤں میں تقریباً تین۔ چار دن قبل ایک شخص نے اپنی بھتیجی کے ساتھ عصمت دری کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس کو جانکاری ملتے ہی ملزم چچا کے خلاف مقدمہ درج کرا سے گرفتار کرلیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرہ دن میں گاؤں ایک دوکان پر سامان لینے جارہی تھی کہ اسی درمیان اس کے چچا نے اسے کھینچ کر ایک بے آب وگیاہ میدان میں لے جا کر اس کے ساتھ منہ کالا کیا۔

سنبھل جامع مسجد کے صدر ظفر علی کی کیوں ہوئی گرفتاری

سنبھل: 24 مارچ (پی این ایس) سنبھل تشدد معاملے میں اب تک سب سے بڑی گرفتاری کی گئی ہے۔ شاہی جامع مسجد کے صدر ایڈوکیٹ ظفر علی کو تشدد بھڑکانے کے الزام میں سنبھل پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ ظفر علی پر الزام ہے کہ جس دن 24 نومبر کو جامع مسجد میں سروے کیا جا رہا تھا، تبھی انہوں نے بھیڑ کو مشتعل کیا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ پولیس نے فائرنگ کی ہے، جس کے بعد وہاں موجود بھیڑ مشتعل ہوگئی۔ اس تشدد میں 4 افراد کی موت ہوگئی تھی۔ پولیس نے گرفتار کرکے ظفر علی کو چندوسی کورٹ میں پیش کیا۔ عدالت میں پیشی کے دوران ظفر علی تشدد بھڑکانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد عدالت نے انہیں دو دنوں کی عدالتی حراست میں جیل بھیجنے کا حکم دیا۔ فی الحال ظفر علی مراد آباد کی جیل میں بند ہیں۔ اس سے پہلے پولیس نے ظفر علی کو اتوار کی صبح 11 بجے گھر سے پوچھ گچھ کے لئے تھانے لے گئی۔ تقریباً 4 گھنٹے پولیس نے ان سے کوتوالی میں پوچھ گچھ کی۔ پوچھ گچھ کے بعد ظفر علی کو گرفتار کرلیا گیا۔ ظفر علی کا گھر مسجد سے صرف 100 میٹر دور ہے۔ اس لئے کشیدگی کو دیکھتے ہوئے علاقے میں دو سو سے زیادہ جوان تعینات کئے گئے تھے۔ پانچ تھانوں کی پولیس جامع مسجد علاقے میں تعینات ہے۔ گرفتاری کے بعد ظفر علی کو ریپیڈ ری ایکشن فورس کے تقریباً 50 جوانوں اور پولیس والوں کی سیکورٹی میں پولیس کی گاڑی میں بٹھایا گیا، جس وقت ظفر علی کو چندوسی کے اے ڈی جے کورٹ لے جایا جا رہا تھا، سڑک کے دونوں طرف آر اے ایف کے جوان مستعد رہے۔ ان کے علاوہ پولیس کے کئی سینئر افسران بھی کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کے لئے راستے میں اور عدالت میں تعینات تھے۔ سنبھل کوتوالی کے انچارج سپرنٹنڈنٹ دیپک راٹھی کی طرف سے درج کرائے گئے ایف آئی آر میں ظفر علی پر بی این ایس کی دفعہ، جھوٹے شواہد بنانے کی دفعہ 230 اور 231 بھی ہیں۔ دفعہ 230 میں سزائے موت اور دفعہ 231 میں عمر قید تک کی سزا ہے۔ اس سے پہلے بھی 23 مارچ کو ظفر علی کو حراست میں لیا گیا تھا، لیکن 2 گھنٹے کی پوچھ گچھ کے بعد انہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ ظفر علی نے بھی الزام لگایا ہے کہ پولیس نہیں چاہتی ہے کہ ظفر علی پیر کو عدالتی کمیشن کے سامنے لکھنؤ میں اپنے بیان درج کرائیں۔ اسی لئے ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس تشدد کے معاملے میں اب تک 80 افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ 37 ملزم نامزد ہیں، 3750 سے زیادہ نامعلوم ہیں۔ ابھی تک 6 معاملے میں چارج شیٹ داخل کی جا چکی ہے۔ پولیس کی اس کارروائی کے درمیان سنبھل کے سی او انوج چودھری نے کہا کہ امن برقرار رکھنے کے لیے علاقے میں بھاری پولیس فورس کو تعینات کیا گیا ہے۔ تفتیش کے بعد جامع مسجد کے صدر ظفر علی کو گرفتار کرلیا گیا۔ سی او انوج چودھری نے کہا کہ لوگوں نے احتجاج کیا اور گاڑی کے ساتھ نعرے بھی لگائے جس میں ظفر علی کو پولیس اٹھا کر لے گئی۔ سنبھل کی مغل دور کی شاہی جامع مسجد ایک بڑے تنازع کا مرکز بن گئی ہے، کیونکہ ایک درخواست میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ایک قدیم ہندو مندر کی جگہ تھی۔ گزشتہ سال 24 نومبر کو سروے کے لیے عدالتی حکم کے خلاف مقامی لوگوں نے احتجاج کیا تھا، جو تشدد میں تبدیل ہونے کے بعد سے شہر میں حالات کشیدہ ہیں۔ پولیس کی اس کارروائی کے بارے میں ایڈووکیٹ شکیل احمد نے کہا کہ ظفر علی پر سرکاری طور پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے اور اب انہیں چندوسی لے جایا جا رہا ہے۔ طبی معائنے کے بعد ہم ضمانت کی درخواست دیں گے اور اسے ضمانت مل جائے گی۔ وکیل کا کہنا ہے کہ پولیس نے ایک بے گناہ کو غلط طریقے سے گرفتار کیا ہے۔ انہیں گرفتار کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔

سنبھل میں پولیس کا فلیگ مارچ: جامع مسجد کے سربراہ کی گرفتاری پر وکلاء ناراض

سنبھل: 24 مارچ (پی این ایس) جامع مسجد کمیٹی کے صدر ظفر علی ایڈوکیٹ کی گرفتاری پر شہر کے وکلاء میں غصہ ہے۔ پیر کو وکلا نے ہڑتال کی اور پولیس کے خلاف مارچ کیا۔ انہوں نے پولیس پر غلط کارروائی کرنے کا بھی الزام لگایا ہے۔ وکیل نعرے لگاتے ہوئے عدالت سے شنکر چوک تک پہنچے۔ جامع مسجد کمیٹی صدر کی رہائی کا مطالبہ۔ اس دوران احتیاطی تدابیر کے طور پر پولیس کو بھی تعینات کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ جامع مسجد کمیٹی کے سربراہ کو اتوار کو 24 نومبر کے فسادات میں سازش سمیت کئی الزامات میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اسے عدالت سے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ جس پر وکیلوں نے برہمی کا اظہار کیا ہے۔ شاہی جامع مسجد کے سربراہ کی گرفتاری کے بعد سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ سنبھل تھانے میں پہلے ہی کئی تھانوں سے فورسز کو بلایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ پی اے سی اور آر آر ایف کمپنیوں کو بلایا گیا۔ مارچ کے لیے شہر میں کئی کمپنیاں تعینات کی گئی ہیں۔ تھانے میں بھاری نفری کی تعیناتی کے ساتھ شہر کے اہم مقامات پر بھی فورس تعینات کی گئی۔ پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف اتوار کی شام ایس پی کرشنا کمار وشنوئی اور اے ڈی ایم پردیپ ورمانے فورس کے ساتھ مارچ کیا۔ لوگوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل۔ ساتھ ہی کسی بھی افواہ پر دھیان نہ دینے کی اپیل کی۔

ریٹائرڈ ریلوے ملازم اور اس کے بیٹے کی موت

گورکھپور: 24 مارچ (پی این ایس) گورکھپور کے پادری بازار کے شاہ پور علاقے کی بینک کالونی میں اتوار کی صبح ایک ریٹائرڈ ریلوے ملازم اور اس کے بیٹے کی لاشیں ایک کمرے سے ملیں۔ ریلوے ملازم کی لاش صوفے پر اور بیٹے کی لاش بیڈ پر پڑی تھی۔ صبح جب نوکرانی گھر میں جھاڑو دینے اور برتن دھونے آئی تو اسے حادثے کا علم ہوا۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور تفتیش کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ تاہم رپورٹ میں موت کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ وسرا محفوظ کرلیا گیا ہے۔ اب تفتیش کے بعد موت کا راز کھلے گا۔ جب اودھیش شرما (85)، جو نارتھ ایسٹرن ریلوے کے پارسل سپرنٹنڈنٹ تھے، 2003 میں ریٹائر ہوئے، انہوں نے بینک کالونی میں ایک مکان بنایا اور وہیں اپنے خاندان کے ساتھ رہنے لگے۔ بیوی کا تین سال قبل انتقال ہوگیا تھا۔ بڑا بیٹا اروند شرما اپنے خاندان کے ساتھ گھر کی پہلی منزل پر رہتا ہے۔ اودھیش شرما اپنے چھوٹے بیٹے اشونی شرما (45) کے ساتھ زیریں منزل کے کمرے میں رہتے تھے۔ اشونی کی بیوی اور بچے گجرات کے شہر سورت میں رہتے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ اشونی کو شراب پینے کی عادت ہوگئی تھی۔ نوکرانی پنیتا دیوی دونوں وقت آتی اور کھانا پکاتی۔ انہوں نے بتایا کہ ہفتہ کی رات 9 بجے تک سب کچھ ٹھیک تھا۔ جب وہ اتوار کی صبح 8 بجے پہنچی تو دونوں کی لاشیں کمرے میں پڑی تھیں، ریٹائرڈ ریلوے ملازم کے چھوٹے بیٹے اشونی نے ہفتے کی شام انہیں سوپ پلایا تھا۔ اس وقت وہ سر درد (مائیگرین) میں مبتلا تھے۔ ایک طرف وہ اپنے باپ کو سوپ پلا رہا تھا اور دوسری طرف درد سے چیخ رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے پیزا کھایا اور درد کی دوا لی۔ یہ باتیں گھر میں کام کرنے والی پنیتا نے بتائی۔ پنیتا نے بتایا کہ وہ پچھلے چھ ماہ سے ریلوے کے ایک ریٹائرڈ ملازم کے گھر کام کر رہی تھی۔ وہ گھر میں ہمیشہ گیہوں کا دلیہ اور سوپ بناتی تھی۔ اشونی اکثر باہر سے پیزا یا کھانے کی کوئی چیز منگواتی۔ ہفتے کی شام سوپ تیار کیا گیا تھا، جسے اشونی نے اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کو کھلایا۔ اس وقت اشونی کہہ رہے تھے کہ ان کے سر میں شدید درد ہے اور شراب پینے کی عادت کی وجہ سے اس نے کچھ نہیں پوچھا۔ بعد میں اس نے کافی قے بھی کی۔ بینک کالونی کے رہنے والے بی کے سریواستو نے کہا کہ ایک دوسرے کے قریب ہونے کے باوجود وہ بات نہیں کر پا رہے تھے۔ پہلے میں صبح شام چہل قدمی کرتا تھا۔ لیکن وہ اس وقت بیماری کی وجہ سے باہر نہیں گئے۔ جس کی وجہ سے ان کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں مل سکیں۔ میں ان کے بیٹوں سے کبھی کبھار بات کرتا تھا۔ اس کی بیوی کی موت کے بعد، اس کا بیٹا ہی اس کی دیکھ بھال کرنے والا تھا۔

شہ زور کے ذریعہ گھولی کے پٹنے سے موضع بھرپوروا قبرستان خطرہ میں

سنت کبیر نگر: 24 مارچ (پی این ایس) تحصیل حلقہ مہنداول کے تحت موضع بھرپوروا قبرستان کے پاس ایک شہ زور گاؤں سماج کی گھولی کو مٹی سے پاٹ کر پوکھرے کے پانی کو روک رہا ہے، جس سے بارش میں قبرستان میں کسی میت کی تدفین ناممکن ہوجائے گی، جس سے گاؤں والوں میں غم وغصہ ہے۔ حلقہ باشندگان رفیع محمد، مشتاق احمد، عزیز، بھکو، رام کیش منی رام، قطب الدین، نبی اللہ وغیرہ نے کہا کہ گھولہ پٹنے سے پانی قبرستان میں جائے گا جس سے آباء واجداد کی قبروں کی بے حرمتی ہوگی۔ اس بارے میں میمورنڈم ایس ڈی ایم اور انتظامیہ کو دیا گیا ہے، لیکن انتظامیہ اس پر خاموش ہے، کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے، جب کہ گھولا سرکاری زمین ہے جس پر پہلے سے ہی کورٹ میں معاملہ چل رہا ہے، لیکن شہ زور کی بی جے پی میں گھس پیٹ ہونے کی وجہ سے انتظامیہ کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ گھولی تقریباً 30 / فٹ چوڑی اور ڈیڑھ سو فٹ لمبی ہے، جس میں پانی پوکھرے وغیرہ کا جمع ہوتا ہے، جس کو پاٹنے کے بعد گھولی ختم ہوجائے گی اور گاؤں کی سڑکوں پر بھی پانی چڑھنے لگے گا۔ باشندگان نے گھولی کی تزئین کاری کا مطالبہ کیا ہے، گاؤں باشندگان نے انتباہ دیا ہے کہ اگر انتظامیہ نے فوری کارروائی نہیں کی تو گاؤں باشندگان دھرنا دینے پر مجبور ہونگے جس کی ذمہ دار انتظامیہ ہوگی۔ (

مسجد نعمت شاہ ولی میں ختم قرآن کی تقریب حافظ محمد ریحان کو تحائف سے نوازا گیا

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں مختلف مساجد میں تراویح کی ادائیگی کے ساتھ جشنِ ختم قرآن کا سلسلہ جاری ہے۔ شہر کے محلہ ایمن زئی جلال نگر میں واقع مسجد نعمت شاہ ولی میں 23 / ویں تراویح کے موقع پر ختم قرآن کے موقع پر تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا آغاز مسجد کے امام مولانا عادل رضا نوری نے تلاوت قرآن سے کیا۔ مولانا نظام الدین نے ماہ رمضان کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ اللہ اس مہینے میں ہماری عبادات اور نیک اعمال کا اجر کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ مولانا عادل رضا نوری نے کہا کہ رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ صدقہ وزکوٰۃ دی جائے۔ قرآن سننا اور پڑھنا دونوں ہی اجر وثواب کے کام ہیں۔ قرآن دعا ہے، دوا بھی ہے اور علاج بھی۔ محمد اسلم خاں نے نعت پڑھی۔ افطار کا اہتمام بھی کیا گیا۔ سجادہ نشین سید آثار علی مذاقی کی زیر نگرانی منعقد ہونے والے عرس میں زائرین نے حضرت شاہ جی عبد الرحیم شاہ کے مزار پر گل پوشی و چادر پوشی کی رسم ادا کی۔۔ اس موقع پر مسجد کمیٹی اور دیگر افراد نے تلاوت قرآن سنانے والے حافظ محمد ریحان اور مسجد کے امام مولانا عادل رضا نوری اور مؤذن ملتان خاں کو نذرانے اور تحائف پیش کئے۔ آخر میں ملک کی سلامتی اور خوشحالی کے لیے دعا کی گئی۔ اس موقع پر مسجد کے صدر شبن خاں، حافظ محمد سلیم، زاہد حسین، عقیل خان، راشد حسین راہی، ارشد خان، اشرف علی، شاہد، شاداب، کمال خان، چاند بابو، وسیم نظامی، شاہنواز اختر، محمد جنید، گلریز احمد، ندیم، ہارون، عاطف خان، ادیب رضا، عارف علی، ارشاد حسین، فیروز علی، رضا حسین، عرش رضا وغیرہ موجود تھے۔

شاہ جی عبد الرحیم شاہ کے قل شریف میں کرایا گیا روزہ افطار

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) حضرت شاہ جی عبد الرحیم شاہ قلندر رند ہند رحمۃ اللہ علیہ کا 139 واں سالانہ عرس شہر کے محلہ تاجو خیل کھنڈیلوال والی گلی میں واقع مشہور درگاہ پر عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اس دوران زائرین کے لئے روزہ افطار کا اہتمام بھی کیا گیا۔ سجادہ نشین سید آثار علی مذاقی کی زیر نگرانی منعقد ہونے والے عرس میں زائرین نے حضرت شاہ جی عبد الرحیم شاہ کے مزار پر گل پوشی و چادر پوشی کی رسم ادا کی۔ سید اظہار علی نے بتایا کہ حضرت قبلہ شاہ جی عبد الرحیم شاہ قلندر رند ہند رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شاہجہاں پور میں واقع ہے۔ لیکن ان کے مزار اور دیگر کاموں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ان کے خاص شاگرد حضرت مزاق میاں رحمۃ اللہ علیہ قطب اولیا بدایونی کے سپرد کردی گئی۔ قل شریف کی محفل کا آغاز درگاہ حضرت مزار میاں بدایونی کے سجادہ نشین حضرت محمد آثار علی شاہ، حضرت محمد اظہار علی شاہ، حضرت محمد فضل علی شاہ کی زیر نگرانی قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی سے ہوا۔ قل شریف کی رسم ادا کرنے کے بعد حاضرین کو دعاؤں سے نوازا گیا۔ اس کے بعد حاضرین کو روزہ افطار کرایا گیا۔ شہر امام مولانا حضور احمد و حافظ سعادت علی خاں نے مغرب کی نماز ادا کرائی۔

عرس میں بدایوں سے بھی بہت سے عقیدتمند شرکت کے لیے آئے تھے۔ اس موقع پر شہر پیش امام مولانا حضور احمد منظری، سید محمد فیصل علی، افضل عزیز، راشد حسین، فرمان خان چشتی، حافظ سعادت علی خان، محمد کاشف، خوشحال وارثی، محمد وصی، اکبر علی، محمد شاکر، دیدار علی، دربار علی، دیار علی، عثمان خاں سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

23 واں روزہ: عید کی خریداری کے ساتھ عبادتوں کا دور جاری

گورکھپور، رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آہستہ آہستہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے، روزہ داروں کی عبادت میں کوئی کمی نہیں ہے، 23 واں روزہ پیر کے دن عبادات میں گزارا گیا، عید کی خریداری نے زور پکڑ لیا ہے، بازار ساری ساری رات گلزار رہا ہے، امیر غریب، سب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید میں کوئی کمی نہ ہو، اسی لیے لوگ چیزوں کی فہرست بنا کر روزہ افطار کے بعد خریداری کر رہے ہیں، بازار دن رات بھرا رہتا ہے، درزیوں کی دکانیں دیر رات تک کھلی نظر آ رہی ہیں، ریتی و شاہ معروف تو لکھنؤ کے امین آباد جیسا لگ رہا ہے، دکاندار چیخ چیخ کر گاہکوں کو بلا رہے ہیں۔ مریم، عفیفہ و حاصر نے رکھا پہلا روزہ رمضان المبارک میں بزرگوں کے ساتھ ساتھ بچے بھی بہت زیادہ عبادتیں کر رہے ہیں، روزہ داری میں بچے بھی پیچھے نہیں ہے، محلہ دھمال کے رہائشی خورشید احمد مون اور شعیبہ نشاط کی دس سالہ بیٹی مریم فاطمہ اور دیوان دیارام کے رہائشی مہتاب عالم اور رفعت شاہین کی نو سالہ بیٹی عفیفہ اور پانچ سالہ بیٹے محمد حاصر نے اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا، سینٹ جوزف سکول سول لائنز کے کلاس فور، تھری اور ایک میں پڑھنے والے تین بچوں کے لیے سحری کا خصوصی انتظام کیا گیا، بھوک اور پیاس کی شدت کو برداشت کرتے ہوئے تینوں نے سارا دن اللہ تعالی کی عبادت واطاعت میں گزارا، گھر میں دینی تعلیم اور پرورش حاصل کرنے والے تینوں بچوں نے شام کو گھر والوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے افطار کیا، لوگوں نے روزہ دار بچوں کو بہت سے تحائف و دعاؤں سے نوازا، تینوں بچوں کے والدین نے بھی ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور خوشی کا اظہار کیا۔ سماجی کارکن خورشید احمد مون نے کہا کہ سب جانتے ہیں عید ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے، رمضان المبارک کی پہچان روزہ ہے اور روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام ہے، روزوں کے پیچھے کا مقصد ایک ایسا معاشرہ تیار کرنا ہے جو نہ صرف انسانیت کی بات کرتا ہے بلکہ لوگوں کے راستے میں آنے والی مشکلات کو تجرباتی طور پر پرکھتا ہے وہیں زکوٰۃ ادا کرنے کا پیغام یہ ہے کہ آپ کے پیسوں میں آپ کے آس پاس کے تمام غریب اور دکھی مسلمانوں کا بھی حق ہے، لہذا روزہ ضرور صاحب توفیق و صحت حضرات روزہ ضرور رکھیں اور صاحب حیثیت حضرات زکوٰۃ مستحقین تک ضرور پہنچا دیں۔

لگژری کار سے آکر کرتے تھے گاڑیوں کے ٹائر چوری، نوئیڈا پولیس نے کرلیا گرفتار

نوئیڈا: 24 مارچ (پی این ایس) لگژری گاڑیوں سے آکر کاروں کے ٹائر چوری کرنے والے بدمعاشوں کو سیکٹر-39 پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے محمد ذیشان اور عمران نامی چوری کرنے والوں کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمین کے قبضے سے 4 ٹائر مع الوئے ڈیل ہونڈا سٹی، 4 ٹائر مع الوئے ڈیل آئی-20، 4 ٹائر مع الوئے ڈیل کریٹا، 4 ٹائر مع الوئے ڈیل ورنا اور 3 ٹائر مع الوئے ڈیل کیا سیلٹاس کار برآمد ہوئے ہیں۔ برآمد ٹائر سے متعلق جانچ اور تفتیش کی جا رہی ہے۔ پوچھ گچھ میں سامنے آیا ہے کہ گینگ صرف کار کے ٹائر ہی چوری کر رہا تھا۔ بدمعاشوں نے پولیس کو بتایا کہ ٹائر بیچنا آسان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لگژری کار کے ٹائر مہنگے فروخت ہوتے ہیں۔ اے سی پی فرسٹ نوئیڈا پروین کمار نے بتایا کہ رات ششی چوک کٹ پر پولیس کی ٹیم چیکنگ کر رہی تھی۔ اس دوران ایک کریٹا کار آئی۔ پولیس نے اسے چیکنگ کے لئے رکنے کے لئے کہا تو وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔ پیچھا کرنے پر بدمعاش سیکٹر-42 کے جنگلوں کی طرف چلے گئے۔ وہاں انہوں نے کار کو چھوڑ دیا اور بھاگنے لگے۔ اس درمیان انہوں نے پولیس پر فائرنگ کی۔ اس میں ٹیم بال بال بچی۔ جوابی کارروائی میں ایک بدمعاش کو گولی لگی۔ ٹائر چوری کرنے والوں کو گرفتار کرنے والی ٹیم میں سچن تومر، تھانہ سیکٹر-39، گوتم بدھ نگر، پرویش چودھری، تھانہ سیکٹر-39، گوتم بدھ نگر، آشیش ماوی، تھانہ سیکٹر-39، گوتم بدھ نگر، روہت تھانہ سیکٹر-39، گوتم بدھ نگر، شمشاد، تھانہ سیکٹر-39، گوتم بدھ نگر، سچن بالیان، تھانہ سیکٹر-39، گوتم بدھ نگر شامل ہیں۔ پولیس نے جن ملزمین کو گرفتار کیا ہے ان کے نام محمد ذیشان ولد محمد صادق اور عمران ولد عبدالصمد ہیں۔ محمد ذیشان مین بازار، سیتارام کالی مسجد، ترکمان گیٹ، تھانہ کملا مارکیٹ دہلی کا باشندہ ہے اور اس کی عمر تقریباً 36 سال ہے۔ وہیں عمران کی عمر تقریباً 34 سال ہے۔ وہ ایل جے ایف-8، ٹاور اے پام اشیانہ، تھانہ بسرکھ، سیکٹر-1، گریٹر نوئیڈا ہے۔ پولیس نے ایف آئی آر نمبر 142 / 25 دفعہ 303(2)/ 317(4)/ 317(5) بی این ایس تھانہ سیکٹر-39، نوئیڈا کمشنریٹ گوتم بدھ نگر میں درج کیا ہے۔ پوچھ گچھ میں ملزمین نے پولیس کو بتایا کہ وہ لگژری کار سے نکلنے کے بعد گھروں کے باہر پارک ہوئی کار کے ٹائر چوری کرتے ہیں۔ کچھ ہی منٹ میں گاڑی کے سبھی ٹائر چوری کر لیتے ہیں۔ یہ بدمعاش این سی آر میں الگ الگ لوکیشن پر 2-3 واردات کرتے ہیں۔ پولیس جانچ میں سامنے آیا ہے کہ گزشتہ کچھ دنوں میں انہوں نے 15-10 واردات کو انجام دیا ہے۔

بلند شہر میں ڈھائی سال کی بچی کا ریپ، ملزم 80 برس کا بوڑھا

بلند شہر: 24 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش کے بلند شہر میں زسینا تھانہ حلقے میں ایک شرمناک واقعہ سامنے آیا ہے۔ 80 سال کے ایک بوڑھے نے ڈھائی سال کی معصوم بچی کے ساتھ جنسی زیادتی جیسا گھناؤنا جرم انجام دیا۔ بچی کے والد کی شکایت پر پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرکے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔ معصوم بچی فی الوقت اسپتال میں زیر علاج ہے۔ متاثرہ بچی دلت برادری سے تعلق رکھتی ہے۔ گاؤں والوں کے مطابق ساگر سنگھ نام کا ملزم گاؤں میں ایک ڈیری کے اوپر ایک کمرے میں رہتا ہے۔ ایک دلت خاندان ڈیری کے قریب ہی رہائش پذیر ہے۔ اس خاندان کی ایک عورت اس بوڑھے کے کمرے میں صاف صفائی کا کام کرنے جایا کرتی ہے۔ 22 مارچ کی شام کو جب بچی کی ماں ملزم کے کمرے میں جھاڑو مارنے گئی تو اس کی ڈھائی سال کی بیٹی بھی اس کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ گئی۔ بچی کی ماں جھاڑو مار کر وہاں سے چلی آئی اور لڑکی وہیں کھیلتی رہی۔ متاثرہ بچی ملزم کے گھر کی چھت پر کھیل رہی تھی۔ بوڑھے نے اسے اکیلا دیکھ کر اپنی ہوس کا شکار بنا لیا۔ اس کی درندگی کی وجہ سے بچی کی زندگی خطرے میں ہے اور اس کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق بوڑھے نے لڑکی کو اکیلا پا کر اپنی ہوس کا شکار بنا لیا۔ آس پاس کے لوگوں لڑکی کی چیخیں سن کر دوڑ پڑے۔ لوگوں کو آتا دیکھ کر بوڑھا بھاگنے لگا۔

بریلی میں بڑا حادثہ: سلنڈر پھٹنے سے اڑا گیس ایجنسی کا گودام
دھماکوں سے لرز اٹھا علاقہ، 500 میٹر دور تک گرے ٹکڑے

بریلی: 24 مارچ (پی این ایس) بریلی سے ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ بیتھری چینن پور تھانہ علاقہ کے راجو پر ساپور میں واقع مہالکشمی گیس ایجنسی میں پیر کی دوپہر تقریباً 1.30 بجے سلنڈر پھٹنے سے آگ لگ گئی۔ آگ نے پورے گودام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سلنڈر پھٹنے سے کئی دھماکے ہوئے جس سے پورا علاقہ لرز اٹھا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس فائر بریگیڈ کے ساتھ موقع پر پہنچ گئی۔ آگ بجھانے کی کوششیں شروع کردی گئیں۔ کافی کوششوں کے بعد آگ پر قابو پایا گیا لیکن تب تک تمام سلنڈر پھٹ چکے تھے۔ شکر ہے کہ کوئی ہلاکت نہیں ہوئی۔ حادثہ اس قدر تباہ کن تھا کہ دھماکوں سے پھٹنے والے سلنڈر کے ٹکڑے 500 میٹر تک جا کر کھیتوں میں جا گرے جس سے پورے علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پیر کو سلنڈروں سے لدا ٹرک گودام میں کھڑا تھا۔ کسی طرح ٹرک کے کیبن میں آگ لگ گئی، جس کی وجہ سے اس کے اندر رکھا سلنڈر پھٹ گیا۔ اس کے بعد ٹرک اور گیس ایجنسی کے گودام میں آگ لگ گئی۔ سلنڈر پھٹنے کی وجہ سے کافی دیر تک دھماکے ہوتے رہے۔ اس واقعہ سے راجو پر ساپور گاؤں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ گاؤں والے گھروں سے باہر نکل آئے۔ گاؤں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ گیس ڈپو میں دھماکے ہو رہے ہیں۔ گاؤں والوں نے اس واقعے کی ویڈیو اپنے موبائل فون پر بنالی۔ گیس ایجنسی کا گودام جہاں آگ لگی وہ پیر کو بند رہتا ہے۔ گودام میں صرف چوکیدار اور ٹرک ڈرائیور موجود تھے۔ دونوں نے بھاگ کر جان بچائی۔ گودام آبادی سے دور بنایا گیا تھا جس کی وجہ سے جانی نقصان ٹل گیا۔ اطلاع ملتے ہی شہر کے افسران موقع پر روانہ ہوگئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

میرٹھ قتل: خاندان کا مسکان کا دفاع کرنے سے انکار

میرٹھ: 24 مارچ (پی این ایس) سوربھ راجپوت قتل کیس کے دلخراش واقعے کے ملزمان، ان کی بیوی مسکان رستوگی اور ساحل شکلا میرٹھ کی چودھری چرن سنگھ ڈسٹرکٹ جیل میں بند ہیں۔ پولیس کی جانچ کے دوران اس معاملے میں آئے روز نئے انکشافات ہو رہے ہیں۔ جس وحشیانہ انداز میں مسکان نے اپنے عاشق ساحل شکلا کے ساتھ مل کر اپنے شوہر سوربھ راجپوت کو قتل کیا اس سے ہر کوئی حیران ہے۔ مسکان کے گھر والوں نے بھی اس معاملے سے خود کو دور کرلیا ہے۔ دوسری جانب اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ مسکان کے والدین نے مقدمہ لڑنے سے انکار کردیا ہے۔ جس کے بعد مسکان رستوگی نے سرکاری وکیل کا مطالبہ کیا ہے مسکان نے سرکاری وکیل کا مطالبہ کیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق میرٹھ ڈسٹرکٹ جیل میں بند مسکان رستوگی نے ہفتہ کو جیل سپرنٹنڈنٹ سے سرکاری وکیل کا مطالبہ کیا ہے۔ دوسری جانب اس کے بوائے فرینڈ ساحل شکلا نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ وہ سرکاری وکیل چاہتے ہیں یا نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ پہلے اپنے گھر والوں سے بات کریں گے۔ اگر وہ اس کا مقدمہ نہیں لڑیں گے، تب ہی وہ مزید فیصلہ کریں گے جیلر نے بتایا کہ مسکان نے سرکاری وکیل کا مطالبہ کیوں کیا۔ میرٹھ ڈسٹرکٹ جیل کے سینئر جیل سپرنٹنڈنٹ ویریش راج شرما نے نیوز ایجنسی آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مسکان رستوگی نے کل مجھ سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ جب میں اس سے ملا تو اس نے بتایا کہ اس واقعے کے بعد ان کے گھر والے ان سے ناراض ہیں۔ گھر والے کیس نہیں لڑیں گے۔ ایسے میں انہوں نے حکومتی وکیل کا مطالبہ کیا ہے ویریش راج شرما نے کہا کہ قیدی کا حق ہے کہ اگر اس کے پاس پرائیویٹ وکیل نہیں ہے تو اسے سرکاری وکیل دیا جائے۔ اس کے تحت مسکان کی درخواست عدالت میں بھیجی جا رہی ہے۔ مسکان اور ساحل جیل میں بے چین ہیں۔ جیل سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ چونکہ اتوار ہے اس لیے مسکان کی درخواست پیر کو عدالت میں دائر کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مسکان اور ساحل دونوں جیل میں بے چین ہیں۔ مسکان اور ساحل دونوں منشیات کی لت سے لڑ رہے ہیں۔ طبی معائنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دونوں نشے کے عادی ہیں دونوں جیلر اور ڈاکٹروں کی نگرانی میں ہیں۔ ان کی حالت کو دیکھتے ہوئے جیل انتظامیہ نے علاج شروع کر دیا ہے۔ دونوں جیل سپرنٹنڈنٹ اور ڈاکٹروں کی نگرانی میں زیر علاج ہیں۔ نشے سے نجات کے لیے ادویات کے ساتھ ساتھ کونسلنگ بھی کی جا رہی ہے۔ یہ دونوں جیل میں چل رہے ڈی ایڈکشن سینٹر کے ذریعے یوگا، مراقبہ اور جسمانی سرگرمیوں میں شامل رہے ہیں۔ نشے کے لیے بے چین، دوائیں دی جا رہی ہیں۔ ویریش راج شرما نے کہا کہ نشے کی لت کی وجہ سے نکلنے کی علامات (جسمانی اور ذہنی تبدیلیاں جو نشہ چھوڑنے کے دوران ہوتی ہیں) کو روکنے کے لیے ادویات بھی دی جا رہی ہیں۔ سنٹران دونوں کو 10 سے 15 دنوں میں نشے سے آزاد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

69000 ٹیچروں کی بھرتی معاملہ؛امیدواروں نے بنیادی تعلیم کے وزیر کی رہائش گاہ کا کیا گھیراؤ

لکھنؤ :24مارچ (پی این ایس) 69000 ٹیچروں کی بھرتی میں شامل ریزرو زمرے کے امیدواروں نے پیر کو بنیادی تعلیم کے وزیر کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کیا۔ یہاں پہنچے امیدواروں کی بڑی تعداد نے زوردار نعرے لگائے۔ امیدواروں کا کہنا ہے کہ ٹیچروں کی بھرتی میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہوئیں جس کی وجہ سے ریزرو کیٹیگری کے ہزاروں امیدوار نوکریوں سے محروم ہوگئے۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں اس کیس کی طویل سماعت ہوئی اور فیصلہ ان کے حق میں آیا۔ لیکن حکومت کی عدم توجہی کی وجہ سے اس پر عمل نہیں ہوسکا اور اب یہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے۔ امیدواروں کا الزام ہے کہ حکومت سپریم کورٹ میں بھی اپنا موقف پیش کرنے سے کترا رہی ہے۔ احتجاج کرنے والے امیدواروں میں سے ایک کرشن چندر نے کہا کہ امیدوار مطالبہ کررہے ہیں کہ حکومت سپریم کورٹ میں پرزور عرضی دے اور معاملے کو جلد حل کرے۔ سپریم کورٹ میں اگلی سماعت 25 مارچ کو ہوگی۔ یوگی حکومت 8 سال کی بہترین کارکردگی کا نعرہ دے رہی ہے،لیکن امیدواروں کا کہنا ہے کہ ان کا 5 سال بے حال ہے۔ کرشن چندر نے کہا کہ ہائی کورٹ سے کیس جیتنے کے بعد وزیر اعلیٰ نے امیدواروں کے حق میں فیصلہ لینے کا یقین دلایا تھا۔ لیکن امیدوار اس معاملے کو لے کر سپریم کورٹ گئے۔ جہاں 9 ستمبر 2024 کو پہلی بار کیس کی سماعت ہوئی۔ تب سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے تمام فریقین سے اپنا موقف پیش کرنے کو کہا تھا۔ اس کے بعد اس کی اگلی تاریخ 23 ستمبر 2024 مقرر کی گئی۔ اس تاریخ کے بعد یہ معاملہ بار بار ملتوی کیا جارہا ہے لیکن حکومت ایک بار بھی سپریم کورٹ میں پیش نہیں ہوئی اور ہنگامہ برپا کرنے والے امیدوار کہہ رہے ہیں کہ حکومت اس معاملے کو جان بوجھ کر التوا میں رکھے ہوئے ہے تاکہ امیدواروں کو کوئی راحت نہ ملے۔ امریندر پٹیل نے بتایا کہ یہ بھرتی کا عمل سال 2018 میں شروع ہوا تھا۔ جب نتائج آئے تو بڑے پیمانے پر ریزرو کیٹیگری کے امیدواروں کے ساتھ ناانصافی کی گئی۔ اسے نوکری دینے سے انکار کر دیا گیا۔ ایک طویل احتجاج اور عدالتی عمل سے گزرنے کے بعد 13 اگست 2024 کو الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے ریزرو کیٹیگری کے امیدواروں کے مفاد میں فیصلہ سنایا اور قواعد کے مطابق امیدواروں کی تقرری تین ماہ کے اندر کرنے کا حکم دیا لیکن حکومت نے اس معاملے میں تاخیر کی اور معاملہ سپریم کورٹ میں چلا گیا۔ سپریم کورٹ میں بھی حکومت غفلت برت رہی ہے جس کی وجہ سے آج ہمیں سڑکوں پر آنا پڑا۔ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ حکومت سپریم کورٹ میں ہماری بھرپور وکالت کرے اور ہمیں جلد انصاف دلائے۔

رام بھدر اچاریہ کے حملے کے بعد، منواسمرتی پر مایاوتی کا بیان آیا سامنے

لکھنؤ: 24 مارچ (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے منواسمرتی کو لے کر بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو منواسمرتی کا مکمل علم تھا۔ اس کے علاوہ مایاوتی نے بی جے پی اور کانگریس پر حملہ کیا ہے۔ مایاوتی نے ریاست میں امن وامان کی صورتحال پر یوگی حکومت پر تنقید کی۔ ریزرویشن کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ مایاوتی نے اپنے سابقہ ہینڈل پر ایک کے بعد ایک لگاتار تین پوسٹس کیں۔ مایاوتی نے کہا کہ کانگریس، بی جے پی اور کسی بھی دوسری پارٹی کو اپنے سیاسی مفادات کے لیے ملک کے آئین کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، خاص طور پر ریزرویشن سے متعلق، کسی بھی قیمت پر اور اگر ضرورت پڑی تو بی ایس پی اس کے خلاف لڑنے کے لیے تیار ہے۔ مزید یہ کہ یوپی میں بی جے پی حکومت کی 8 سال کی حکمرانی عوام کی توقعات پر پوری طرح پوری نہیں اتری۔ امن وامان کے حوالے سے صورتحال انتہائی خراب ہوچکی ہے جس کی وجہ سے عوام کافی ناخوش ہیں۔ حکومت کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ منواسمرتی کے بارے میں مایاوتی نے کہا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو منواسمرتی کا مکمل علم تھا۔ ان کے پیروکاروں اور بی ایس پی کے قومی صدر کو بھی اس کی پوری جانکاری ہے۔ اسی لیے بی ایس پی کا قیام اس نظام کے خلاف آواز اٹھانے اور دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد کرنے کے لیے کیا گیا ہے، یہ بھی سب کو معلوم ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ حال ہی میں جگد گرو رام بھدر اچاریہ نے منواسمرتی کو لے کر مایاوتی پر بڑا حملہ کیا تھا۔

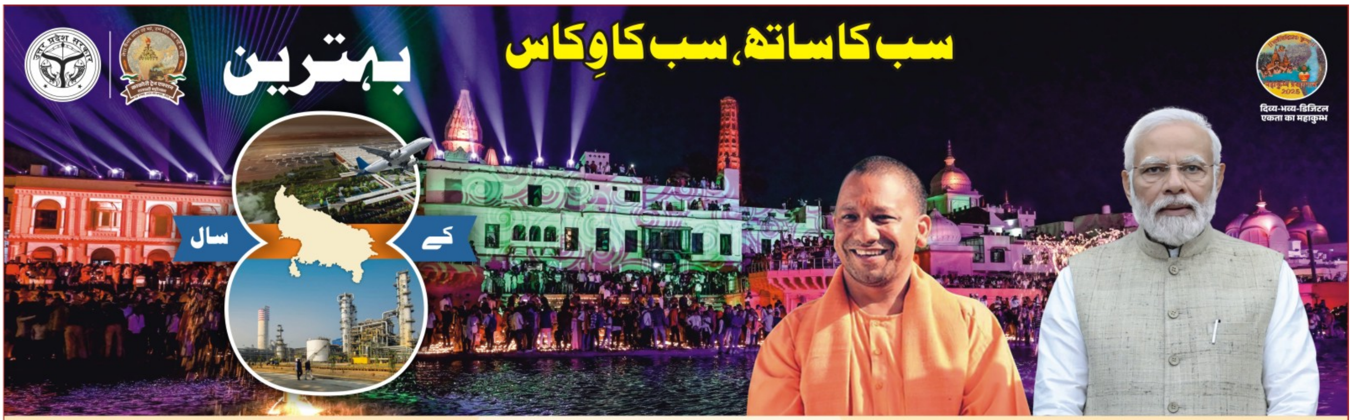

نمبر 1 اُتّر پردیش

- ملکی و بیرون ملکی سیاحوں کو پُرکشش کرنے میں اوّل
- 56 لاکھ+ کنبوں کیلئے پختہ رہائش گاہ
- پی ایم کسان سمّان نِدھی کے عملدرآمد میں اوّل
- 1.86 کروڑ اُجّولا گیس کنیکشن کی تقسیم
- اسٹریٹ وینڈرس کو پی ایم سوندھی قرض تقسیم میں اوّل
- سب سے زیادہ 2.75 کروڑ بیت الخلاؤں کی تعمیر

- 15 کروڑ شہریوں کو مفت راشن کی تقسیم
- 60 لاکھ ماؤں کو پردھان منتری ماترِ وَندنا امداد
- 1.58 کروڑ گھروں کو مفت بجلی کنیکشن
- 9 کروڑ لوگوں کو 5 لاکھ روپئے تک کا مفت علاج
- 9.57 کروڑ لوگوں کا جَن دَمن بینک کھاتہ
- 1 کروڑ کنبوں کو گھرونی سرٹیفکیٹ تقسیم

خوشحال کسان، یوپی کی پہچان

- پہلی کابینہ کا پہلا فیصلہ: 36,359 ₹ کروڑ کا فصل قرض سے چھٹکارہ، 94 لاکھ کسان مستفیض
- راشن پیداوارِیت: سال 2016-17 میں 557.46 لاکھ میٹرک ٹن سے بڑھ کر سال 2023-24 میں 668.39 لاکھ میٹرک ٹن (20% اضافہ)
- آبپاشی صلاحیت: سال 2017 تک 82.58 لاکھ ہیکٹیئر سے بڑھ کر 131 لاکھ ہیکٹیئر، 976 پروجیکٹ مکمل
- رِیکارڈ گنّا قیمت ادائیگی: 2017 سے اب تک 2.80 ₹ لاکھ کروڑ کی ادائیگی، پچھلے 22 برسوں میں ہوئے کُل ادائیگی سے 66 ₹ ہزار کروڑ+ زیادہ
- شوگر مِل: 3 نئی شوگر مِل، 6 شوگرمِلیں دوبارہ چالو، 38 شوگر مِلوں کی صلاحیتی توسیع
- اناج خرِید: بچولیوں کو باہر کیا، 43,424 ₹ کروڑ گیہوں قیمت اور 88,746 ₹ کروڑ دھان قیمت کی ادائیگی
- پردھان منتر کسان سمّان نِدھی یوجنا: 2.86 کروڑ کسانوں کو 80,000 ₹ کروڑ+ منتقل
- پردھان منتری کُسُم یوجنا کے تحت 73,924 سولر پمپوں کا قیام

سَشکت ناری، خوشحال ریاست

- خواتین کیلئے پولیس میں 20 فیصد عہدے، 1.38 لاکھ+ کو سرکاری نوکری
- 10 لاکھ+ سیلف امدادی گروپ سے 1 کروڑ+ خواتین کو روزگار
- مہیلا ورک فورس: 2017 میں 14.2 فیصد سے بڑھ کر 2024 میں 35.1 فیصد ہوا
- پردھان منتری اُجّولا یوجنا: 1.86 کروڑ کنبوں کو مفت گیس کنیکشن، ہولی و دیپاولی پر مفت ایل پی جی سلینڈر رِیفِل
- مکھ منتری کنیا سُمنگلا یوجنا: 22.11 لاکھ لڑکیاں مستفیض
- بے سہارا خاتون پینشن یوجنا: 33.55 لاکھ خواتین مستفیض
- مکھ منتری سامو ہِک وِواہ یوجنا: 4.22 لاکھ جوڑوں کی شادی مکمل، رقم 51 ₹ ہزار سے بڑھاکر ₹ 1 لاکھ
- آنگن باڑی ورکروں و معاونین کے اعزازیہ میں اضافہ، 3.73 لاکھ خواتین مستفیض
- بی.سی. سخی: 39 ہزار+ نے 31,626 کروڑ کا لین دین کیا، 85.81 کروڑ فائدے

کام دمدار، نوجوانوں کو روزگار

- 2017 میں فی کَس آمدنی 46 ₹ ہزار سے بڑھ کر 2024 میں 1 ₹ لاکھ 24 ہزار
- بے روزگاری شرح: 2016 میں 18 فیصد نوجوان بے روزگار، 2024 میں بے روزگاری شرح گھٹ کر 3 فیصد
- غیرجانبدارانہ و شفاف تقرری کارروائی: 8.5 لاکھ+ سرکاری نوکری، 3.75 لاکھ+ ٹھیکے پر تقرری
- MSME اور نجی علاقے میں 2 کروڑ+ روزگار اور ODOP یوجنا سے 2.54 لاکھ+ روزگار
- مُکھ منتر یوا سوروزگار یوجنا کے تحت 2.27 لاکھ+ نوجوانوں کو روزگار
- مُکھ منتری یُوا اُدیَمی وکاس ابھیان کے تحت 10 لاکھ نئے صنعتکار تیار کرنے کا ہدف

سب کے ساتھ سرکار

- 2,213 انّ پورنا عمارتوں کی تعمیر مکمل، 1,630 پر کام ترقی پر
- درج فہرست ذات (قبل ہائی اسکول) کے 32,49,854 طلباء و طالبات کو 708.49 ₹ کروڑ وظیفہ
- درج فہرست ذات (بعد ہائی اسکول) کے 89,31,203 طلباء و طالبات کو 9,662.25 ₹ کروڑ وظیفہ
- پسماندہ طبقہ (قبل ہائی اسکول) کے 62,79,519 طلباء و طالبات کو 1,28,627.48 ₹ کروڑ وظیفہ
- پسماندہ طبقہ (بعد ہائی اسکول) کے 1,31,05,263 طلباء و طالبات کو 7,62,524.03 ₹ کروڑ وظیفہ
- جنرل طبقہ (قبل ہائی اسکول) کے 8,58,750 طلباء و طالبات کو 221,95 ₹ کروڑ وظیفہ
- جنرل طبقہ (بعد ہائی اسکول) 48,13,347 طلباء و طالبات کو 5,499.86 ₹ کروڑ وظیفہ

صحتمندی کا تحفہ

- آیوشمان بھارت: 9 کروڑ لوگوں کو 5 ₹ لاکھ تک کا مفت میڈیکل بیمہ
- 80 میڈیکل کالج چالو، 11,300 ایم بی بی ایس سیٹوں کا اضافہ
- گورکھپور اور رائے بریلی میں ایمس، لکھنؤ میں اٹل بہاری واجپئی میڈیکل یونیورسٹی
- مہایوگی گرو گورکھناتھ آیوش وشووِدیالیہ، گورکھپور
- 22,681 آروگیہ مندر کا آغاز

وِکاس پَتھ پر یوپی کا رَتھ

- 6 ایکسپریس وے چالو، 11 پر کام جاری، گنگا ایکسپریس وے بننے کے بعد ملک کے کُل ایکسپریس وے میں 55% کی حصہ داری
- ایکسپریس وے کی لمبائی: 2017 تک 491 کلومیٹر، 2024 تک 1225 کلومیٹر
- 32 ہزار کلومیٹر+لمبائی کے سڑکوں کی نوتعمیر، 25 ہزار کلومیٹر کی سڑکوں کے چوڑا کرنا/ استحکام
- 2017 تک صرف 04 ایئرپورٹ، 21 ایئرپورٹ کی جانب گامزن ملک کا واحد صوبہ، جن میں 05 انٹرنیشنل ایئرپورٹ
- ملک کا سب سے بڑا زیور ایئرپورٹ تقریباً تیار، سب سے بڑا ایئر کارگو ہب بنے گا اترپردیش
- ہلدیہ سے وارانسی تک واٹر وے چالو، پریاگ راج-اجودھیا تک توسیع کرنے کا کام جاری

جرائم کے تئیں زیرو ٹالرینس

- 2017 کے پہلے مافیا: مجرمین بے لگام، 2017 کے بعد قانون کا راج، بے خوف بندوبست
- این سی آر بی کے اعداد و شمار کے مطابق ڈکیتی معاملوں میں 84.41%، لوٹ میں 77.43%، قتل میں 41.01%، بلوا میں 66.40%، پھروتی کیلئے اغوا میں 54.72%، جہیز قتل میں 1708% اور عصمت دری کے معاملوں میں 26.15% کی کمی
- 79,984 مجرمین پر گینگسٹر ایکٹ، 930 مجرمین کے خلاف این ایس اے کی کارروائی
- مافیا کے ناجائز قبضے سے تقریباً 3000 ₹ کروڑ کی جائیدادیں ضبط، ناجائز جائیدادیں گراکر اُن پر غریبوں کے لئے رہائش گاہیں
- 222 خطرناک مجرمین انکاؤنٹر میں ڈھیر، 28,000+ بدمعاش جیل بھیجے گئے
- 7 بڑے شہروں میں پولیس کمشنریٹ بندوبست، 18 اینٹی ٹیررسٹ اسکچَیڈ یونٹ قائم
- 6 اسپیشل سیکوریٹی فورس کی بٹالینس، 3 وومین پی اے سی بٹالین قائم
- سبھی ضلعوں میں سائبر تھانے، 11 لاکھ+ سی سی ٹی وی کیمروں کا قیام
- 112 پولیس کنٹرول کا رِسپانس ٹائم 2017 سے پہلے 25.42 منٹ، 2024 میں گھٹ کر 7.24 منٹ

ہر گھر روشن

- پردھان منتری سہج بجلی ہر گھر یوجنا: 1.58 کروڑ گھروں کو مفت بجلی کنیکشن
- ضلع ہیڈکوارٹروں کو 24 گھنٹے، تحصیل ہیڈکوارٹروں کو 22 گھنٹے، دیہی علاقوں میں 20 گھنٹے بجلی
- کسانوں کے نجی نلکوپ سے آبپاشی کیلئے بجلی کے بِل پر صد فیصد چھوٹ
- بُندیل کھنڈ میں گرین انرجی کارِیڈور کے تحت 4000 میگاواٹ صلاحیت کا پلانٹ
- 53 کمپریسڈ بایوگیس/ بایوکول/ بایو ڈیزل اور بایو ایتھینال پلانٹ کا قیام

انتیودَیہ سے غریب کلیان

- پردھان منتری غریب کلیان اَنّ یوجنا: 15 کروڑ لوگوں کو مفت راشن
- پردھان منتری آواس یوجنا: 56 لاکھ+ رہائش گاہوں کی تعمیر
- پی ایم سونِدھی یوجنا: 1,80,000+ اسٹریٹ وینڈرس کو 3,000 ₹ کروڑ+ کا قرض
- ہر گھر جل یوجنا: 2.37 کروڑ+ کنبوں کو نل سے صاف پینے کا پانی کی سہولت
- منریگا: 200 کروڑ یوم انسانی تخلیق، 100 دن کا روزگار دینے میں اوّل

سب کو تعلیم - بہترین تعلیم

- سبھی 18 ڈویژن ہیڈکوارٹروں پر اٹل ہاسٹل اسکولوں کی تعمیر
- 57 غیرخدمت اضلاع میں سی ایم ماڈل کمپوزٹ اسکول کی تعمیر
- علی گڑھ، اعظم گڑھ، سہارن پور، بلرام پور، میرزاپور اور مُرادآباد میں رِیاستی یونیورسٹیوں کا آغاز
- پریاگ راج میں ڈاکٹر راجیندر پرساد راشٹریہ وِدھی وشووِدیالیہ کی تعمیر
- گورکھپور میں سَینِک اسکول، فارسٹری کالج، این سی سی ٹریننگ اکیڈمی
- گورکھپور اور چندولی میں مویشی میڈیکل سائنس کالج

محکمۂ اطلاعات و رابطہ عامہ، اترپردیش | UPGovtOfficial | CMOUttarpradesh | CMOfficeUP